غاية المرام في تحقيق المولد

والقيام التعظيم لسيد الانام

در رد الرد مولوی عبد الواحد و مولوی نجم الدین قنوجی

باثبات مندوبیت محافل میلاد شریف و

قیام هنگام ذکر ولادت شریف مصنفه

غواص بحر معانی سباح قلزم مبانی

تدقیق مقبول درگاه صمد

مولوی محمد رؤف احمد

سلمه الله

تعالی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الموجودات وخص الانسان من بينهم بانواع الشرف والكرامة
وجعله ذا عقل وفهم وعلم واشرف المخلوقات وبعث رسلا مبشرين و
منذرين بالكتب والمعجزات واصطفى حبيبه نبينا وسيدنا على سائر الخلق
وارتضاه لجميع الكمالات واخرجنا به من الظلمات الى النور بجمال الحسنات و
انقذنا به من الجهل والضلالة الى الهدايات ووفقنا تقليد المجتهدين الصابرين
واتباع العلماء الراسخين بانواع القربات وفضلنا باشرف ميلاد النبي الذي
حوى شرفا وفضلا على سائر الممكنات وجعل محبته وتعظيمه فرض عين على
كل واحد من الكائنات والقيام من انواع تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم الذي هو
من الواجبات ٥ يا رب صل وسلم دائما ابدا على حبيبك خير الخلق كلهم
اما بعد اضعف عباد الله الاحد سيد رءوف احمد رزقه الله الرزاق الصمد محبة الرسول الامجد
بيان مين لاتا هى كه اس عرصى مين جناب افادت مآب حامى السنة الحميدة قامع البدعة

الذمعیہ عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین استاذنا و مولانا مولوی محمد مظہر کریم صاحب دام برکاتہم
لی استفتا بعبارت مختصر درباب استحباب قیام وقت ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے جیسا کہ طریقہ مسلوکہ اسلاف کرام و علمای ذوالاحترام کا ہے مخطوط فرمایا تہا بہ
نظر اسکے کہ مستفتی جاہل اور بے علم ہے روایات مدللہ سے خالی تہا تا فہم ہر ایک عامی کا
قاصر نہو مولوی ابو احمد فرخ آبادی متخلص بہ نجم الدین قنوجی نے اوسکا رد لکہا چونکہ مضامین
رد بجواب سے جہالت [illegible] اور [illegible] جہالت اونکی ظاہر اور عیان تہی اور تحریرات سابقہ علمای
حرمین شریفین و علمای دہلی و رامپور وغیرہ کی بتائید جواب محررہ جناب استاذنا کافی اور
وافی تہین لہذا احباب ممدوح ملتفت بتحریر رد الرد نہوئے جواب جاہلان باشد خموشی ہان
اگر رد نویس رد کچہ بہی استعداد علمی اور تدین رکہتے تو جناب ممدوح جواب اوسکا ایسا دندان
شکن لکہتے کہ رادون کو بجز سکوت و پشیمانی کے اور کچہ حاصل نہوتا کیونکہ تحقیق مسائل دینیہ مین جناب
ممدوح ید طولی رکہتے ہین اور عمر اپنی بیچ سیر کتب شرعیہ و مباحثہ علمای کرام کے بسر کی ہے اور
مسائل دقیقہ و مشکلہ مین ہنگام مناظرہ علمای کبار و فضلای ذوی الاقتدار کے حق بجانب اونکی
ازروی روایات کتب معتمدہ و استحسان و تصویب دیگر علمای نامدار اطراف و اقطار کی قرار پائی
مگر ہر گاہ کہ اوپر مطالب رد الجواب کی بینی نظر کی رگ ہاشمی اور حرارت اسلامی جوش مین آئی
کہ سکوت اور عدم تعرض کا متحمل نہوا کیونکہ باوجود بے علمی اور جہالت کے سخت زبانی درازی و بے
تمیزی ہوئی اور کلمات شنیعہ ملحدانہ اور بے ادبانہ سے تحریر اونکی مملو ہے اور تحقیر اور تضلیل بلکہ
تکفیر علمای کرام اور محدثین و اولیای عظام و متصوفین عالی مقام کی از سلف تا خلف اور
اسارت آداب بجناب ختمی مآب کی اوس سے مفہوم و متبادر تہی لہذا بموجب قول بزرگی
اگر بینم کہ نابینا و چاہ است ✢ اگر خاموش بنشینم گناہ است ✢ تحقیقا للحق و ابطالا للباطل ضرور
پڑا کہ مونگا فیہای رد الجواب کی بخوبی کیجائے تا موجب ہدایت گمراہون کے ہو اور تبکیت اور
اسکات مبتدعون کی کما ینبغی عمل آوے اور مومنین اضلال و تلبیس شیاطین سے محفوظ
اور مصؤن رہین اور مغالطہ اور فریب مین نہ آجاوین لہذا نام اس رسالہ کا غایۃ المرام فی
تحقیق المولد والقیام بتعظیم سید الانام رکہا اللہم اجعلنا من المتبعین لشریعتہ والمتادبین باداب

واجمعین لآلہ واصحابہ وصل وسلم علیہ اب مطلب شروع کرتا ہون۔ الجواب [illegible]
دو امر مہم مذکور ہی ایک محافل مولد شریف اور دوسرا قیام وقت ذکر ولادت شریف
صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی دونون امر محل نزاع ہین اسپر [illegible]
استحسان ان دونون امر خطیر کی اس مقام پر بطور مختصر بیان ہوتی [illegible]
پس جمہور محدثین مستندین وفقہای مجتہدین وکافہ علمای [illegible]
اور سلف صالحین رحمہم اللہ اجمعین نی مستحب و مستحسن [illegible] محفل مولد شریف کا انعقاد
کیا ہی اور اپنی تصانیف مین بدلایل واضحہ تحریر فرمایا ہی اگر اون سب کا تفصیلا ذکر
کیا جائی تو ضبط اونکی اسما کا حد عدد وحساب سے افزون اور دائرہ حصر عقل سی بیرون
ہی بلکہ اگر اکتفا اوپر اکثر کی کیجاوی تو بھی یہہ رسالہ بہت طویل ہو جائی اسواسطی
بمقتضای ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کی تصریح اسمای بعضی کی بدون نقل کلام متمسک
بہ بعینہ کی اور نقل کلام بعضی پر اکتفا کی جاتی ہی کہ ہر واحد ان ثقات سی مقتدای اور
مستند بانفرادہ ہی چہ جائیکہ اتفاق ان اکابر کا اور اجماع اس جم غفیر کا ایک امر خطیر پر
ہو پس اتباع اوسکا واجب اور ناگزیر ہی حضرت شیخ الفقہا والمحدثین تاج العلما
والعارفین شیخ شیوخ العالم قطب الاقطاب الغوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ وامام المحدثین ابو الفرج ابن جوزی محدث فقیہ حنبلی وابو الخطاب
عمر بن دحیہ کلبی وابن خلکان محدث شافعی وعلامہ قسطلانی صاحب المواہب اللدنیہ
وشارح صحیح بخاری وشیخ القراء الحافظ ابن الجزری ومحمد بن علی دمشقی صاحب سبل الہدی
والرشاد وحافظ ابو الخیر سخاوی وحافظ عماد الدین ابن کثیر وعلامہ ابن طغرل صاحب الدر
المنظم وامام نووی شافعی شارح صحیح مسلم وحافظ ابو شامہ استاد امام نووی صاحب
کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث وشیخ ابو الحسن المعروف بابن الفضل وابو بکر
الحجاز ومضور البشار وابن محمد النعمان وابو موسی زرہونی وحافظ شمس الدین بن
ناصر الدین دمشقی وجمال الدین عجمی ویوسف الحجار ویوسف بن علی الشامی وامام
بن بطاح وامام مخلص کتانی وامام علامہ ظہیر الدین وشیخ نصیر الدین وشیخ عمر بن

الملا اسی واسطی امام صدر الدین بن عمر شافعی اور حافظ ابن حجر مکی عسقلانی صاحب المولد الکبیر و حافظ
دمشقی و جلال الدین سیوطی و شارح ابن ماجہ و امام محقق ابو درعہ عراقی حسین شیخ
ابن حجر ہاشمی و احمد بن محمد مدنی المشہور بقسطلانی و امام برزنجی و شیخ عبد الحق محدث
دہلوی اور منجملہ ان بزرگواروں کی حال تبحر علمی ہر قسم حضرت غوث صمدانی و محبوب سبحانی
اور ابن جوزی کا اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی چہ سو ہجری کی آغاز میں تصنیفات
اونکی ہوئی ہین کہ ابتک وہ موجود ہین اور ابو الخطاب بن وحیہ کلبی نی کتاب التنویر
فی شرح المولد السراج المنیر سنہ چہ سو چار ہجری مین تالیف فرمائی ہی اور ابن
خلکان محدث نی حال اونکا اس طرح رقم کیا ہی اَبُو الْخَطَّابِ عُمَرُ بْنِ دِحْيَةَ الْكَلْبِي
كَانَ مِنْ اَعْيَانِ الْعُلَمَاءِ وَمَشَاهِيْرِ الْفُضَلَاءِ مُتْقِنًا بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ النَّبَوِي
وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ عَارِفًا بِالنَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَاَيَّامِ الْعَرَبِ وَاَشْعَارِهَا اِشْتَغَلَ بِعِلْمِ
الْحَدِيْثِ فِيْ اَكْثَرِ بِلَادِ الْاَنْدُلُسِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَلَقِيَ بِهَا عُلَمَاءَهَا وَمَشَائِخَهَا
ثُمَّ رَحَلَ مِنْهَا اِلٰى بَرِّ الْعُدْوَةِ وَدَخَلَ مَرَاكِشَ وَاجْتَمَعَ بِفُضَلَائِهَا ثُمَّ ارْتَحَلَ اِلٰى
اَفْرِيْقِيَّةَ وَمِنْهَا اِلَى الدِّيَارِ الْمِصْرِيَّةِ ثُمَّ اِلَى الشَّامِ وَالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ وَالْعِرَاقِ وَدَخَلَ
عَلٰى عِرَاقِ الْعَجَمِ وَخُرَاسَانَ وَمَا وَالَاهَا وَمَازِنْدَرَانَ كُلُّ ذٰلِكَ فِيْ طَلَبِ الْحَدِيْثِ وَ
الْاِجْتِمَاعِ بِاَئِمَّتِهٖ وَالْاَخْذِ عَنْهُمْ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ يُؤْخَذُ عَنْهُ وَيُسْتَفَادُ مِنْهُ وَ
قَدِمَ مَدِيْنَةَ اِرْبِلَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّمِائَةٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خُرَاسَانَ فَرَاٰى صَاحِبَهَا
الْمَلِكَ الْمُعَظَّمَ مُظَفَّرَ الدِّيْنِ بْنَ زَيْنِ الدِّيْنِ مُوْلِعًا بِعَمَلِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَظِيْمَ الْاِحْتِفَالِ بِهٖ فَعَمِلَ لَهٗ كِتَابًا كِتَابَ التَّنْوِيْرِ فِيْ شَرْحِ مَوْلِدِ السِّرَاجِ
الْمُنِيْرِ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِ بِنَفْسِهٖ وَلَمَّا عَمِلَ هٰذَا الْكِتَابَ دَفَعَ اِلَيْهِ الْمَلِكُ اَلْفَ دِيْنَارٍ
یعنی ابو الخطاب عمر بن وحیہ کلبی تہا اعیان علما اور مشاہیر فضلا سی حاذق بعلم حدیث نبوی
و ما یتعلق بہ عارف علم نحو و لغت اور قصص اور اشعار عرب کا تہا مشغول ہوا واسطی طلب حدیث کے
شہروں اسلامیہ اندلس مین اور ملاقات کی وہان کے علما اور مشائخ سی بعد اوسکے
نہر العدوہ و مراکش مین جا کر وہانکی فضلا سی ملا بعدہ افریقیہ اور دیار مصریہ مین پہر

شام و شرق و غرب و عراق عرب و عراق عجم و خراسان وغیره گرد اوسکی
هر ایک جگهه حدیث طلب کرتا تها اور ائمه اور فضلا سی ملتا تها اور استفاده لیتا تها اور
هوا شهر اربل مین بیچ سال چهه سو چار هجری کی بحالت جانی طرف خراسان کی سیر
دیکها مظفر الدین بن زین الدین بادشاه اربل کو جو صاحب ...
کی پس تصنیف کی کتاب التنویر فی شرح مولد السراج المنیر و ...
کی اور بذات خود پڑها اوس کتاب کو محفل مولد شریف مین ...
هزار دینار اس تصنیف کی صله مین ... بادشاه موصوف نے
رحمة الله علیه مین بی ... اور مولد ابو الفرج ابن جوزی

وسلم فلا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد
العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي صلى الله عليه
وسلم ويفرحون بقدوم هلال ربيع الاول ويغتسلون ويلبسون الثياب
الفاخرة ويتزينون بانواع الزينة ويتطيبون ويكتحلون ويأتون بالسرور في
هذه الايام ويبذلون على الناس بما كان عندهم من المضروب والاجناس
ويهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراءة لمولد النبي صلى الله عليه وسلم
وينالون بذلك اجرا جزيلا وفوزا عظيما ومما جرب عن ذلك انه وجد في ذلك
العام كثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية وسعة الرزق و
ازدياد المال والاولاد والاحفاد ودوام الامن والامان في البلاد
والامصار والسكون والقرار في البيوت والدار ببركة مولد النبي صلى الله
عليه وسلم یعنے تحقیق کلام بیچ ترغیب مولد نبی صلی الله علیه وسلم کے دراز هی اور همیشه اهل
مکه معظمه اور مدینه منوره اور مصر اور شام اور تمام شهرهای عرب مین مشرق سی تا مغرب
همیشه سب جمع هوتی هین مجلس مولد شریف مین اور خوش هوتی هین رویت هلال ربیع الاول
سی اور غسل کرتی هین اور جامهای فاخره پهنتی هین اور انواع انواع زینت کرتی
هین اور خوشبو استعمال کرتی هین اور سرمه لگاتی هین اوران ایام مین بهت

خوش ہوتی ہین اور نقد اور جنس جو اونکی پاس ہوتا ہی سب خیرات کرتی ہین اور بڑا
اہتمام اور پڑہنی اوسکی مولد شریف کی کرتی ہین اور وہ پہونچتی ہین سبب اوسکی
اجر جزیل و ثواب عظیم کو اور تحقیق مجرب ہوئی ہی یہہ بات کہ جس سال کوئی مولد
کرتا ہی نیکی اور برکت بہت پاتا ہی اور سلامتی اور عافیت اور کشادگی روزی اور
زیادتی مال اولاد و احفاد اور امن و امان ہوتی ہی اون شہرون مین اور سکون
و قرار ہوتا ہی اون گہرون مین مولد شریف کے برکت سی فِی الْفَتْحِ الْمُبِیْنِ
شَرْحِ الْاَرْبَعِیْنَ لِلْاِمَامِ النَّوَوِیِّ قَالَ شَیْخُنَا الْاِمَامُ اَبُوْ شَامَةَ وَمِنْ اَحْسَنِ
مَا ابْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا مَا یُفْعَلُ کُلَّ عَامٍ فِی الْیَوْمِ الْمُوَافِقِ لِیَوْمِ مَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْهَارِ النِّعْمَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَعَ مَا فِیْهِ
مِنَ الْاِحْسَانِ اِلَی الْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ لِمَحَبَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِیْمِهٖ
وَجَلَالَتِهٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِكَ وَشُکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی مَا مَنَّ بِهٖ مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِهِ
الَّذِیْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابن حجر مکی نی فتح المبین
شرح چہل حدیث امام نووی رہ کی لکہا ہی کہ فرمایا ہی استاذ ہماری ابو شامہ نی کہ
بہترین بدعتہای حسنہ ہماری زمانی مین یہہ ہی کہ کی جاتی ہی ہر سال اوسدن مین
کہ روز ولادت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی موافق ہوتا ہی خیرات اور معروف اور
اظہار نعمت اور خوشی جو ایک تو نفع پہونچاتا ہی فقرا و محتاجون پر دوسری یہہ بات آگاہی
دینی والی ہی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اوسکی تعظیم اور بزرگی سی جو دل فاعل
کرنیوالی کی اور اسمین شکرگزاری ہی اللہ تعالی کی کہ اسدن مین پیدا کیا ہی اپنی رسول
کو واسطی رحمت تمام عالم کی سُئِلَ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ الْوَلِیُّ اَبُوْ زُرْعَةَ الْعِرَاقِیُّ عَنْ فِعْلِ
الْمَوْلُوْدِ اَمُسْتَحَبٌّ اَوْ مَکْرُوْهٌ وَهَلْ وَرَدَ فِیْهِ شَیْءٌ اَوْ هَلْ فَعَلَهٗ مَنْ یُّقْتَدٰی
بِهٖ فَاَجَابَ بِقَوْلِهٖ اَلْوَلِیْمَةُ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ یُسْتَحَبُّ کُلَّ وَقْتٍ فَکَیْفَ اِذَا
انْضَمَّ اِلٰی ذٰلِكَ السُّرُوْرُ بِظُهُوْرِ نُوْرِ النُّبُوَّةِ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ الشَّرِیْفِ وَلَا
نَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنَ السَّلَفِ وَلَا یَلْزَمُ مِنْ کَوْنِهٖ بِدْعَةً کَوْنُهٗ مَکْرُوْهًا فَکَمْ مِنْ

بدعۃ حسنۃ مستحبۃ بل واجبۃ اذا لم تختلط بالمنکرات شنیعۃ یعنی
ہمارا مذہب موافق ہی ان لوگون سے جو جائز عمل مولود شریف سی کہ مستحب ہی
اس باب مین وارد ہوا ہی یا کسی مقتدا نی اسکو کیا ہی اور ہمون سے جو امر
منضم ہو گئی اسکا اکمیلا ناب وقت مین مستحب ہی بلکہ مستحب ہونی کا
منضم ہو گئی بوجہ اسکی خوشی و واسطی ظاہر ہونی اوز نبوت کے اس واسطے کہ
نہین جانتا ہون مین کہ سلف نی اسکو کیا ہی اور اوسکی بدعت ہونی سی لازم نہین آتا
ہی کہ مکروہ ہو اسواسطی کہ بعضی بدعت مستحب بلکہ واجب ہین جب تک کہ کوئی
اسمین منع نہ ہو قال الحافظ ابو الخیر السخاوی عمل المولد الشریف لم ینقل احد
من السلف الصالح فی القرون الثلثۃ الفاضلۃ وانما حدث بعدہ ثم لا زال
اھل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یشتغلون فی شھر مولدہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعمل الولائم البدیعۃ المشتملۃ علی الامور البہجۃ الرفیعۃ
یتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون
فی المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ
فضل عظیم کہا حافظ ابو الخیر سخاوی نی عمل مولد شریف کو نقل نہین کیا کسی سلف
صالح سی تینون قرن فاضلہ مین اور حادث ہوا ہی بعد اوسکی پس اہل اسلام بیچ تمام
اطراف اور شہرون کلان کی ہمیشہ مشغول رہتی ہین ماہ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین ساتھ عمل کرنی دعوتہای بدیعہ کی کہ مشتمل ہی اوپر امور خوش اور بلندگی اور
صدقہ دیتی ہین اوس مہینی کی راتون مین طرح طرح کی صدقی اور ظاہر کرتی
ہین خوشی اور داد و دہش زیادہ کرتی ہین اور قراءۃ مولد شریف مین زیادہ
اہتمام کرتی ہین اور ظاہر ہوتی ہی اوپر اونکی مولد شریف کی برکتون سی بزرگی
عظیم قال الحافظ عماد الدین ابن کثیر کان صاحب اربل یعمل المولد الشریف
فی ربیع الاول ویحتفل بہ احتفالا ھائلا وقد صنف الشیخ ابو الخطاب
بن دحیۃ لہ کتابا اسماہ التنویر فی مولد البشیر النذیر وقد اثنی علیہ

لا ینکر ومنهم الحافظ ابو شامة شیخ النووی فی کتاب الباعث علی
انکار البدع والحوادث وقال ومثل هذا الحسن یندب الیه ویشکر فاعله
ویثنی علیه کہا حافظ عماد الدین کثیر نی تہا بادشاہ اربل کا کہ محفل مولود شریف
ربیع الاول کی مہینی مین بڑی دہوم سی کرتا تہا اور تصنیف کیا شیخ ابو الخطاب بن
دحیہ نی واسطی اوس بادشاہ کی ایک کتاب مولد شریف کی نام اوسکا رکہا تنویر
فی مولد البشیر النذیر تہا اور تعریف اور ثنا اوسکی کی ہی اماموں نی اونمین سی ہی ابو شامہ
استاد امام نووی یہ کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث کی اور کہا حافظ
عماد الدین مذکور نی اور مانند اس فعل کی ہر آئینہ نیک ہی تحسین کی جاتی ہی اور
اوسکی اور تعریف کیا جاتا ہی فاعل ایسی فعل کا اور ثنا کی جاتی ہی اور
قال ابن الجوزی لم یکن فی ذلک الا ارغام الشیطان وادعام اهل الایمان
کہا ابن جوزی نی نہین ہی یہ محفل مولد شریف کی مگر خاک مین ملانا شیطان کو اور خوشنود
مومنین کی ہی قال العلامة ابن طغربل فی الدر المنظم وقد عمل المحبون
للنبی صلی الله علیه وسلم فرحا بمولده الولائم فمن ذلک ما عمله بالقاهرة
من الولائم الکبار الشیخ ابو الحسن المعروف بابن القفل قدس سره وشیخ
شیخنا ابو عبد الله بن محمد بن النعمان وعمل ذلک قبله جمال الدین العجمی الهمدانی
وممن عمل ذلک علی قدر وسعه یوسف الحجار بمصر وقد رای النبی صلی
الله علیه وسلم وهو یحرض یوسف المذکور علی عمل ذلک قال وسمعت
یوسف بن علی بن زریق الشامی الاصل المصری المولد الحجار بمصر فی
منزله بها حیث یعمل مولد النبی صلی الله علیه وسلم یقول رایت النبی صلی
الله علیه وسلم فی المنام عند عشرین سنة وکان لی اخ فی الله تعالی یقال
له الشیخ ابو بکر الحجار فرایت کانی وابا بکر هذا بین یدی النبی صلی الله
علیه وسلم جالسین فامسک ابو بکر لحیة نفسه وفرقها نصفین فذکر
للنبی صلی الله علیه وسلم کلاما لا افهمه فقال النبی صلی الله علیه وسلم مجیبا

له ولي ماكانت خدنه في النار ودار الي وقال لا حدثنك وكان يبكي وقصت
شفتك لاني يحيي يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال حتى لا يبطل البلد
ولا الثنين قال يوسف فعملته منذ عشرين عاما الى الان قال سمعت
يوسف المذكور يقول سمعت ابا بكر الحجار يقول سمعت منصورا
يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام يقول لي قل له لا يبطله
يعني المولد ما عليك مما اكل ومن لم ياكل قال وسمعت شيخنا محمد النعمان
يقول سمعت الشيخ ابا موسى الزرهوني يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
في النوم فذكرت له ما يقول الفقهاء في عمل الولائم في المولد فقال النبي صلى
الله عليه وسلم من فرح بنا فرحنا به

بخشش کیا علامہ طغرل نی بیچ کتاب درمنظم کی
کہا محبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی خوشی میلاد شریف کی ویسی ہی جیسا
شہر قاہرہ میں بڑی محفل کہانی کی کی شیخ ابوالحسن مشہور بابن الفضل قدس سرہ اور
استاذ الاستاذ ہماری عبد اللہ محمد بن نعمان نی اور اس سی پہلی کی محفل کہانی کے
جمال الدین عجمی ہمدانی نی لہذا ویسی میں سی ہی جنہوں نی کی یہ محفل اپنی مقدور
کی موافق یوسف حجار ہمدانی مصر میں اور خواب میں دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اس حال میں کی تحریص دلاتی تہی آپ یوسف مذکور کو اوپر اس عمل کے
کہتی ہیں علامہ مذکور کہ سنا میں نی یوسف حجار بن علی بن رزاق شامی الاصل
مصری المولد کو مصر میں اوسکی گہر میں جہاں کرتا تہا وہ مولد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ کہتا تہا وہ دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب
میں اسکو عرصہ بیس برس کا ہوا اور تہا میرا اور دینی شیخ ابوبکر حجار بس دیکہا میں نی
کہ میں اور میرا بہائی ابوبکر ہم دونوں سامنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹہی ہیں پہر ذکر
کیا اوسنی آگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا کلام کہ نہ سمجہا میں اوسکو پہر فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی جواب میں اگر نہ ہوتا یہہ امر ہر اشنہ ہوتی یہہ داڑہی
آگ میں اور میری جانب متوجہ ہو کر ارشاد کیا کہ تجہکو ماروں گا اور اوسکی ہاتہہ میں لکڑی

محفل کی تہی مینی عرض کیا کہ کیا تقصیر سرزد ہوئی مجہسی فرمایا کہ تاؤنہ کری تو مولد شریف و
بہت کا بطلان کہایوسف نی تب سی یعنی بیس برس سی ابتک محفل مولد شریف
کی کرتاہون اور روایت کی علامہ مذکور نی یوسف مسطورسی اور یوسف نی ابوبکر
حجازسی اور ابوبکر حجازی نی منصور بشارسی کہ وہ کہتاتہا کہ مین شرف ہوا دیا مین زیارت
نبی صلی اسد علیہ وسلم سی فرمایا مجہسی کہ کہدی تو یوسف حجازسی کہ بطلان نکری بیچ
مولد شریف کو نہین ہی بہتری اوپر کوئی کہائی یا لکہائی اور کہا علامہ نی سنا مین نی
شیخ بن محمد نعمان سی کہ اوس سی کہا شیخ ابوموسی ترہونی نی کہ مین نی خواب مین دیکہا
انحضرت صلی اسد علیہ وسلم کو پس ذکر کیا مین نی آگی انحضرت کی قول فقہا کا بیچ بدعة
ولائم مولد کی پہر فرمایا نبی صلی اسد علیہ وسلم نی اوسکی جواب مین جو خوشی کریگا ہمارے
ساتہہ خوشی کرینگی ہم اوسکی ساتہہ وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُو الْخَيْرِ بْنُ الْجَزَرِيُّ شَيْخُ الْقُرَّاءِ
فِي كِتَابِهِ عُرْفِ التَّعْرِيْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ مِنْ خَوَاصِهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ
وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ قَدْ رُؤِيَ اَبُوْ لَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ فِي النَّوْمِ فَقِيْلَ
مَا حَالُكَ فَقَالَ فِي النَّارِ اِلَّا اَنَّهٗ يُخَفَّفُ عَنِّيْ كُلَّ لَيْلَةِ اثْنَيْنِ وَاَنَّ ذٰلِكَ بِاِعْتَاقِيْ
ثُوَيْبَةَ عِنْدَ مَا بَشَّرَتْنِيْ بِوِلَادَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاِرْضَاعِهَا لَهٗ
فَاِذَا كَانَ اَبُوْ لَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِيْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِيَ فِي النَّارِ بِفَرْحِهٖ
لَيْلَةَ مَوْلِدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرُّ بِمَوْلِدِهٖ وَيَبْذُلُ مَالَهٗ وَلَعَمْرِيْ اِنَّمَا يَكُوْنُ جَزَاءُهٗ مِنَ
اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اَنْ يُدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ کہا امام حافظ ابو الخیر ابن جزری نی
کہ اوستاد قاریون کی تہی کتاب عرف التعریف بالمولد الشریف مین کہ خواص مولد شریف
سی ہی امنی اوس سال مین اور خوشی اور مژدہ جلد ہوتا ہی واسطی برآمد حاجات اور
مطلب کی اور دیکہا لوگون نی ابولہب کو خواب مین پس پوچہا کہ تیرا کیا حال ہی کہا
ابولہب نی دوزخ کی آگ مین جلتا ہون مگر ہر شب دوشنبہ مین تخفیف عذاب کی مجہپر
ہوتی ہی اور بیشک تخفیف عذاب بسبب آزاد کرنی میری ثویبہ کی ہی نزدیک خوشخبری

دینی اوسکی ہاتہہ پیدائش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دودھ پلانی اوسکی کی ہی پس جبکہ
کہ ابولہب سی کافر کو جسکی مذمت قرآن شریف مین مذکور ہی بسبب فرحت اور خوشی
مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخفیف عذاب ہو خوشا حال مسلم موحد امت
محمدیہ کا کہ خوشی کرتا ہی بسبب مولد شریف کی اور مال اپنا خرچ کرتا ہی قسم ہی کہ اللہ تعالی
اوسکی جزا مین اوسکو جنات نعیم مین داخل کریگا وذکر نحوه الحافظ شمس الدین
محمد بن ناصر الدین الدمشقی ثم انشد اذا کان هذا کافرا جاء ذمه وتبت
یداه فی الجحیم مخلدا اتی انه فی یوم الاثنین دائما یخفف عنه
للسرور باحمدا فما الظن بالعبد الذی کان عمره باحمد مسرورا
ومات موحدا اور مثل ابن جزری کی ذکر کیا ہی حافظ شمس الدین محمد ناصر الدین
دمشقی نی کتاب مورد الصادی فی مولد الهادی مین اور بعد اسکی یہہ اشعار لکھی حاصل
مضمون اونکا یہہ ہی جبکہ یہہ کافر ایسا کہ سورہ تبت مین مذمت اوسکی ہی ہر دوشنبہ
کی دن اوسکو تخفیف ہوتی ہی بسبب خوشی مولد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کیا گمان
ہی ساتھہ اوس بندہ مسلم کی کہ تمام عمر اوسکی فرحت اور سرور مولد احمد مین گذری ہو
اور موحد مرا ہو قال الشیخ الامام العلامة الشهیر بابن البطاح فی فتوی بخطه اذا
انفق المنفق تلک اللیلة وجمع جمعا اطعمهم ما یجوز واسمعهم ما یجوز سماعه
ودفع للمسمع المشوق للآخرة ملبوسا کل ذلک سرورا بمولده صلی الله علیه
وسلم فجمیع ذلک جائز ویثاب فاعله اذا احسن القصد ولا یختص ذلک بالفقراء
دون الاغنیاء الا ان یقصد مواساة الاحوج والفقراء اکثر ثوابا کہا
شیخ علامہ مشہور ابن بطاح نی بیچ فتوی بخطی اپنی کی جسوقت خرچ کیا خرچ کرنیوالی نی
شب میلاد مین اور جمع کیا ایک جماعت کو کہ کہانا کہلایا اونکو وہ کہانا جو جائز ہی
اور سنایا اونکو وہ کہ جائز ہی سننا اوسکا اور دیا سنانی والی مشتاق آخرت کو لباس
واسطی سرور ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس یہہ سب جائز ہی اور ثواب
ملیگا اوسکی فاعل کو اگر قصد نیک کیا ہوگا اور یہہ دعوت طعام مولد شریف

نہین ہی ساتھہ محتاجین کی بلکہ اسمین فخر اور افتخار برابر ہین مگر یہہ کہ قصد کری غمخوار
محتاج تر اور فقیرون کی زیادہ ثواب رکہتا ہی قَالَ الْفَاضِلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شَمْسِ الدِّیْنِ
الْاَنْصَارِیُّ فِیْ کِتَابِہِ الْمُسَمّٰی مِنْهَاجِ الدِّیْنِ وَمِعْرَاجِ الْمُسْلِمِیْنَ ذَکَرَ فِیْ فَصْلِ الْخِطَابِ
کَمَا حَدَّثَنَاهُ فِیْ مَعْنَاهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ کُنْتُ مُوَاخِیًا لِاَبِیْ لَهَبٍ مُصَاحِبًا
لَهٗ فَلَمَّا مَاتَ وَقَدْ اَخْبَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ مَا اَخْبَرَ فَحَزِنْتُ عَلَیْهِ وَهَمَّنِیْ اَمْرُهٗ فَسَاَلْتُ اللّٰہَ
حَوْلًا اَنْ یُّرِیَنِیْ اِیَّاهُ فِی الْمَنَامِ قَالَ فَرَاَیْتُ نَارًا تَلْتَهِبُ فَسَاَلْتُهٗ مِنْ حَالِهٖ فَقَالَ
صِرْتُ اِلَی النَّارِ فِی الْعَذَابِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنِّی الْعَذَابُ اِلَّا لَیْلَةَ الْاِثْنَیْنِ مِنْ کُلِّ
اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ فَاِنَّهٗ یُرْفَعُ الْعَذَابُ عَنِّیْ قُلْتُ وَکَیْفَ ذٰلِكَ فَقَالَ وُلِدَ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْنِیْ اُمَیْمَةُ فَبَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَتِهٖ فَفَرِحْتُ بِمَوْلِدِهٖ وَاَعْتَقْتُهَا
فَرَحًا فَاَثَابَنِی اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَنْ رَفَعَ عَنِّی الْعَذَابَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةِ الْاِثْنَیْنِ لِذٰلِكَ کہا فاضل عبد اللہ
بن شمس الدین انصاری نی بیچ کتاب اپنی مسمی منہاج الدین ومعراج المسلمین کے کہ ذکر کیا گیا
ہی بیچ فصل الخطاب کے ور روایت کی ہی عباس بن عبد المطلب نے کہ تہا مین بہائی ابی لہب کا
اور یار اوس کا پس جب مر اوہ وحال یہہ ہی کہ خبر دی اللہ تعالی نی اوسی سی جو کچھہ کی خبر
دی پس غمگین ہوا مین اوپر اوسکی ورنج مین ڈالا مجہی تئین اوسکے کام نی پس سوال کیا
مین نی اللہ سی یہہ کہ دکہلادی اللہ میری تئین اوسکو خواب مین کہا عباس نے پس دیکہا مین نی
ایک آگ کو کہ جلتی ہی پس پوچھا مین نی اوس سی اوسکا حال پس کہا اوسنی داخل ہوا
مین دوزخ مین بیچ عذاب کی پس نہین تخفیف کیا جاتا ہی عذاب مگر روز دوشنبہ مین
سب دنون اور راتون سی اوٹہا لیا جاتا ہی عذاب مجہہ سی کہتا تہا مین نے یہہ کیونکر ہی پس کہا پیدا ہوئی
بیچ اوس رات کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی ایک لونڈی پس بشارت دی مجکو ساتہہ
پیدائش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پس خوش ہوا مین اوسکی پیدا ہونی سی اور آزاد کیا مین نے
اوس لونڈی کو خوشی سی پس ثواب دیا مجکو اللہ تعالی نی اس طور پر کہ اوٹہایا جاتا ہی مجہہ
سی عذاب ہر رات دوشنبہ کی اس سبب سی قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ جَلَالُ الدِّیْنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَعْرُوْفُ بِالْمُخْلِصِ الْكِتَانِیْ مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متحل بكرة قدس يوم ولادته وشرف عظيم وكان وجوده بعد سبب
النجاة لمن اتبعه وتقليل حظه من جهنم لمن اعد له الفرح بولادته صلى الله عليه
وسلم وتمت بركاته على من اهتدى به فشابه هذا اليوم يوم الجمعة من حيث
ان يوم الجمعة لا تسعر فيه جهنم هكذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم فمن المناسب
اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه رب الوليمة للحضور

کہا شیخ امام جلال الدین بن عبد الرحمن بن عبد الملک المشہور بمخلص کتانی نے کہ مولد
شریف کی بزرگ اور کرم ہی پاک ہی روز ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور ہی ایجاد اوسکا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب نجاۃ کا اوس شخص کے
کہ اتباع کری اوسکا اور کمی گناہون کی اوس شخص سی کہ مہیا کیا اوسنی اوسکی
بسبب خوشی ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تمام ہونگی برکتین اسدن کی اوس
شخص پر کہ ہدایت ہوگا ساتھہ اوسدن کی اس لئی کہ مشابہ ہی یہہ دن جمعہ کی دن
کی اس بات مین کہ بہڑکائی نہین جاتی دوزخ کی آگ اسیطرح وارد ہوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مناسب ہی اظہار سرور اور خرچ کرنا جس قدر کہ میسر ہو اور اجابت
کرنا اوس شخص کا کہ بلائی اوسکو ولیمہ کرنیوالا اوسکی حاضر ہونیکی قال العلامة ظهير الدين
بن جعفر هي بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلوة على النبي
صلى الله عليه وسلم واطعام الطعام الفقراء والمساكين وهذا القدر يثاب
عليه بهذا الشرط في كل وقت واما جمع الطعام وعمل السماع والرقص
ومثل ذلك فلا يندب بل يقارب ان يذم كہا علامہ ظہیر الدین بن جعفر نی کہ مولد
شریف بدعت حسنہ ہی اگر مقصود اوسکی بانی کا جمع کرنا ہو صالحین کا اور درود بہیجنا اوپر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہانا کہلانا فقرا اور مساکین کا اور اسقدر پر ثواب ملیگا ساتھہ اسی
شرط کی ہر وقت مین مگر جمع کرنا فاسقون کا اور راگ اور ناچ کرنا اور مانند اسکی پس مستحب نہین ہی
بلکہ قریب ہی کہ برا ہوگا قال الشيخ نصير الدين ليس هذا من السنن ولكن اذا
انفق في هذا اليوم واظهر السرور فرحا بدخول النبي صلى الله عليه وسلم

في الوجود واتخذ السماع الخالي من المردان والشهوة وانشد من الانشاد
ما يشوق الى الاخرة ويزهد في الدنيا فهذا اجتماع حسن يثاب قاصد
ذلك وفاعله عليه الا ان سؤال الناس ما في ايديهم بذلك فقط بدون
ضرورة وحاجة سؤال مكروه واجتماع الصلحاء فقط لياكلوا ذلك الطعام
ويذكرون الله تعالى ويصلون على رسول الله صلى الله عليه وسلم يضاعف
القربات والمثوبات کہا شیخ نصیر الدین نی کہ محفل مولود شریف مسنون نہیں ہے
لیکن جو وقت خرچ کیا جائی اس مین اور ظاہر کی جائی خوشی بسبب ولادت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی اور اختیار کیا جائی سماع خالی امردون اور شہوت سی گناہ کی چیزون
سی اور اختیار کیا جای ایسا شعر پڑہنا کہ شوق آخرت کا دلائی اور بیرغبتی دنیا کی ایسا
اجتماع نیک ہی کہ ثواب دیا جائیگا قصد کرنیوالا اور فاعل اسکا اوپر اوس کی مگر یہ کہ سوال
کرنا آدمیون کا جو چیز کہ اونکی ہاتہہ مین ہی صدقہ سی بنا بر اس اجتماع کی فقط بغیر
ضرورة کی اور حاجت کی سوال مکروہ ہے اور جمع ہونا صرف نیک لوگونکا واسطی کہانی
کی اور ذکر کرنا خدا تعالی کا اور درود بہیجنا اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دو چند کرتا ہی عبادات
اور ثواب کو قال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعیل المعروف بابی
شامة في كتابه الباعث على انكار البدع والحوادث فالبدعة الحسنة
متفق على جواز فعلها والاستحباب لها ورجاء الثواب لمن حسنت نيته
فيها وهي كل مبتدع موافق لقواعد الشريعة غير مخالف لشيء ولا يلزم من
فعله محذور شرعي وذلك نحو بناء المنابر والمدارس وخانات السبيل
وغير ذلك من انواع البر التي لم تعهد في الصدر الاول فانه موافق لما جاءت
به الشريعة من اصطناع المعروف والمعاونة على البر والتقوى ومن
احسن البدع في زماننا هذا من هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة اربل كل
عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي صلى الله عليه وسلم من الصدقات
والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان الى

إلى الفقراء يشعر بمحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتعظيمه وجلاله في
قلب فاعله وشكر الله تعالى على ما من به من إيجاد رسوله الذي أرسله
رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وكان أول من فعل ذلك بالموصل
الشيخ عمر بن الملاء أحد الصالحين المشهورين وبه اقتدى في ذلك
صاحب اربل وغيرهم کہا حافظ ابو شامہ اوستاد امام نووی نے اپنی کتاب
مسمی بالباعث علی انکار البدع والحوادث مین کہ بدعت حسنہ کی جائز اور [illegible] ہونے
پر اتفاق ہی اور بدعت حسنہ وہ امر نو ہی کہ موافق قواعد شرعیہ کی ہو اور مخالف
نہو کسی چیز کی اور لازم نہ آئی اوسکی کرنے مین کوئی ممنوع شرعی مثل بنانی منبرون کی
اور مدرسون کی اور سرای کی اور سوا اونکی اقسام نیکی سی کہ نہ تہی زمانہ صحابہ مین
اسواسطی کہ یہہ موافق ہی اصول شریعت کی اور بہترین بدعات سی کہ جو زمانی
ہماری مین ہین قبیل خیرات سی وہ بدعت ہی کہ کیا جاتا ہی بیچ شہر اربل کے
ہر سال بروز ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقات اور کام اچھی اور
اظہار زینت اور خوشی اور اس فعل مین قطع نظر نفع ہونیکی فقرا کی اشعار ہی محبت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تعظیم اور جلال اونکی کا فاعل کی دلمین اور ہمین
شکر گزاری ہی حق تعالی کی کہ پیدا کیا اوسنی اپنی رسول کو رحمۃ للعالمین اور پہلی وہ
شخص کہ کیا اوسنی اس محفل کو شہر موصل مین شیخ عمر بن ملا ہی کہ منجملہ صالحین
مشہور کی ہی اور اس فعل مین اقتدا کی اوسکی صاحب اربل وغیرہم نی قال الشیخ
الإمام العلامة صدر الدين بن عمر الشافعي هذه البدعة لا بأس بها ولا يكره
البدع إذا راغمت السنة وأما إذا لم تراغمها فلا تكره ويثاب الإنسان
بحسب قصده في إظهار السرور والفرح بمولد النبي صلى الله عليه وسلم
کہا شیخ امام علامہ صدر الدین بن عمر شافعی نی کہ محفل کرنا مولد شریف کی بدعت ہی کہ
کچھ مضائقہ نہین کرنا اوسکا اور مکروہ نہین ہوتی بدعت جب تک کہ مزاحمت نکری سنت

کو بعتی او بکی کرنی کوئی فعل مسنون کی تهوباکی اور اگر مزاحمت کری سنت کو بس بدعت ہو
نهین ہی اور ثواب دیاجائیگا آدمی بسبب مقصد کرنی اوسکی فرح
کرنے خوشی سنکی بوجہ میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی قال الحافظ
ابن حجر اصل عمل المولد بدعة ولکنها مع ذلک قد اشتملت علی محاسن و
ضدها فمن تحری فی عمله المحاسن وتجنب ضدها کان بدعة حسنة ومن لا
فلا وقال وقد ظهر تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت فی الصحیحین من ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قدم المدینة فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء
فسألهم فقالوا هذا یوم اغرق الله فیه فرعون ونجا موسی فنحن نصومه شکرا
لله تعالی فقال انا احق بموسی منکم فصامه وامر بصیامه فیستفاد منه فعل ذلک
شکرا لله تعالی علی ما منّ به فی یوم معین من اسداء نعمة او دفع نقمة ویعاد ذلک
فی نظیر ذلک الیوم من کل سنة والشکر لله تعالی یحصل بانواع العبادات والسجود
والصدقة والتلاوة وای نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبی الکریم نبی
الرحمة فی ذلک الیوم وعلی هذا فینبغی ان یتحری الیوم بعینه حتی یطابق قصة
موسی علیه السلام فی یوم عاشوراء ومن لم یلاحظ ذلک لا یبالی بعمل المولد فی
ای یوم من الشهر بل توسع قوم فنقلوه الی یوم من السنة کها حافظ ابن حجر
کہی ہی کہ اصل محفل مولود بدعت ہی یعنی زمانہ صحابہ مین نہ تہی مگر یہہ کہ محفل مشتمل ہی اوپر
امور نیک اور بدکی پس جس محفل مین امور نیک ہون اور امور بد نہون پس وہ بدعت
نیک ہی ورنہ نہین نیک ہی او کہا ابن حجر نی ظاہر ہوئی اوپر تعیین روز محفل مولد شریف کی
ایک دلیل شرعی وہ یہہ ہی کہ صحیح بخاری و مسلم مین حدیث صحیح منقول ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ مین اور پایا یہود کو روزہ رکہنی والا روز عاشورا کو اور وقت
استفسار کی کہا یہود ون نی بروز عاشورا اللہ تعالی نی غرق کیا تہا فرعون کو اور نجات
دی تہی حضرت موسی کو پس ہم واسطی شکر اللہ تعالی کی یہہ روزہ عاشورا رکہتی ہین
پس فرمایا آپ نی ہین احق ہون ساتہہ حضرت موسی کی تم لوگون سی پس خود آپ نی

روزۂ عاشورا رکہا اور لوگون کو حکم کیا کہ روزہ رکہین پس اس سی سمجہا گیا کہ فعل مولا لا سطے
ادای شکر حق تعالی کی کہ اس دن مین اسد تعالی نی نعمت عظیم یعنی رسول کریم کو
بہیجا اور ہر سال اسدن مین محفل کی جاتی ہی اور شکر اسد تعالی کا حاصل ہوتا ہی انواع کو
عبادات اور سجدہ اور قیام کرنی اور ادای صدقہ و تلاوت سی اور کون بزرگ تر
ہی اس نعمت سی یعنی پیدائش اس نبی الرحمۃ سی اسدن مین پس اسواسطی ان کے
کہ بروز خاص ولادت آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کی محفل کی جاوی تاکہ مطابق ہو قصہ
موسی علیہ السلام عاشوری کی دن مین اور جو شخص لحاظ مطابقت عاشورا کی نہین
رکہتا تمام ماہ ربیع الاول بلکہ تمام سال جب چاہتا ہی محفل کرتا ہی قال محمد بن علی
الدمشقی صاحب سبل الہدی والرشاد قال شیخنا فی فتاواہ عندی اصل عمل المولد
الذی ہو اجتماع الناس وقراءۃ ما تیسر من القرآن وروایۃ الاخبار الواردۃ فی
مبدء امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع فی مولدہ من ثم یمد لہم سماطا یاکلون
منہ وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلک من البدع الحسنۃ التی یثاب علیہا
فاعلہا لما فیہ من تعظیم قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار
بمولدہ الشریف وقال وقد ظہر لی تخریجہ علی اصل آخر غیر الذی ذکرہ الحافظ
وہو ما رواہ البیہقی عن انس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد
النبوۃ مع انہ ولد ان جدہ عبد المطلب عق عنہ فی سابع ولادتہ والعقیقۃ
لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان ہذا فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہار الشکر
علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمۃ للعالمین وتشریعا لامتہ صلی اللہ علیہ وسلم
کما کان یصلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا اظہار الشکر بمولدہ بالاجتماع والاطعام
وغیر ذلک من وجوہ القربات والمسرات کہا محمد بن علی دمشقی مصنف کتاب
سبل الہدی والرشاد نی کہ کہا ہماری استاد نی اپنی فتاوی مین کہ میری نزدیک
اصل محفل مولد شریف کی کہ وہ عبادت ہی جمع ہونی مسلمین اور پڑہنی قرآن شریف
سی جو ہو سکی اور روایت کرنی احادیث واردہ سی بیچ ابتداء امر نبی صلی اسد علیہ

وسلم کی اور وہ واقعات جو واقع ہوئی ہین آپ کی پیدائش مین پہر بہانا [illegible]
اور کہانا کہانا اور متفرق ہونا بعد اسکی بغیر زیادتی کی بدعتون حسنہ [illegible]
کرنیوالی کو ثواب ملتا ہی کیونکہ اوسمین تعظیم ہی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور [illegible]
اظہار خوشی وبشارت ہی مولد شریف ہونی کی اور معجزے ظاہر ہوئی ہی ایک سند
سیوا اوسکی کہ حافظ ابن حجر نی لکہی ہی وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ ہی کہ بیہقی نی
روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ اپنا کیا بعد نبوت کے
باوجودیکہ عبد المطلب آپ کی جد نی ساتوین دن عقیقہ آپکا کیا تہا اور عقیقہ کا اعادہ مرتبہ ثانیہ نہیں
ہوتا ہی پس محمول کرتی ہین ہم اوسکو اوپر اس امر کی کہ یہہ فعل آپکا واسطی اظہار شکر کی تہا
کہ اللہ تعالی نی اونہین رحمت عالمیان پیدا کیا ہی اور بلحاظ اسکی کہ امت کی واسطی دلیل
مستحکم ہو جاوی جسطرح کہ آپ اپنی اوپر درود پڑہتی تہی پس مستحب ہے ہماری واسطی ظاہر کرنا
شکر ولادت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتہہ اجتماع مسلمین کی اور کہانا کہلانا اور سوای اسکی انواع عبادات
وثواب سی قَالَ فِي شَرْحِ سُنَنِ ابْنِ مَاجَۃَ اَلصَّوَابُ اَنَّہٗ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَۃِ الْمَنْدُوبَۃِ
اِذَا خَلَی عَنِ الْمُنْکَرَاتِ شَرْعًا لکہا ہی شرح سنن ابن ماجہ نی کہ صواب یہہ ہی کہ محفل مولد شریف
بدعات حسنہ مستحبہ سی ہی جسوقت کہ خالی ہو منکرات شرعیہ سی اور رسالہ اثبات المولد للمنبی
الامجد لمولانا احمد بن محمد القشاشی مدنی مین بعبارت عربی تیرہ ورق مین بسند عبارات سبل الہدے
والرشاد کی مروی ہی نقل اوسکی بلحاظ تطویل نہین کی ہی من اراد زیادۃ تفصیل وتحقیق
فلینظر الیہا اور حضرت مولانا میرک جمال الدین میرزا حسن علی قدس سرہ العزیز نی رسالہ رد البدعات
مین لکہا ہی محفل مولد شریف برای جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کہ عبارتست از ذکر
اخبار معتبرہ ولادت وارہاصات وبشر فضائل معجزات آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم وبیان
اخلاق وترغیب در اتباع سنت وازالۂ بدعت وتاکید در اطاعت ومحبت وتکثیر صلوات و
تسلیمات بشرطی کہ خالی باشد از بدعات سیئہ ومنکرات شرعیہ ومستقبحات معروفہ مانند
غنا ومزامیر وحضور نسوان مشتہیات وامارد ونقل روایات دروغ ومبالغات نامشروع
واستیجار مولد خوانی وجز آن البتہ مستحسن ست بلکہ مستحب وموجب ثواب ودلائل جواز محفل

مولد شریف موصوف با رعایت شروط مذکوره در رسائل اثبات مولد از اکابر محدثین مع علماء از سلف
و خلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی از شرح نسائی و شیخ ابن حجر عسقلانی در شرح
اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرموده اند و امام نووی هم بهمین مطلب سبیل فرموده اند
قصه مقرر ساختن آنحضرت صلی الله علیه وسلم حسان را برای دفع هجو و ذم مشرکین از آنحضرت صلی
الله علیه وسلم در صحیحین مسطورست و بهمین جهت فرمودند اللّٰهُمَّ أَيِّدْ الْحَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ
کذا فی الصحیحین یعنی بار خدایا تائید ده حسان را بجبرئیل و در حدیث آمده است که فرموده آنحضرت
صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزهٔ دوشنبه زیرا که من زائیده شدم در دوشنبه
و این حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد و نیز در حدیث وارد است عن ابن مسعود رض
مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ اخرجه محمد فی الموطا و اختیار عمل مولد شریف
از مدت پانصد سال که زائد از علمای محدثین و فقهای عظام و مفتیان کرام و مشایخ اهل
سنت و جماعت و متبعان سنت در مسلمین ترویج یافته و سلاطین عادل بتائید ایشان کمر همت
بسته ترویج آن منظور داشتند و صرف اموال بسیار بران نموده اند و تا حال این عمل در دیار
عرب از حرمین شریفین و یمن و عراق و هند از اکابر علما و مشایخ کبار و ارباب ورع و تقوی بلا حظر
دلائل مسطوره در کتب و رسائل جاریست انتهی و فاضل عبد الله ابن شمس الدین الانصاری در
منهاج الفاضلین و مصباح المسلمین گفت که قال ابو ابراهیم التجیبی و احب علی کل مومن متی
ذکر النبی صلعم ان یخشع و یخضع و یتوقر و یسکن من حرکته و یاخذ فی هیبته و اجلاله کما کان یاخذ لو کان
بین یدیه و یتادب بما ادبنا الله تعالی فی حیوته صلعم و کانت هذه سنة الخلفاء الراشدین الصحابة
و التابعین و سیرة سلفنا الصالحین و ائمتنا الماضیین رض و قال القاضی ابو الفضل العیاض فی فصل الخطاب
صحابه رض چون یاد پیغمبر صلعم میکردند خاشع و خاضع می بودند و پوست بر تن ایشان می لرزید
و گریه میکردند و اکثر تابعین از راه محبت و اشتیاق بحضرت صلعم پیروی می بودند و بعضی دیگر
از هیبت و عظمت آنچنین میشدند و تعظیم و توقیر حضرت رسالت پناه صلعم چنانچه در حالت
حیات لازم و واجب بود لازم و واجبست در حالت وفات و الضیافیه چون یاد حضرت صلعم
کنند یا حدیث او خوانند یا اسم مبارک او شنوند باید که تعظیم بجا آرند و خود را خاضع و خاشع

بوارند و هیبت بر خود فرو گیرند گویا در حضور آنحضرت اند و فی الشفاء اعلم ان حرمة النبی بعد موته
وتوقیره وتعظیمه لازم کما کان فی حال حیوته وذلک عند ذکره وذکر حدیثه وسنته وسماع
اسمه وسیرته ومعاملة آله وعترته وتعظیم اهل بیته وصحابته رض اور استفتا ہای
دستخطی علمای دہلی و رامپور وغیرہ مشتمل مستحب ہونی محافل میلاد شریف کی بہت ہین
اونمین سی بعض کی نقل کی جاتی ہی تا سب لوگون پر اتفاق تمام جم غفیر علمای متقدمین اور
متاخرین ہر دیار کا اسپر کہلجاوی فقط **فتوی سیف مسلول** چہ میفرمایند
علمای دین ومفتیان شرع متین در حق شخصیکه میگوید نمودن محفل مولود شریف بتعیین
یوم گناه کبیره است **جواب** نمودن محفل مولود شریف بتعیین یوم اینست که قسطلانی
در مواهب لدنیه نوشته گفت ابن جزری که هرگاه ابولهب کافر که در ذم آن قرآن نازل
شده بسبب خوشی کردنش لشب مولد نبی صلی الله علیه وسلم در عذاب تخفیف یافته
پس چه باشد حال مسلم موحد از امت آنحضرت صلی الله علیه وسلم که خوشی کند بمولد او و خرچ
کند در محبت او آنچه بهم رسد قسم میخورم که نخواهد بود جزای او از خدای کریم مگر آنکه
داخل خواهد فرمود او را از فضل عمیم بجنات نعیم و اهل اسلام همیشه محفل میکنند در روز مولد
و ولیمه ها میسازند و در شبهای اول تصدق میکنند بانواع صدقات و اظهار سرور میکنند
و در نیکیها زیادت میسازند و بخواندن مولد کریم اهتمام مینمایند و از برکات او هر گونه
فضل عظیم بر اوشان ظاهر میشود و تجربه کرده شده از خواص که امانست در آن سال و نوید
است بعجلت حصول مطلوب الله تعالی رحمت کند بر کسیکه شبهای مولد مبارک را عیدها سازد
تا که صدمه سخت رسد بر کسیکه در دل او انکار باشد تا اینجا از مواهب لدنیه ترجمه نموده شد
و محمد بن علی دمشقی در سبل الهدی و الرشاد از حافظ ابو الخیر سخاوی نقل کرده که عمل
مولد شریف بعد قرون ثلثه پیدا گردیده زان بعد اهل اسلام در سائر اطراف و شهرهای
کلان همیشه در شهر مولد مجالس مکلفه طعام و صدقات و اظهار سرور و زیادت در نیکیها
و اهتمام بخواندن مولد کریم کرده می آیند و از برکات او بر اوشان فضل عظیم ظاهر میشود و از
ابن جزری نقل نموده که امانست در آن سال و نوید است بعجلت حصول مراد و از

ابن کثیر نقل نموده که صاحب اربل در ربیع الاول محفل مولد بکمال تکلف می نمود و ابن دحیه برای
او مولد تصنیف کرده و امامان بران عمل تعریف کرده اند که از او و شان حافظ ابو شامه
اوستاد نووی است ابن جوزی گفت نیست دران مگر رغم شیطان و سرور اهل ایمان علامه
ابن ظغربل گفت محبان نبی صلی الله علیه وسلم در خوشی مولد ولیمه ها ساخته اند و از
از او وشائنست ابن فضل اوستاد اوستاد نا ابو عبد الله النعمان و قبل از و جمال الدین عجمی
و یوسف بن علی الشامی و منصور بشار و ابو موسی الزهونی و صاحب سبل الهدی الشامی
واقعات این اکابر و خوش گردیدن نبی صلی الله علیه وسلم و تاکید بران در رسالهای
نموده گفت که امام بطاح در فتوی نوشته که درین شب جمع کردن مردمان و خورانیدن
انچه جایزست خوردن آن و شنوانیدن انچه جایز است شنودن آن و دادن بخوانندها
در خوشی مولد نبی صلی الله علیه وسلم اینهمه جایزست و بکننده آن ثواب بر قصد نیک
و خاص نیست بفقرا اگر در فقرا الثواب زیاده است امام مخلص کتابی گفت که سبب نجات
و کمی عذاب است امام علامه ظهیر الدین گفت که بدعت حسنه است خالی از رقص و غیره
ذمائم شیخ نصیر الدین گفت احسن است باعث ثواب خالی از ممنوعات امام ابو شامه
گفت که جواز بدعت حسنه و استحباب بدان و امید ثواب بحسن نیت متفق علیه است و
از احسن بدعات انچه در روز موافق یوم مولد میکنند از صدقات و اظهار زینت
و سرور که با احسان فقرا اشعار است بمحبت نبوی صلی الله علیه وسلم و تعظیم و اجلال
وی در دل فاعل و شکر خدا و اول در موصل شیخ عمر این عمل نمود و اقتدا کرد صاحب
اربل و غیره امام صدر الدین گفت که بقصد اظهار سرور مولد نبی صلی الله علیه وسلم
ثواب داده میشود حافظ ابن حجر عسقلانی گفت که بدعت حسنه است و اصل آن از
حدیث بخاری و مسلم ثابت که یهود در مدینه روز دهم محرم روزه میداشتند آنحضرت
استفسار فرمود گفتند که درین روز الله تعالی فرعون را غرق نمود و موسی را نجات
داد آنحضرت فرمودند که من بموسی احق ام از شما لیس آنروز روزه داشتند و حکم روزه
آن روز فرمودند بنابرین سزاوار است که روز معین مولد قصد کرده شود و از حافظ

ابن جزری و حافظ دمشقی استشهاد بقصه تخفیف عذاب ابی لهب شب دوشنبه نقل نموده گفت
یکی شیخ جلال الدین سیوطی در فتاوی گفته که بدعت حسنه است باعث ثواب است و دیگر
سوای آنچه حافظ ابن حجر بیان کرد برین ظاهر شد و آن عقیقه فرمودن آنحضرت از
نفس خود بعد نبوت و در شرح سنن ابن ماجه گفت که بدعت حسنه مندوبه است اگر خالی
از منکرات شرعیه باشد و چند اشعار ذکر کرده یکی ازان اینست   یا مولد فاق الموالد کلها
شرفا و ساد بسید الاسیاد و ذکر کرد کلام شیخ جلال الدین سیوطی بر فاکهانی در آنست که
احداث کرد او را ملک عالم و قصد کرد باو تقرب بخدا و حاضر شدند نزد او جماعه کثیر از علما
و صلحا اعتبار نکرد بر از ایشان و پسند کرد آنرا ابن دحیه این گروه علمای متدین آن را پسند
کردند و برقرار داشتند و انکار نمودند اینست که مختصر از سبل الهدی و ارشاد النقاط
نموده شده و همه آنچه دران مذکور است قطره ایست از بحر نسبت بآنچه دیگر اکابر ذکر نموده
اند فاما قدری که ذکر کردیم کافیست برای اثبات اینکه جمع کثیر و جم غفیر از ائمه دین و اهل
حل و عقد امور مسلمین اتفاق دارند بر استحباب و ندب این فعل و اصرار بر عمل آن پس قول
باطل که فاعل گناه کبیره است محض از جهالت و بطالت و شذوذ از سواد اعظم و مخالفت
جماعت است عالمی را از عوام و خواص امت محمدیه بسبب استحسان و استحباب آن
کافر و فاسق گردانیدنست اگر بهره از علم و دین میداشت لا ابدا او را از کدام عدل ثقه
بر میداشت و همت بر تحقیق عدالت از تمام وسائط تا منتهی بر میگماشت حالا سند
حدیثی از صحاح وغیره اگر داشته باشد پیش نماید که دران مرتکب گناه کبیره بودن برای
مستحسن آن باشد و نیست بفضل الله تعالی و اگر دعوی داشته باشد پیش آرد همین میدان
همین گوی بر سر شاخ نشسته بن می برید کار عقل نیست فقط

محمد بهادر شاه پادشاه غازی
ابو ظفر سراج الدین سنه ...

نقل مهر جناب مولانا مفتی محمد صدر الدین خان صاحب
صدر الصدور شاهجهان آباد



نقل مهر جناب مولانا سید محمد صاحب
مدرس مدرسه عربی دهلی

سید محمد

نقل مہر جناب مولوی محمد عمر صاحب — محمد عمر احمدی

نقل مہر حضرت شاہ احمد سعید صاحب — احمد فقیر احمد سعید

نقل مہر جناب مولوی محمد کریم اللہ صاحب — محمد کریم اللہ

کتبہ فضل رسول

نقل مہر جناب مولوی محمد مظہر صاحب — محمد مظہر

نقل مہر حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب — عبدہ احسن اللہ

نقل مہر مولوی فرید الدین صاحب واعظ جامع

نقل مہر قاضی احمد الدین خانصاحب

نقل مہر قاضی محمد علی صاحب

نقل مہر حکیم محمد امام الدین خانصاحب

نقل مہر مولوی تفضل حسین خانصاحب — سید تفضل حسین

نقل دستخط سید شیر علی صاحب خانصاحب مرحوم

سید شیر علی امروہوی عفا اللہ عنہ

شرح دستخط مولوی حیدر علی صاحب مصنف منتہی الکلام

واعظین نحلت وہابیہ بالیقین قدم از دائرہ سنت وجماعت بیرون نہادند وداد اعتزال ورفض وخروج دادند ولنعم ما قیل ع واعظ شہر کہ مردم ملکش میخوانند قول ما نیز ہمین ست کہ او آدم نیست وبحمد اللہ کہ ہنوز در مذہب حق چنین علما ہستند کہ با حقاق حق می پردازند حیدر علی عفی عنہ خلاصہ شرح دستخط جناب مولوی دادار بخش صاحب حقیت جواب اظہر من الشمس است وہمین است مذہب اہل سنت وجماعت سلفا وخلفا وشرقا وغربا دادار بخش عفی عنہ ہمہ اجوبہ صحیح وصواب اند ومنکر آن قبیح وفضیح ومردود الخطاب ومستوجب عتاب حررہ العبد المفتاق الی رحمۃ اللہ الصمد حسن الزمان محمد عفی عنہ

نقل فتوی دستخطی علمای بریلی

کیا فرماتے ہین علمای دین بیچ اس بات کے کہ مجلس ذکر میلاد شریف کی کرنا اور ثواب کسی شی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچانا سبب ثواب کا ہی یا نہین الجواب تقرر محفل اور ذکر میلاد شریف جناب سرور عالم اور فخر بنی آدم کا موجب ہزار ون سعادت

وہ جوہر ظاہری کی کہ اور سبب محبت کے جو خرچ مال کی کی جاتا ہی شیرینی یا خوشبو وغیرہ کا ثواب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچانا طالب ثواب ورضا کا بیشک درست ہی اور جو شخص سبب
مقدور اپنی کی ثواب پہونچاویگا اللہ تعالی اوسکو دس حصہ سی زیادہ وعنایت فرماویگا
بموجب آیۃ قرآن مجید اور فرقان حمید کی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا جو
کوئی لاوی بھلائی پس واسطی اوسکی ہی دس برابر اوسکی اور فرمایا ہی اللہ صاحب نی بیچ دوسری
آیت کی فرمایا مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
وَاسِعٌ عَلِيمٌ ترجمہ مثل ان لوگوں کی کہ خرچ کرتی ہین مال اپنا بیچ راہ اللہ کی جیسی مثال ایک دانہ
کی ہی کہ اوگاوی سات بالین بیچ ہر بالی کی سو دانہ اور اللہ دونا کرتا ہی واسطی جسکے
چاہی اور اللہ کشائش والا جاننی والا ہی اور مثل اسکی بہت جگہ آیا ہی اور بھی حدیث
صحیح مین آیا ہی کہ بچاؤ اپنی کو آگ سی اگرچہ ہی چھوہارا ہی کہ بقولہ علیہ السلام اتَّقُوا النَّارَ
وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اور مثل اسکی بیچ صد ہا احادیث کی آیا ہی بسبب طول کی ترک کیا چنانچہ شیخ
عبد الحق نی فرمایا ہی جو شخص محفل کری اور بحسب طاقت اپنی کی خرچ کری بعبہ مذہب
مستحسن اور موجب ثواب دارین ورد دلیل اوپر فرط محبت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور
ہمیشہ سی اہل اسلام محفلین ذکر تولد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتی ہین اور بحسب
طاقت اپنی کی صرف مال کا کر کی ثواب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتی ہین اور فرمایا
جو اس محفل کو کریگا رہیگا وہ اوس سال مین سلامتی مین امان کی اور حاصل ہوونگی غرض اصلی
اوسکی سب مرادین اور جو کوئی اس محفل کی کرنیکی منع کریگا اوسکی قلب مین علت یعنی اوسکی
دل مین بیماری اور دشمنی ہی اور بہت فوائد اوسکی کتاب ماثبت بالسنۃ مین شیخ نی بسند
ابن جوزی اور امیر ابن الحاج کی مرقوم فرمایا ہی ترجمہ عبارت اوسکا یہہ ہی کہا ابن جزری
نی پس جس وقت کہ ہنا ابو لہب کافر کہ نازل ہوا قرآن شریف بیچ مذمت اوسکی کی نجات
پائی اوس آگ سی بسبب خوشی کرنی شب ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کیا حال ہی اوس
مسلمان کا امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو خوشی کری ساتھ پیدا ہونی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آئینہ قسم ہی مجکو نہوگی جزا اوسکی اللہ کریم سی مگر یہ کہ داخل کری اوسکو
ساتہہ فضل عام اپنی کی بہشت مین اور ہمیشہ سی اہل اسلام تہی کہ محفلین کرتی تہی بیچ مہینی
ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عمل کرتی تہی وہ لوگ طعام ... سون کی اور ...
کرتی تہی بیچ اون راتون کی کہ پیدا ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ طرح طرح
حصون کی اور ظاہر کرتی تہی خوشبوئیونکو اور زیادہ کرتی تہی بیچ نیک کامون کی اور نیکیون
کی اور خوش آوازی سی پڑہتی تہی احوال مولد شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر کرتی تہی
اوپر اون لوگون کی اوس مکانکو ساتہہ تمام فضل عام کی اور اوس چیز سی کہ جاری ہوئی
خاصون اوس محفل کی سی کہ تحقیق وہ محفل پناہ ہی بیچ تمام سال کی اور خوشی
ساتہہ جلدی پہونچنی صاحب مراد کی اوپر مراد کی پس رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو
کہ کیا اوسنی راتون مہینی ولادت مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیدتا موی
سخت تر علت بیچ اوسکی کہ مرض اور دشمنی ہی اور ہر آئینہ تحقیق دراز کیا ابن الحاج نی
بیچ مدخل کی انکار اوس چیز کی سی کہ نکالین اوسکو آدمی بدعت سی اور خواہشون
طبیعت سی اور غناسی ساتہہ آلات محرمہ کی نزدیک عمل مولد شریف کی پس اللہ تعالی
ثابت رکہی اوسکو اوپر ارادہ اوسکی کی الیا ارادہ کہ بزرگ ہی اور جلاوی ہمکو راستہ
سنت کا پس تحقیق اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اور بہتر ہی وکیل واللہ اعلم کتبہ
احمد حسین کفر اللہ سیئاتہ

سوال عمل مولد شریف
درماہ ربیع الاول چنانکہ شائع است در دیار عرب وعجم از اعمال حسنہ است یا نہ

جواب عمل مولد شریف درماہ مولد حضرت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم
واجتماع مومنین صالحین درین روز مسعود کہ خالی باشد از منہیات ومکروہات ومنکرات
وزیادات ورسوم وعادات غیر شرعیہ مثل غنا وسرود باآلات مطربہ محرمہ فتنہ زا وطلب
فساق واہل بدع واہوا وصرف مال حرام از رشوت وغصب وربا وقصد ثنا و
ستائش از خلق خدا ونامور ی در اہل دنیا وذکر حکایات مبکیات وقصہ ہای بی اصل
ومیسر وربا وجلب منافع واخذ زر بدین تقریب خوشنما وطرد ومنع سائلان وعدم

احیای حال فقرا و مرارات و تواضع با امرا و تطویل مجالس باستغفار اغنیا و مردم ذو وجاهت
از مشایخ و اهل دنیا و بیان ولادت و نشر مناقب پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم موافق
احادیث و آثار صحیحه دران محفل قدسی مشاکل و اظهار سرور و ادای شکر حق سبحانه
برین نعمت مترک و خواندن درود و تسبیح و تهلیل و تلاوت قرآن و آیات متضمنه محاسن
ذکر سید انام علیه الصلوة والسلام و عد محاسن و تعظیم امر و تنویه قدر حضرت صلی الله
علیه وسلم و اطعام صلحا و فقرا و مساکین و ایثار صدقات و خیرات دران و زمینت
او هر یک ازین اعمال حسنه است و متوارث است از علمای اعلام و قضاة و مفتیان
اهل اسلام و مشایخ کرام اکابر اعن اکابر و اتفاق است جم غفیر را از اعاظم علمای دین
عرب و عجم بر حسن این عمل کرم و معمول است اکابر محدثین و فقهای اقطار عالم است و شک
نیست که این عمل محمود موجب مزید ثواب و برکات و نزول رحمت و شفای قلوب و انشراح
صدور و قرة عیون اهل اسلام و ارغام شیاطین و خذلان اهل ضلال و طغیان است خصوصا
درین زمانه درین ملک که بی ادبان و جاهلان از عوام بتقویت و استظهار عملداری
حال نوبت زبان درازی باقصی غایت رسانیده اند هر چند عمل مولد شریف درین
هیئت و صورت کذائیه متعارفه که جمهور علمای شریعت آنرا مستحسن داشته اند در قرون
ثلاثه منقول از سلف صالح نیست اما اصل آن که ذکر مناقب و محامد و فضائل حضرت
مقدس نبوی و استبشار بذکر ولادت حضرت افضل الاولین والآخرین و اجتماع
صالحین است در قرون ثلثه مشهود لها بالخیر یافته شده چنانکه مذکور میشود و بدعت آنست
که اصل یا نظیر آن در شرع یافته نشود و حال این عمل محمود چنین نیست زیرا که مجرد تلاوت
قرآن و خواندن درود و بیان مناقب و محامد سید عالم و حال ولادت آنحضرت
صلی الله علیه وسلم و اطعام فقرا و مساکین و ایثار خیرات و صدقات مستغنی است
از بیان بودن اصل از برای این امور در شرع اما خصوصیت اعمال آن در ماه
تولد پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم و استبشار بذکر ولادت او درین روز پس فقد استخرج
له الامام الحافظ ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنة حیث قال قد ظهر لنا

في تخريجها على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء
فسألهم فقالوا هذا اليوم اغرق الله فيه فرعون ونجا موسى فنحن نصومه
شكرا لله تعالى فقال انا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه فيستفاد
منه فعل ذلك شكرا لله تعالى على ما من به في يوم معين من اسداء نعمة
او دفع نقمة ويعاد ذلك على نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر لله
تعالى يحصل بانواع العبادات والسجود والصيام والصدقة والتلاوة واي
نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبي الكريم نبي الرحمة في ذلك اليوم
وعلى هذا فينبغي ان يتحرى اليوم بعينه حتى يطابق قصة موسى في يوم
عاشوراء انتهى وقال شيخنا شيخ الاسلام بقية المجتهدين الاعلام
جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي ره وقد ظهر لي
تخريجه على اصل آخر غير الذي ذكره الحافظ وهو ما رواه البيهقي عن انس رض
ان النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه ورد ان
جده عبد المطلب عق عنه في سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية
فيحمل ذلك على ان هذا فعله صلى الله عليه وسلم اظهار الشكر على ايجاد
الله تعالى اياه رحمة للعالمين وتشريعا لامته صلى الله عليه وسلم كما كان
على نفسه لذلك فيستحب لنا ايضا اظهار الشكر بمولده بالاجتماع واطعام الطعام
ونحو ذلك من وجوه القربات والمسرات انتهى وصرح بمثل ذلك في شرح
سنن ابن ماجة وقال الشيخ الامام جلال الدين عبد الرحمن بن عبد الله
مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم مبجل مكرم قدس يوم ولادته وشرف
وعظم وكان وجوده مبدء سبب النجاة لمن اتبعه فمن اعد لها الفرحة
لولادته صلى الله عليه وسلم تمت بركاته على من اهتدى به فشابه هذا اليوم
يوم الجمعة من حيث ان يوم الجمعة لا تسعر فيه جهنم هكذا اورد عنه صلى

الله عليه وسلم فمن المناسب اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه
رب الوليمة للحضور انتهى و علماى اعلام شكر الله سعيهم از براى خصوصيت روز مولد نبوى
وتعظيم و اظهار سرور و اداى شكر و كثرت خيرات وصدقات دیگر اصول هم از شرع حضرت
استخراج كرده اند كما روى مسلم عن قتادة الانصارى رضى الله عنه انه صلى الله عليه وسلم
سئل عن صيام يوم الاثنين قال ذلك يوم ولدت فيه وانزل علىّ فيه النبوة
پس روزه داشتن درين روز جهت مكرر از براى اداى شكر حق سبحانه وتعالى برين نعمت جليله
كه موسوم بوده درين روز اين عالم را از انوار جمال باكمال رحمة للعالمين بتحسين اعمال
زاكيات مثل تلاوت قرآن واكثار صلوة در بيان مولد كريم ونشر مناقب ومحامد جميله
حضرت مقدس نبوى ع وخيرات وصدقات واظهار مسرات نيست مگر جهت اداى شكر
حق سبحانه تعالى برين نعمت عظمى وعطيه كبرى وسئل الامام ابو عبد الله بن الحاج
فى كتابه المدخل مع انكاره على ما احدثه الناس من البدع والحوادث والغناء
بالآلات المحرمة عن عمل المولد الشريف قال فى فضيلة شهر مولد نبينا صلى
الله عليه وسلم هذا الشهر فضله الله تعالى وفضلنا فيه بهذا النبى الكريم
الذى من الله علينا فيه سيد الاولين والآخرين وكان يجب ان يزاد فيه
من العبادة والخير لشكر الله سبحانه على ما اولانا فيه من هذه النعم العظيمة
وان كان النبى صلى الله عليه وسلم لم يزد فيه على غيره من الشهور شيئا من
العبادات وما ذاك الا لرحمته صلى الله عليه وسلم لامته ورفقه بهم لانه
عليه الصلوة والسلام كان يترك العمل خشية ان يفرض على امته رحمة
منه بهم لكن اشار عليه الصلوة والسلام الى فضيلة هذا الشهر العظيم
بقوله للسائل الذى سأل عن صوم يوم الاثنين ذاك يوم ولدت فيه
فتشريف هذا اليوم متضمن لتشريف هذا الشهر الذى ولد فيه فينبغى
ان نحترمه حق الاحترام ونفضله بما فضل الله به الاشهر الفاضلة وفضيلة
الازمنة والامكنة بما خصها الله به من العبادات التى تفعل فيها لما قد علم

ان الامكنة والازمنة لا تتشرف بها لذاتها وانما يحصل لها التشريف
خصصت به من المعاني فانظر الى ما خصص الله به هذا الشهر الشريف ولما
يوم الاثنين الا ترى ان صوم هذا اليوم فيه فضل عظيم لانه صلى الله
عليه وسلم ولد فيه فعلى هذا ينبغي انه اذا دخل هذا الشهر الكريم ان يكرم
ويعظم ويحترم بالاحترام اللائق به اتباعا له صلى الله عليه وسلم في كونه كان
يخص الاوقات الفاضلة بزيادة فعل البر فيها وكثرة الخيرات انتهى
حضرت ما را از زمان و مكان شرفي حاصل نيست بلكه زمان و مكان را از آنحضرت صلى الله
عليه وسلم شرفيست قال الشيخ احمد بن الخطيب القسطلاني في المواهب اللدنية
واذا كان يوم الجمعة التي خلق فيه ادم عليه السلام خص بساعة لا يصادفها
عبد مسلم يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه اياه فما بالك بالساعة التي ولد
فيها سيد المرسلين ولم يجعل الله في يوم الاثنين يوم مولده من
التكليف بالعبادات ما جعل في يوم الجمعة المخلوق فيه ادم من الجمعة
والخطبة وغير ذلك اكراما لنبيه صلى الله عليه وسلم بالتخفيف عن امته
بسبب عناية وجوده قال الله تعالى وما ارسلناك الا رحمة للعالمين
ومن جملة ذلك عدم التكليف عن قتادة الانصاري رض انه صلى الله
عليه وسلم سئل عن صيام يوم الاثنين قال ذلك يوم ولدت فيه
وانزلت علي فيه النبوة رواه مسلم وفي المسند عن ابن عباس رض
قال ولد صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين واستنبئ يوم الاثنين وخرج
مهاجرا من مكة الى المدينة ودخل المدينة يوم الاثنين ورفع الحجر
يوم الاثنين انتهى وكذا الخ ونزول سورة المائدة يوم الاثنين
حاصل ان روايات كه در استحسان اين عمل محمود در كتب معتمده مرقوم است نوشته شود
قال القسطلاني في المواهب اللدنية ناقلا عن ابن الجزري والشيخ عبد الحق
المحدث الدهلوي فيما ثبت بالسنة في ذكر رضاعه صلى الله عليه وسلم

ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته فضل عميم انتهى وقال الامام الحافظ ابو الخير ابن الجوزي ومن خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض وعناد انتهى وقال في موضع آخر لم يكن في ذلك الا ارغام الشيطان وادغام اهل الايمان انتهى وقال الحافظ ابو شامة شيخ النووي في كتابه الباعث على انكار البدع والحوادث مثل هذا الحسن يندب اليه ويشكر فاعله ويثنى عليه انتهى وقال الشيخ الامام العالم العلامة نصير الدين المبارك في فتوى ضبطه ذلك جائز ويثاب فاعله اذا احسن القصد انتهى وقال الامام العلامة ظهير الدين هذا احسن اذا قصد فاعله جمع الصالحين والصلوة على النبي الامين واطعام الطعام للفقراء والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في وقت انتهى وقال الشيخ نصير الدين هذا اجتماع حسن يثاب قاصده وفاعله عليه واجتماع الصلحاء ليأكلون الطعام ويذكرون الله تعالى ويصلون على رسول الله صلى الله عليه وسلم يضاعف القربات والمثوبات انتهى وقال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعيل ومن احسن ما ابتدع في زماننا هذا ما كان يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان الى الفقراء مشعر لمحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله وشكر لله تعالى على ما من به من ايجاد رسول الله الذي ارسله رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وعلى جميع الانبياء والمرسلين انتهى وهكذا قال الشيخ الامام العلامة صدر الدين موهوب بن عمر الجزري رحمه الله وهذه كلها منقولة من السيرة الشامية پس قول تاج الدين فاكهاني مالكي كه اين عمل مذموم ست بمقابل جم غفير از ائمه دين وعلماى محققين از فقها ومحدثين كه باستحسان ان رفته اند مقبول

نیست و ره اسیوطی وکثیر من العلماء الاعلام بما یشفی قلوب المؤمنین پس نهایت
فاکهانی و تفرد او دران این عمل بکرم را انخلف فیه گفتن غلطی فاحش
و بس عجب از ان گروه صافی عقیدت که عمل مولد شریف را از بدعات سیئه
و بجز انیکه این عمل بدین صفت و خصوصیت آن در ماه مولد حضرت
وجان صلی الله علیه وسلم منقول از قرون ثلثه نیست دلیلی دیگر نزد خود ندارند
کدام روایت شاذه از کتب غیر مشهوره فقه حنفیه هم بحرمت یاکراهت آن نیست
نمی کنند و نمیدانند که برین تقدیر لازم می آید که جمله مستحسنات علمای متاخرین که
کتب فقه مذاهب اربعه خصوصا فقه حنفی مملو از انست و هزار جا قوم است استحسنه
المتاخرون جمله در بدعات داخل شود و علمای متاخرین از فقها باجمعهم از اهل
بدع و ضلال بشمار درآیند چه از مستحسنات ایشان اثری در قرون ثلثه نبود و ما هو
الا ارتفاع الامان عن الشرعیات اعاذنا الله من هذه العقیدة الفاسدة پس محفلی که
دران ذکر جمیل ولادت حضرت خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم بلا انضمام منکرات
و مکروهات شرعیه باشد آن را مجمع آثام و بدعات فهمیدن و اجماع تمامی علمای
دین سابق و حال را از مذاهب اربعه شرقا و غربا در عرب و عجم بر ضلالت و بطلان
قرار دادن و حرمین شریفین زادهما الله شرفا را دار البدع انگاشتن و اتباع سنت
منحصر در افراد معدوده بلا دستیر که هندوستانی است صریح خوش اعتقادی و حسن ظن
نسبت بعلمای اسلام و بلاد اسلام است حرره العبد المسکین محمد صدر الدین ختم الله بالحسنی
و ذلک فی ربیع الاخر سنه ۱۲۶۵ ہجری

محمد کریم الله

فقیر احمد سعید

جو دلائل استحسان و استحباب محفل مولد شریف کی

مختصر بیان کی گئیں اب دلائل استحسان امر دوم یعنی کھڑا ہونا وقت ذکر میلاد
شریف آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی مذکور ہوتی ہیں کان لگا کر سنو اور
بی ادبی و گستاخی چھوڑ کر ادب سیکھو کیونکہ بی ادب محفل خاص سی نکال

دیا جاتا ہی من ترک الآداب رُدَّ عن الباب اور جو چند استفتای ہیں علمای مکہ
معظمہ و علمای شاہجہان اباد وغیرہ حاوی دلائل کثیرہ تہی اور آیات اور احادیث
و اقوال علمای کبار متقدمین کی اونمین تمامہا مندرج ہین اونہین استفتوں کی نقل پر
کفایت کیجاتی ہی اور علیحدہ ذکر کرنا نام کتب معتبرہ کا حاجت نہ سمجہی تاکہ تکرار لازم آئی

انتخاب فتوی علمای خیر البلاد مکہ معظمہ

ما قول العلماء المحققین فی القیام المعمول بین العلماء والصلحاء فی العرب والعجم عند ذکر ولادة سید المرسلین صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم فی قرءة المولد المبارک بل هو واجب او مستحب او مباح او غیر ذلک بینوا جوابا مدللا شافیا کافیا واختموا علیه توجروا اجرا کثیرا **الجواب**

القیام عند ذکر ولادة سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فی قراءة المولد الشریف تعظیما له صلی الله علیه وسلم امر لا شک فی استحسانه واستحبابه وندبه یحصل لفاعله من الثواب الحظ الاوفر والخیر الاکبر لانه تعظیم ای تعظیم للنبی الکریم ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا الله به من ظلمات الکفر الی نور الایمان وخلصنا الله به من نار الجهل الی جنات المعارف والایقان فتعظیمه صلی الله علیه وسلم فیه مسارعة الی رضاء رب العلمین واظهار اقوی شعائر الدین ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب ومن یعظم حرمات الله فهو خیر له عند ربه وقال العلامة بن حجر فی الجوهر المنظم تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیها مشارکة الله فی الالوهیة امر مستحسن عند من نور الله ابصارهم وقد ثبت فی السنة طلب القیام لغیره صلی الله علیه وسلم فلان یطالب له من باب اولی روی البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری ان نا سا نزلوا علی حکم سعد بن معاذ رضی الله عنه فارسل الیه فجاء علی حمار فلما بلغ قریبا من المسجد قال النبی صلی الله علیه وسلم قوموا الی خیرکم او سیدکم قال النووی قال البغوی والخطابی ان قیام المرؤس للرئیس الفاضل والوالی العادل وقیام المتعلم للعالم مستحب غیر مکروه عملا بهذا الحدیث وروی

البخاري ومسلم ايضا من حديث كعب بن مالك الطويل المشهور في قصة
توبته فذكره الى ان قال وانطلقت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخلت
المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس حوله الناس فقام الي طلحة
بن عبيد الله يهرول حتى صافحني وهنأني والله ما قام الي رجل من المهاجرين
ولا غيره ولا انساها لطلحة وروى الترمذي وابو داود والنسائي عن عائشة
رضي الله عنها قالت ما رأيت احدا اشبه سمتا وهديا برسول الله صلى الله
عليه وسلم من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنها
قامت قام اليها واجلسها في مجلسه وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل
اليها في مجلسها قامت له وقبلته واجلسته في مجلسها وروى ابو داود عن
ابي هريرة رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يحدثنا فاذا قام
قمنا قياما حتى نراه دخل بعض بيوت ازواجه وعن حماد بن زيد قال كنا
عند ايوب فجاء يونس فقال حماد قوموا الى سيدكم او قال سيدنا قال
النووي حاصله انه ثبت من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم بنفسه
المكرمة وبامره بذلك للانصار وتقريره من فعل ذلك بحضرته وثبت
ايضا بفعل جماعة من السلف ويعضد ذلك ما ورد في تنزيل الناس منازلهم
واكرامهم على حسب مراتبهم وما جاء في احترام فضلاء المسلمين
وتوقير اولي العلم والسن والدين والترحيب بطلبة العلم والتبجيل لاولي
الفضل والفهم تعظيما لحرمات المؤمنين ومسارعة الى رب العالمين قال
الله تعالى ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه وقال تعالى ومن يعظم
شعائر الله فانها من تقوى القلوب قال النووي كان يحيى القطان يصلي العصر
ثم يستند الى اصل منارة مسجده فيقف بين يديه علي بن المديني واحمد بن
حنبل ويحيى بن معين وغيرهم يسألونه عن الحديث وهم قيام على ارجلهم
الى ان يصلي صلوة المغرب لا يقول لاحد منهم اجلس ولا يجلسون هيبة

واعظاما له قال وأما الأحاديث الدالة على النهي عن القيام لكن يشبه أن يحب
أو من سره أن يتمثل له الرجال قياما فليتبوأ مقعده من النار فمحمول على الرضى لأنه
الوعيد الشديد لمن يحب قيام الناس له على سبيل الكبر والفخر فاذا أحب أن يقام
له فقد ارتكب الحرام ثم سواء أقيم له أو لم يقم فمدار التحريم على المحبة ولا أثر لقيام
القائم ولا نهي في حقه بحال وأما ما رواه الترمذي عن أنس رضي الله عنه قال لم يكن
شخص أحب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم فكانوا اذا رأوه لم يقوموا لما
يعلمون من كراهته لذلك فقال النووي في الجواب عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان بينه وبين أصحابه رضي الله عنهم من الأنس والود والصفا ما لا يحتمل زيادة
الاكرام بالقيام فلم يكن في القيام مقصود ثم أنشد النووي رحمه الله تعالى لبعضهم شعر
قيامي والعزيز اليك حق وترك الحق ما لا يستقيم فهل أحد له عقل ولب ومعرفة
يراك فلا يقوم انتهى فاستفيد من مجموع ما ذكرنا استحباب القيام له صلى الله عليه
وسلم عند ذكر ولادته لما في ذلك من كمال التعظيم له صلى الله عليه وسلم لا يقال القيام
عند ذكر ولادته بدعة لانا نقول ليس كل بدعة مذمومة كما أجاب بذلك الامام
المحقق الولي أبو زرعة العراقي حين سئل عن فعل المولد أمستحب أو مكروه وهل ورد
فيه شيء أو مكروه وهل فعله من يقتدى به فأجاب بقوله الوليمة واطعام
الطعام مستحب كل وقت فكيف اذا انضم الى ذلك السرور بظهور نور النبوة
في هذا الشهر الشريف ولا نعلم ذلك عن السلف ولا يلزم من كونه بدعة كونه مكروها
فكم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم ينضم لذلك مفسدة والله الموفق انتهى
نقل عن العلامة ابن حجر في مولده الكبير فقال نظير ذلك في القيام عند ذكر
ولادته صلى الله عليه وسلم وأيضا قد أجمعت الأمة المحمدية من أهل السنة و
الجماعة على استحسان القيام المذكور وقد قال صلى الله عليه وسلم لا تجتمع أمتي
على ضلالة قال العلامة المدني جرت عادة القوم بقيام الناس اذا انتهى المداح
الى ذكر مولده صلى الله عليه وسلم وهي بدعة مستحبة لما فيه من اظهار الفرح و

الشريف والتعظيم قال الامام العالم العلامة ابو زكريا يحيى الصرصري [illegible]
قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب على فضة من خط احسن من كتب
وان ينهض الاشراف عند سماعه قياما صفوفا او جثيا على الركب
لاسمه كتب على عين سيرته سمت الرتب وفي هذا القدر كفاية لمن [illegible]
وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله واصحابه وسلم تسليما كثيرا قاله الفقير الى [illegible]
ربه في الدنيا والاخرة عثمان حسن الدمياطي الشافعي خادم الطلبة المقيم [illegible]
حالا وبالجامع الازهر سابقا غفر الله له جميعا ذنوبه وستر في الدارين جميع عيوبه
اجمعين استحسنه كثيرون والله سبحانه اعلم كتبه المحقر عبد الله بن محمد المرغني الحنفي
مفتي المكة المكرمة مصليا مسلما الحمد لله عز شانه رب زدني علما القيام عند ذكر
ولادة سيد الاولين والاخرين صلى الله عليه وسلم استحسنه كثير من العلماء
والله اعلم كتبه حسين بن ابراهيم مفتي المالكية بمكة المحمية مصليا مسلما
الحمد لله وحده اللهم هداية للصواب نعم القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم
استحسنه العلماء وهو حسن لما يجب علينا تعظيمه صلى الله عليه وسلم والله اعلم حسبه
الفقير لربه محمد عمر بن ابي بكر الرئيس مفتي الشافعية بمكة المكرمة تاب الله عليه

(محمد عمر بن ابي بكر)

الحمد لله رب العالمين اللهم هداية الحق والصواب نعم يجب القيام
عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم لما استحسنه العلماء وقداة الدين والاسلام
فلذكروا عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم يحضر روحانيته صلى الله عليه
وسلم فعند ذلك يجب التعظيم والقيام والله سبحانه وتعالى اعلم كتبه الفقير الى الله تعالى
محمد بن يحيى مفتي الحنابلة في المكة المشرفة الحمد لله وكفى وسلام

(موثق بالله العلي محمد بن يحيى العلم ومفتي الحنابلة)

على عباده الذين اصطفى اما القيام اذا جاء ذكر ولادته عند قراءة المولد الشريف
توارثه الائمة الاعلام واقره الائمة الحكام من غير نكير منكر ولا رد راد ولهذا
كان مستحسنا ومن يستحق التعظيم غيره ويكفي اثر عبد الله بن مسعود رضي الله عنه
ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن والله ولي التوفيق والهادي الى سواء

الفوق حرره خادم الشريعة والمنهاج عبد الله بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفتي والمدرس
بالمسجد الحرام

خادم الشريعة والمنهاج عبد الله بن شيخ عبد الرحمن سراج

ترجمہ فتوی علمای مکہ

کیا فرماتی ہین علما محققین قیام معمول علما و صالحین عرب و عجم ہین وقت ذکر ولادت شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان پڑہنی مولد شریف کی آیا واجب ہی یا مستحب
یا مباح یا سوای اسکی بیان کرو تم جواب شافی کافی ساتہہ دلیلون کی اور مہر کرو اور
اجر پاؤگی اجر کثیر **جواب** کہڑا ہونا وقت ذکر پیدایش حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہنگام پڑہنی مولد شریف کی واسطی تعظیم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایسا امر ہی کہ کچہہ شک نہین ہی اوسکی مستحسن اور مستحب اور مندوب ہونی مین اسکا
اوسکی کرنیوالی کو ثواب سی حصہ بہت اور نیکی بڑی کیونکہ یہہ بڑی تعظیم ہی نبی کریم
صاحب خلق عظیم کی ایسی نبی کی کہ نکالا ہمکو اللہ تعالی نی بسبب اونکی تاریکیون کفر سی
طرف روشنیون ایمان کی اور بچایا ہمکو بدولت اونکی آگ جہالت سی اور پہونچایا
طرف جنات معرفتون اور یقین کی پس تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہی
رب العالمین کی اور ظاہر کرنا ہی واسطی قوی تر شعارون کی اور جو شخص تعظیم کریگا شعائر اللہ کی
پس تحقیق وہ ہی دلونکی پرہیزگاری سی اور جو تعظیم کریگا حرمات اللہ تعالی کو پس وہ بہتر
ہی اوسکی واسطی اوسکی نزدیک پروردگار کی اور کہا ہی علامہ ابن حجر نی بیچ کتاب
در منظم کی تعظیم کرنا نبی صلی اللہ علیہ کی ساتہہ جملہ انواع تعظیم کی کہ مشارکت ساتہہ اللہ
تعالی کی معبودیت مین نرکہتی ہو امر نیک ہی نزدیک اوسکی کہ بینائی دی ہو اوسکو
حق تعالی نی اور ثابت ہو اسنت مین کہ کہڑا ہونا واسطی غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس تعظیم کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولی ہی روایت کی بخاری اور مسلم نی ابی سعید
خدری رضی اللہ عنہ سی کہ ایک جماعت آدمیون کی آئی اوپر حکومت سعد ابن معاذ
رضی اللہ عنہ کی پس بہیجا گیا طرف اوسکی اور آیا سوار اوپر گدہی کی پس ہر گاہ کہ قریب
مسجد نبوی کی پہونچا فرمایا پیغمبر صاحب نی کہڑی ہو جاو تم واسطی تعظیم بہتر اپنی

سردار اپنی کی کہا امام نووی نی کہ کہا بغوی و خطابی نی تحقیق کہڑا ہونا واسطی
توابع کا واسطی سردار فاضل اور حاکم عادل کی اور کہڑا ہونا شاگرد کا واسطی
اوستاد و عالم کی مستحب ہی نہ مکروہ بدلیل اس حدیث کی اور روایت کی بخاری
وسلم نی حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سی وقصہ توبہ مین کہ حدیث بڑی ہی لمبی
کہ کہا کعب رض نی گیا مین طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا مسجد مین اور
پیغمبر صاحب بیٹہی تہی گرد اونکی آدمی تہی پس کہڑا ہوا واسطی میری طلحہ بن عبید اللہ
وہ دوڑتا تہا اور مبارکباد دیتا تہا مجہکو اور قسم ہی خدا کی وہ نہین کہڑا ہوا تہا واسطی
تعظیم اور شخص کی مہاجرین و انصار وغیرہ سی اور نہین بہولتا ہون یہہ امر طلحہ کا
اور روایت کی ہی ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سی کہ نہین دیکہا مین نی کسی کو مشابہ تر ساتہہ روش نیکی و ہدایت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی فاطمہ بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا عائشہ نی کہ جب آتی تہین
فاطمہ کہڑی ہو گئی پیغمبر صاحب واسطی اونکی اور بٹہا لیا اونکو اپنی بیٹہنی کی جگہہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تہی پیغمبر صاحب کہ جسوقت آتی تہی جناب سیدۃ النساء کی
پاس کہڑی ہو جاتی تہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی واسطی اور بوسہ دیتی
بدن مبارک کو اور بٹہا لیتی اونکو اپنی بیٹہنی کی جگہہ اور روایت کی ابو داود نی
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا تہی پیغمبر صاحب کہ حدیث فرماتی تہی ہم لوگون مین
جسوقت آپ کہڑی ہو جاتی تہی ہم سب کہڑی ہو جاتی تہی یہان تک کہ پیغمبر
صاحب زنانہ مکان مین داخل ہو جاتی تہی اور روایت ہی حماد بیٹی زید سی
کہا تہی ہم نزدیک ایوب کی پس آئی یونس پس کہا حماد نی کہڑی ہو جاؤ تم واسطی
اپنی سردار کی یا کہا واسطی ہماری سردار کی کہا امام نووی نی حاصل اوسکا یہہ ہی
کہ ثابت ہوا ہی کہڑا ہونا خود پیغمبر صاحب کا اونکی ذات سی اور خود آپ نی حکم
فرمایا ہی انصار کو واسطی کہڑی ہونی کی اور ہوئی تقریر قیام کی روبرو انکی اور
ثابت ہوا ہی کہڑا ہونا فعل ایک جماعت کا سلف سی اور فوت دنیا ہی اونکو وہ نہ

دیا ہو ہوا ہی آدمیون کی اوتارنی مین موافق اونکی مراتب کی اور تعظیم کرنی مین اونکی
مرتبون کی اور یہ وہ کہ آیا ہی بزرگ مسلمانون کی تعظیم اور اصحاب علم اور عمر رسیدہ
اور دیندار لوگون کی توقیر اور طالب علمون کی رہا کہنی اور صاحبان فضل وعلم کی
بزرگ رکہنی مین واسطی تعظیم حرمت مومنین کی اور خوشنودی پروردگار عالمین کی
فرمایا ہی اللہ تعالی نی جو شخص حرمت کریگا حرمون خدا کی پس بہتر ہوگا اوسکی
واسطی نزدیک اللہ تعالی کی اور دوسری آیت مین فرمایا ہی جو تعظیم رسمون مقرر
کیٔ ہوی اللہ جلشانہ کی کری پس یہہ امر دلیل ہی اوپر پرہیزگاری دلون کی کہا
نووی نی تہا یحیی قطان کہ بعد نماز عصر کی کہڑا ہوتا تہا زیر پایہ منارہ مسجد کی اور روبرو
اوسکی کہڑی ہوتی تہی علی بن مدینی اور امام احمد حنبل اور یحیی بن معین وغیرہم پوچہتی
تہی اوس سی حدیث اور یہہ سب کہڑی رہتی تہی نماز مغرب تک نہ وہ کسی سی بیٹہنی
کو کہتی تہی نہ وہ لوگ آپسی بیٹہتی تہی بسبب اوسکی ہیبت اور تعظیم کی اور کہا نووی
نی جو احادیث کہ دلالت کرتی ہین اوپر منع قیام کی مانند اس حدیث کی کہ جو شخص
محبوب جانیگا یا خوش ہوگا اس بات سی کہ کہڑی ہو جاوین واسطی اوسکی آدمی پس وہ
اختیار کری اپنا رہنا آگ مین اس قسم کی حدیثین محمول ہین اوپر زجر اور وعید شدید کی
اوسکی واسطی کہ دوست رکہتا ہو وہ کہڑا ہونا آدمیون کا بر سبیل غرور وتکبر پس جسکہ وہ
اس امر کو دوست رکہیگا مرتکب حرام کا ہوگا خواہ کوئی کہڑا ہو واسطی اوسکی یا نہین
پس مدار حکم قیام کا اوپر دوست رکہنی قیام کی ہی اور کچہ علاقہ نہین ہی کہڑی ہونی
قائم کو اور نہ اوسکی بیٹہی ہی اسیطرح اور جو حدیث کہ روایت کی ہی ترمذی نی انس
رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ نہین تہا کوئی شخص نزدیک صحابہ کی محبوب تر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور صحابہ جسوقت پیغمبر صاحب کو دیکہتی تہی کہڑی نہین ہوتی تہی
کیونکہ جانتی تہی کہ اس امر سی پیغمبر صاحب برا مانتی تہی پس کہا امام نووی نی
اوسکی جواب مین کہ پیغمبر صاحب اور صحابہ کی درمیان انس ومحبت وصفائی ایسی
تہی کہ کہڑی ہونی سی زیادت تکریم نہین احتمال رکہتی تہی پس قیام مین کچہ مقصود

تھا بعد اوسکی امام نووی نی یہہ اشعار پڑہی کہ بعض عرب کے مین اور مضمون اونکا
ہی قسم ہی خدای غالب اور بزرگ کی کہ سر اکہڑا ہونا واسطی تعظیم تیری کی لائق ہی اور
ترک لائق کا غیر مستقیم ہی یعنی درست نہین پس ہی کوئی شخص کہ جسکو عقل اور
فہم ہی کہ دیکہی تجکو اور نہ کہڑا ہو پس اس تمام سی کہ مذکور ہوا ثابت ہی استحباب
قیام کا وقت ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسمین کمال
تعظیم پیغمبر صاحب کی ہی اگر کوئی اعتراض کری کہ کہڑا ہونا وقت ذکر ولادت شریف
کی بدعت ہی یعنی زمانہ صحابہ مین نتہا ہم جواب دینگی کہ ہر بدعت بد نہین ہی جیسا کہ
جواب دیا امام محقق ولی ابو زرعہ عراقی نی جسوقت کہ استفسار کیا لوگون نی اونسی
حال مولد شریف سی کہ مستحب ہی یا مکروہ اور کوئی خبر اسمین آئی ہی اور کسی مقتدا
نی اسکو کیا ہی جواب دیا اس طرحسی کہ ولیمہ اور کہلانا کہانا نیکا ہر وقت مین مستحب
اور بہتر ہی اور جسوقت خوشی ظہور محبت کی مقصود ہوگی اس ماہ مبارک مین تو بدرجہ
اولی بہتر ہی اور ہمکو معلوم نہین ہی کہ سلف نی کیا ہی یا نہین اور بدعت ہونی سی
مکروہ ہونا لازم نہین آتا ہی اسواسطی کہ بہت بدعتین مستحب ہین بلکہ واجب اگر کوئی
مفسدہ نہو اور نقل کیا ہی علامہ ابن حجر سی کتاب مولد کبیر مین مثل اسکی کہڑی ہونی
کی بیان مین وقت ذکر ولادت شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اجماع کیا ہی امت
محمدیہ اہلسنت وجماعت نی بہتر جاننی قیام پر اور فرمایا ہی پیغمبر صاحب نی کہ میری امت
اوپر گمراہی کی اجماع نہین کرتی ہی اور کہا علامہ مدابغی نی جاری ہی تعامل اوپر
قیام آدمیون کی جسوقت پڑہنی والا مولد شریف کا پہونچتا ہی مقام ولادت پر اور یہہ
بدعت مستحب ہی کیونکہ اسمین اظہار خوشی وتعظیم کا ہی اور کہا ہی علامہ ابو زکریا
یحیی صرصری حنبلی نی کہڑی ہو جاتی ہین اشراف یعنی علما اور سادات اور بزرگ
وقت سماعت کی صف باندہ کر لکہا اوسکو عثمان حسن دمیاطی شافعی مدرس مسجد حرام
نی مستحسن جانا ہی بہت لوگون نی لکہا عبد اللہ بن محمد مرغنی حنفی مفتی مکہ
معظمہ نی تعریف ثابت ہی واسطی اللہ کی کہ بڑی ہی شان اوسکی اہی پروردگار

سیری یاده کرتو علم سرا کہڑا ہونا وقت ذکر ولادت پیغمبر صاکی نیک جانا ہی اسکو علمانی اور یہہ نیک ہی
کیونکہ واجب ہی ہماری اوپر تعظیم پیغمبر صاحب کے لکہا محمد بن عمر بن ابی بکر نی کہ بس مفتی شافعیہ
کا مکہ مین تہا تعریف ثابت ہی واسطی پروردگار عالمونکی ای خداوند کہا تو ہماری تئین آمحق اور
صوبونکی واجب ہی قیام وقت ذکر ولادت شریف پیغمبر صاکی کیونکہ نیک جانا ہی علمای اعلام اور پیشوایان
دین واسلام نی اور ذکر کیا ہی کہ وقت ذکر ولادت شریف کی روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہوتی ہی
بس اس حالت مین واجب ہی تعظیم اور قیام لکہا محمد بن یحیی حنبلی مفتی مکہ نی تعریف ثابت ہی واسطی اللہ کی
اور کافی ہی اور سلام ہی اوسکی بندون مقبول پر کہڑا ہونا جسوقت آوی ذکر ولادت شریف بیچ پڑہنی
مولد شریف کی متوارث ہی ماموں اعلام سی اور اماموں اور حکام نی اسکو جائز رکہا ہی بغیر انکار
کسی منکر کی اور بلا رد کرنی کسی رد کرنیوالی کی اور اسیواسطی مستحسن ہوا اور کون
شخص مستحق ہوگا تعظیم کو سوای آنحضرت صکی اور کفایت کرتی ہی حدیث عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات مین کہ فرمایا جس بات کو مسلمان یعنی علما نیک اور مستحسن
جانین وہ نزدیک اللہ تعالی کی نیک ہی لکہا قاضی عبد اللہ بن عبد الرحمن سراج
المفسر والمحدث نی خانہ کعبہ مین

استفتای دیگر سوال

کیا فرماتی ہین علمای دین ومفتیان شرع متین کی بیچ اس صورت کی کہ اندیار
مین رواج ہی کہ وقت ذکر تولد شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضرین مجلس مقدس
بلحاظ تعظیم نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام اتباعا لعلمای حرمین الشریفین کہڑی ہوجاتی
ہین اور بعض اسکی مخالفت کرتی ہین اس صورت مین جیسا کہ ارشاد ہو بیان فرماو تاکہ
اجر دی تمکو اللہ تعالی **الجواب** کہڑا ہونا محفل مولد شریف مین بسبب تعظیم وتکریم نبی
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی درست ہی بہتر اور مستحسن کہا ہی تمام علمای حرمین شریفین اور
ائمہ صاحب روایت اور اکثر علمای ہند نی اس کہڑی ہونیکی سند بیچ کتاب عقد الجوہر فی
مولد النبی الازہر کی ساتہہ سند سید محمد برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کی مرقوم ہی وقد استحسن
القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ ودرویۃ فطوبی لمن کان تعظیمہ
صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ وہکذا ذکرہ بالتصریح مولانا محمد سلامت اللہ

صاحب کانپوری نی جواب ہذہ المسئلۃ وکذا مولانا رفیع الدین مرادابادی اور بعد
مین لکہا ہی کہ اعمال امصار کا نزدیک امام اعظم اور امام ابی یوسف اور امام محمد
کی اور تمام فقہا کی معتبر ہی جب تلک کوئی مانع نپایا جاوی وما لم ینص علیہ فھو محمول
علیٰ عادۃ الناس لان العادۃ محکمۃ کذا فی ہدایۃ بعینہ اور یہی صحیح حدیث شریف کی
علما اور فضلا اور تمام مسلمان نیک جانتی ہین اوسکو اللہ عزوجل بہی نیک جانتا ہی
ہدایہ اور درمختار اور رحمانیہ وغیرہ مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ منقول ہی ما رآہ
المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن واللہ اعلم بالصواب الامر المذکور مستحسن
ہو صحیح

احمد حسین

اصاب من اجاب

محمد رضا علی خان

حررہ العبد عبد الواحد

محمد لطف علیخان

جلال الدین محمد کمال

طالب المولی نذر

خویدم الطلبۃ محمود علی

سید محمود علی

سید یعقوب علی رضوی

عمدۃ العلماء شرع شمس علی

محمد شرف الدین

الامر المذکور مستحسن

غلام حسین

محمد علی

ہذہ السطور محلیۃ بحلیۃ الصدق ومن انکرہ فعلیہ یخاف الکفر
والعبد سید احمد علی عفی عنہ
اقول وباللہ التوفیق تعظیم جناب سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن پر واجب
ولازم ہی اور انکار اسکا کفر اور جو طریقہ تعظیم کا کتاب اور سنت اور اجماع امت اور ائمہ سے
ہی منقول ہی مسلمین مقلدین کو کرنا ضرور ہی (محمد یعقوب علی عفی اللہ عنہ) قد استحب القیام عند ذکر مولدہ
صلی اللہ علیہ وسلم لانہ فی فضائل الاعمال فلا باس بالقیام عند اہل العلم والعالمین یہ دین کی
ذلک خسر الدنیا والآخرۃ حررہ یوم الجمعہ ۱۸ من شہر ذی الحجۃ الحرام مہر السید محمد اسمعیل

یا حافظ

ہدی الانام فی مسئلۃ القیام

بعد حمد اور صلوۃ کی جاننا چاہیی کہ اس رسالہ کا نام ہدی الانام فی مسئلۃ القیام ہی اس مین
بیان ہی کہڑی ہونیکا وقت پڑہی جانی ذکر تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس
میلاد مین اور چونکہ مندوبیت اور استحسان محفل میلاد بخوبی مولد ابن جوزی اور تاریخ
وفیات الاعیان قاضی شمس الدین ابن خلکان اور مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی اور تاریخ
حافظ عماد الدین کبیر اور در المنظم اور سیرت شامی اور رسالہ حافظ ابو الخیر ابن الجزری

سی ثابت اور واضح ہی فان شئت فلینظر ہنا لہذا شروع کرتا ہون مین جواب قیام مین بفضلہ
تعالی جاننا چاہی کہ جو لوگ کہ امتناع قیام کرتی ہین اگر مطلق قیام کو کہتی ہین عام
من ہذہ الہیئۃ الخاصۃ اور اگر کہتی ہین کہ قیام از امور تعبدی ہی اور سبیل تعظیم کی مطلق
جائز نہین ہی پس یہہ سراسر غلط ہی اور دلیل اسکی قصہ بنی قریظہ کا ہی کہ بخاری
لدنیہ اور صحاح شریف وغیرہ مین آیا ہی اوس سی صاف واضح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی لیی فرمایا قوموا الی سیدکم اور مفاتیح
قاضی بیضا مین لکھا ہی للتعظیمہ مراد ہی اور شفا قاضی عیاض مین لکھا ہی عن ابی
اولادی ولم تقم قیاما فابتلاہ اللہ تعالی ببلاء لا دواء لہ اور فتاوی عالمگیری
مین لکھا ہی کہ آپ کی روضہ مبارک کی سامنی کہڑا ہو جیسا کہ حالت نماز مین کہڑا
ہوتا ہی و عبارتہ فلیتوجہ الی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقف عند رأسہ
الی قولہ ولا یضع یدہ الی جدار التربۃ فہو اہیب واعظم للحرمۃ ویقف
کما یقف فی الصلوۃ ویمثل صورتہ الکریمۃ البہیۃ کانہ نائم فی لحدہ عالم
بہ یسمع کلامہ کذا فی الاختیار شرح المختار انتہی اور جذب القلوب مین صورت
اور طرح بہی کہڑی ہونی کی لکہی ہی وہ یہہ ہی در وقت سلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وقوف در آنجناب باعظمت دست راست بر دست چپ بنہند چنانکہ در
حالت نماز کنند الخ اور فواید الدرایہ شرح ہدایہ مین لکھا ہی یجوز الخدمۃ
لغیر اللہ تعالی بالقیام واخذ الیدین والانحناء ولا یجوز السجود بالاجماع
انتہی اور اگر مانعین اس صورت خاص یعنی وقت قراۃ مولد مین منع کرتی ہین قیام
وہ بہی غلط ہی زیادہ برین نہین کہ بدعت کہین گی استدلال اوپر ضلالت کی
کرین گی اور یہہ دلیل اونکی قائم نہین ہو سکتی کیونکہ مراد کل بدعۃ سی یہہ نہین کہ
ہر بدعت حسنہ یا سیئہ گمراہی ہی بلکہ بعض بدعت حسنہ کا کرنا واجب ہی چنانچہ
افضل المحدثین ملا علی قاری نی مرقاۃ شرح مشکوۃ تفسیر کل بدعۃ ضلالۃ مین لکھا
ہی کل بدعۃ بالرفع وقیل بالنصب ضلالۃ قال فی الازہار ای بدعۃ سیئۃ

ضلالة لقوله صلى الله عليه وسلم من سن في الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من
عمل بها وجمع ابو بكر وعمر القرآن وجدد في عهد عثمان رضي الله عنهم قال النووي تحت الحديث
كل شيء عمل على غير مثال سابق وفي الشرع ما لم يكن في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقوله كل بدعة ضلالة عام مخصوص قال الشيخ عز الدين بن عبد السلام في آخر كتاب
القواعد البدعة اما واجبة كتعلم النحو لفهم كلام الله ورسوله صلى الله عليه وسلم
وكتدوين اصول الفقه والكلام في الجرح والتعديل واما محرمة كمذهب الجبرية
والقدرية والمجسمة والرد على هؤلاء من البدع الواجبة لان حفظ الشريعة من هذه
البدع فرض كفاية واما مندوبة كاحداث الربط والمدارس وكل احسان
لم يعهد في العهد الاول وكالتراويح اي بالجماعة العامة والكلام في دقائق
الصوفية واما مكروهة كزخرفة المساجد وتزويق المصاحف يعني عند الشافعي
واما عند الحنفية فمباح واما مباحة كالمصافحة عقيب الصبح والعصر اي عند
الشافعية رحمه الله والا فعند الحنفية مكروه والتوسع في لذيذ الماكل والمشارب
والمساكن وتوسيع الاطعام وقد اختلف في كراهة بعض ذلك كما قدمنا
قال الشافعي ما احدث مما يخالف الكتاب او السنة او الاجماع فهو ضلالة وما
احدث من الخير لا يخالف شيئا من ذلك فليس بمذموم وقال عمر رضي الله
عنه في قيام رمضان نعمت البدعة هذه هذا آخر كلام الشيخ في تهذيب
الاسماء والصفات وروي عن ابن مسعود رضي الله عنه ما رآه المسلمون
حسنا فهو عند الله حسن وفي حديث مرفوع لا تجتمع امتي على الضلالة
رواه مسلم وكذا احمد والنسائي وابن ماجة انتهى اور جاننا چاہیے کہ بدعت سیئہ
نہیں ہو سکتی مگر بقیام دلیل قبیح اور قیام سے بہر گونہ استحسان ہے قباحت نہیں چنانچہ ہدایۃ
المرید شرح جوہر التوحید میں لکھا ہے ومن الجهلة من يجعل كل امر لم يكن في زمن الصحابة
بدعة مذمومة وان لم يقم دليل على قبحه تمسكا بقوله صلى الله عليه وسلم
اياكم ومحدثات الامور ولا يعلمون المراد بذلك ان يجعل في الدين ما هو

لیس فیہ انتہی اور جو کوئی قباحت مشابہ بت پرستان نکالی یہہ وجہ اوسکی مردود ہے بقبول
فحول کرام نہوگی کہا فی الدر المختار اور اسی کتاب ہدایت المزید مین لکہا ہی اما ما احدث
فما لہ اصل فی الشرع اما بحمل النظیر او بغیر ذلک فانہ حسن اذ ھو سنۃ الخلفاء
الراشدین والائمۃ المھتدین ومن ثم قال عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعۃ
ھذہ ولیس ذلک مذموما بلفظ محدث او بدعۃ الخ اور جو بدعت کہ نہ مخالف ہو کتاب
اور سنت اور اجماع او اثر کی وہ بدعت محمودۃ ہی چنانچہ امام محی الدین نووی نی فتح مبین
شرح اربعین مین کی لکہا ہی قال الشافعی ما احدث وخالف کتابا او سنۃ او
اجماعا او اثرا فھو البدعۃ الضلالۃ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا
من ذلک فھو البدعۃ المحمودۃ والحاصل ان البدعۃ الحسنۃ متفق علی
ندبھا وھی ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعلہ محذور شرعی ومنھا ما ھو
فرض کفایۃ کتصنیف العلوم ونحوہ الخ پس جب ثابت ہوا کہ ہر بدعت ضلالت
نہین بلکہ بعضی محمودہ اور واجبہ ہی تو سند وجیب قیام مین وقت ذکر ولادت مولد کی کیا خلل ہوا
باوصفیکہ اجماع امت ہی اور عامہ مسلمین کہڑی ہوتی ہین خاصہ اہل حرمین کہ جمیع اصاغر
واکابر ان دونون شہرون متبرکہ کی کہڑی ہوتی ہین اور دلیل اسکی رسالہ حسن و میاطی
عبد اللہ سراج مدرس مسجد الحرام کہ اثبات قیام مین لکہا ہی اور فتوی علماء حنفیہ وشافعیہ
اور مالکیہ اور حنابلہ کا کہ سب نی اجماع نقل کیا ہی اور رسالہ عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر
مصنف سید محمد برزنجی مصنف اشاعہ لاشتراط الساعہ کا اسپر دلیل واضح ہی کہ ان سب
کی قیام کالشمس فی الضحی ثابت ہی و عبارۃ البرزنجی ھذا قد استحسن القیام عند ذکر
مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ ورویۃ فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم
غایۃ مرامہ ومرماہ انتہی ولولا خشیۃ التطویل لاثبت ما فی جمیع الاقاویل الاول
مستند الجلیل کاف عند العقیل اب اگر یہہ روایات حرمین نزدیک مانعین کی دلیل
اور حجت شافی استحسان کی نہوگی باہم رواج حرمین کا بخوبی اسکو ثابت کریگا اور جب

اجماع اہل مدینہ کا ہو وہ سنت ہی کا ذکر کی الحافظ محمد بن طاہر المقدسی [illegible]
عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ انہ قال اذا رأیت اہل المدینۃ اجمعوا علی شیء فاعلم انہ
السنۃ اور مدارک میں بعض علماء کا کہا ہی وقیل اجماع اہل المدینۃ [illegible]
والطرف المحمودۃ اور ہر گاہ کہ توارث عامہ مسلمین حجت قطعیہ ہی تو توارث [illegible]
حجت ہو گا کما فی الہدایۃ فی الاذان مثل الوقت یجوز [illegible]
لتوارث اہل الحرمین انتہی اور ویسا ہی کہا ہی اجماع اور توارث عامہ مسلمین کو [illegible]
ابو اللیث نے بستان میں اور ملا احمد جیون امیٹھوی نے کتاب [illegible]
منار میں لکھا ہی عبارۃ البستان فی کتاب کتابۃ تعلیم الامۃ [illegible] کتابۃ التعلیم وقد قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن وقال علیہ الصلوۃ والسلام لا
یجتمع امتی علی الضلالۃ ولا ہو توارث فصار مسلکا سبیل المسلمین وسبیل
المسلمین حق بدلیل الخبر انتہی والمرفیہ فلو شارط لتعلیم القرآن [illegible]
لا باس بہ لان المسلمین توارثوا ذلک انتہی وعبارۃ نور الانوار ہکذا وکذا
قولہ تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر
سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا جعل مخالفۃ
المؤمنین مثل مخالفۃ الرسول فیکون اجماعہم حجۃ قطعیۃ انتہی پس [illegible]
بہی اجماع وتوارث مسلمین ثابت ہی چنانچہ حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی [illegible]
بہی لکہا ہی کہ حلقی اہل روم وشام اور بغداد اور مصر اور حرمین شریفین ہہتی اور [illegible]
بہی سب جگہہ کی آدمی ہند عجم اور عرب اور بخارا اور حلب اور یمن وغیرہ کی اوہتی
ہین شاہد ما نعین قیام کہین ہون تو شاذ ونادر ہین ہزار مین ایک بلکہ لکہہ مین ایک
فہل یحاذی القلیلین بالکثرۃ الجلیل بالحقیر ویغلب القواعد علی الجم الغفیر فتبصر بالقلب الیقظان
والعین البصیر ولا تکن ضالا کالضریر وفرق بین الکرباس والحریر اور جبکہ کسی کتاب
میں لغت نہ نکلی تو موافق قاعدہ اصول کی ہماری لئی یہی جائز ہوا لان الاصل
فی الاشیاء الاباحۃ اور یہہ قاعدہ اصول نور الانوار اور ہدایہ وتفسیر احمدی اور

شرح وقایہ اور اشباہ ونظائر وغیرہ سے بخوبی ثابت وعیان ہے لایحتاج بالبیان و
لایفتقر الی البرہان اِعلَمُوا یَا مَعَاشِرَ الخُلَّانِ یہہ حجج ساطعہ اور براہین قاطعہ استحباب
کی تو اوس وقت مین تہی کہ موافق زعم مانعین کی یہہ بدعت اور بالاصل لہٗ فی الشرع تہا
اب اثبات تحقیقی سنا چاہیے یہہ تو ثابت ہی کہ قیام امور تعظیمیہ سے ہی کما مر فی اول الرسالہ
اور تعظیم اور تکریم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ واجب اور فرض ہے کہ آیہ تعزروہ
وتوقروہ اسپر بصدای بلند ناطق ہی اور کس طرح تعظیم حضرت نبی کی نص سے ثابت
نہو کہ جس نبی کی آگی چلا کی بولنی سے بحکم ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون نازل ہوا ہی
کما صرح فی القادری وتفسیر الرحمہ واللب الاحمہ بہ وانما نہوا عن جہر مخصوص اعنی الجہر
المنعوت بمماثلتہ ما قد اعتادوہ منہ فیما بینہم وہو الخلو من مراعاۃ الادب اور اس تفسیر مین
اسی جگہہ ہی قالوا من ترک الآداب رد عن الباب انتہی دیکہو اوسکی بیعت کرو اور
جسکی ہاتہہ کو اللہ اپنا ہاتہہ اور اپنی بیعت فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ
اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ قال الشیخ احمد فی تفسیر آیات الاحکام یُرِیْدُ اَنَّ یَدَ رَسُوْلِ النَّبِیِّ
تَعْلُوْ اَیْدِیَ الْمُبَایِعِیْنَ ہی یَدُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مُنَزَّہٌ عَنِ الْجَوَارِحِ وَعَنْ صِفَاتِ الْاَجْسَامِ
وَاِنَّمَا الْمَعْنٰی تَقْرِیْرُ اَنَّ عَقْدَ الْمِیْثَاقِ مَعَ الرَّسُوْلِ کَعَقْدِہٖ مَعَ اللّٰہِ مِنْ غَیْرِ تَفَاوُتٍ
بَیْنَہُمَا لِقَوْلِہٖ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَفِی الْمَعَالِمِ اِنَّ الصَّحَابَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُمْ وَقْتَ الْمُبَایِعَۃِ اَخَذَ وَاَیْدَ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَدُہٗ کَانَتْ
فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ انتہی اور افراد تعظیم کی بہت ہین جو فرد کہ زیادہ تر داخل ہو ادب واجلال
مین کرنا اوسکا بہتر ہی گویا تعمیل بامر تعزروہ وتوقروہ ہی کما صرح فی العالمگیریہ بافعلہ
بعض الناس من النزول بقرب المدینۃ والمشی الی ان یدخل حسن وکل ما کان ادخل
فی الادب والاجلال کان حسنا کذا فی فتح القدیر انتہی اور یہان تک تعظیم کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی جائز رکہا ہی بلکہ سجود اور تمریغ الوجہ بالتراب کو بشرط
عدم حضوری وغلبہ ذوق مستحسن رکہا ہی کما قال عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین مولانا
شیخ عبد الحق المحقق الدہلوی رحمہ اللہ الغفار العلی فی کتابہ المسمی بجذب القلوب

ای برادر حبیب من از آنکه محبت با مسمی گر نبود همه نوع شناخت گردد چنانکه صحیح شریف
دانسته که محبت رسالت حضرت جل جلاله و عم نواله باشد و اطاعت و ادب
آداب دین و قائم و قبول و شرف نیز به آنکه در اطاعت و ادب
عالی چگونه نسبت تقصیر کرده و بعد از تمام نوافل اشتغال ورزی مگر شرح
مدح و مکان بود و خاطر و باطن از خضوع و خشوع و
و غیر آن که از سجود و فروغ و جهت اسلام تقبیل شباک شریف اشتغال
شرح رخصت کرده اند و نظر ظاهر بیان از قبیل ادب تعظیم باشد
دانند که حقیقت در جانب اتباع و امتثال آنحضرت است و هر چند از این باب است
با این است و اگر از غلبه استیلای شوق چیزی سر زند و اگر ذوق حضور حاصل
باشد بهتر و بعضی از علما از این سخن است و لیکن مفتی به مختار آنست که گفته شد کذا
فی جذب القلوب فکیف لا یثبت القیام اور محبت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی مثل
محبت خدا کی ہر ایک پر واجب اور فرض ہی اور محب کو تعظیم محبوب کی لازم اور محبت
کا تقاضا یہی ہی ادب ہو سو یہی خدا و رب محبوب کو تو [illegible]
ملک و دربان محبوب کی ہی تعظیم محترم اور واجب ہی شعر [illegible] حب الرسول و الآل
والناس فیما یعشقون مذاہب اور ایسی مقدمہ میں قیس بنی عامر نی کہا ہی رأی
المجنون فی الصحراء کلبا فمد الیه بالاحسان یدا فلاموه علی ما کان منه وقالوا لم
تحسن الکلب نیلا فقال دعوا الملامة ان عینی رأته مرة فی باب لیلی اور ایسا ہی
لکھا شیخ رحمة الله علیه نی جذب القلوب من بیان ادب و تعظیم اہل مدینہ میں لکھا ہی کہ اگر
فسق و فجور و بدعت اور سائر اقسام معصیت میں منسوب و مطعون ہو ہی لیکن ہمسایگی
ادب و تعظیم کو ہاتھ سے نہ دی کہ شرف جوار حضرت کافی ہی اور وہ شرف کسی
بدعت و گناہ سی نہیں جاتا اور حسن خاتمہ اور مغفرت سی نہیں محروم رکھتا یہان پر شیخ
رح نی یہ شعر ترقیم فرمایا ہی **شعر** یا ساکنی اکناف طیبة کلکم الی القلب من اجل
الحبیب حبیب پس جسکو محبت کا یہ حال ہو امیدوار [illegible] اور [illegible] محبت کری

اور تعظیم نکری لزوم کو بی لازم کو چھوڑدی فظهر کالبدر فی الدجی فمن امتنع القیام لم یقوم ادعاء المحبۃ والایمان لیس له محبۃ بل محض ادعاء بلا دلیل فاقرع الاسماع انها قرع بالاسماع
بیان وجہ اخری اجل من الاولی قاعدہ کلیہ ہی کہ وقت ذکر کی تصور مذکور الیہ کا ہوتا ہی
اسیواسطی کہتی ہین من احب شیئا فاکثر ذکرہ و دلیل اسکی حکایت معاویہ و ضرار ہی کہ جب
انی ضرار سی صفت علی علیا کرم اللہ وجہہ کی تعریف کی ضرار نی اور کہا ایسی ایسی تہی اور تعریف
کرتی تہی و بیانی فکانی الان اسمع صوتہ یقول یا دنیا یا دنیا الغشفت الی ام لشوقت الی
انی طلقتک ثلثا لا رجعۃ لک یہہ لفظ فکانی اسمع صاف تصور پر دلالت کرتا ہی تو وقت
ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واجب ہوا کہڑا ہونا جب تک ذکر رہی کیونکہ تصور ممدوح کا
ضرور ہوکا مگر چونکہ لا حرج فی الدین ہماری یہان ہی بخلاف یہہ نصاری کی صاحب
الاسلام حسام الدین رہ نی حاشیہ شرح وقایہ مین لکہا ہی ان مولہ الیسر والتیسیر اصل
معتبر فی الشرع ولا حرج فی دیننا وہذا القول افتی الصدر الشہید کذا فی المحیط وفی الفتاوی
السراجیۃ وعلیہ الفتوی انتہی اسیواسطی آخر تک نہین کہڑی ہتی کہ بعض اسمین ضعیف اور
بعض سقیم ہوتی ہین اور چونکہ یہہ وقت تولد خاص ہی گویا کہ بعالم تصور اسوقت شہود
باجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہی لازم بلکہ فرض ہی اوٹہنا اور ما سوای ان وجوہ
مذکورہ بالا کی برسبیل فرض و تسلیم اگر کوئی بہی وجہ اوٹہنی کی نہین ہی تو ایک تسکین قلب
کتنی بڑی وجہ ہی کہ کلام الٰہی سی ثابت ہی رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن
قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور قواعد فقہیہ سی بہی ممنوع نہین ہی چنانچہ عالمگیریہ مین ہے
وفی البدایع ناقلا من الفتاوی ولو وقعت شاۃ و خرجت حیۃ ینزح عشر ولو للتسکین
القلب لا للتطهیر حتی لو لم ینزح و یتوضأ جاز کذا فی فتاوی قاضیخان فاقول علموا انی
ای زمان من الازمنۃ والقرون الثلثۃ عمل علی ہذہ الصورۃ یعنی کونسی مکان لنا ڈولو نکالا و اسکی
تسکین قلب کی باوصف طہارت ما اور اشتداد احتیاط کی بیچ ضایع کرنی پانی کی کمانی
جائز رکہا ہی وانما جوزوا لتسکین القلب کہین کے ہم اسیطرح قلب متعطشان زلال محبت
حضرت کو تسکین ... اگر کوئی اسے کہڑا ہو فقہ یافتہ

پس اب کہ قیام بخوبی ثابت ہوا حکم تارک قیام کا سنا چاہیے جو کوئی کہ باوجود علم و قدرت
ذہن کی اور وجود طاقت اور علم جواز قیام اور سمجھنے اس بات کی کہ یہ قیام
تعظیماً و تکریماً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شاہی ہی کا تو وہ اہانت کرنیوالا
اور جو اہانت و استخفاف کریگا وہ کافر ہی جیسا کہ چلپی نے حاشیہ شرح وقایہ
میں لکھا ہے قد اجمعت الامة علی ان الاستخفاف لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم و بای نبی
کان من الانبیاء کفر سواء فعله فاعل ذلک استحلالاً ام فعله معتقدا لحرمته لیس بین العلماء
خلاف فی ذلک والذین نقلوا الاجماع فیه فی تفاصیله اکثر من ان یحصوا انتهی امام محمد بن
وغیره وقال صاحب الشفاء ان جمیع ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحق به نقصا فی نفسه
او نسبه او دینه او خصلة من خصاله او عرض به او شبهه بشئ علی طریق السب له والازراء علیه او التصغیر
لشانه او البغض منه او العیب له ولمتنی مضرة له او نسب الیه ما لا یلیق بمنصبه العالی علی طریق
الذم او العیب فی جهته العزیزة او سخف من الکلام او غیره بشئ مما جری من البلاء والمحنة
علیه او استحقره ببعض العوارض البشریة الجائزة علیه والمعهودة الیه فهو ساب له والحکم ان
یقتل ولا یقبل توبته وهذا کله اجماع من العلماء وائمة الفتوی من لدن الصحابة الی هلم جرا
وممن قال ذلک مالک بن انس واللیث واحمد واسحق وهو مذهب الشافعی مقتضی قول ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنه وبمثله قال ابو حنیفة واصحابه والثوری واهل الکوفة والاوزاعی
انتهی قد استراح السنة الاقلام من تحریر الرسالة الملقب بهدی الانام فی اثبات القیام
لدی قرءة مولد اکرم الکرام علیه الصلوة والسلام فالمامول من فحول الکرام والمرجو من
العلماء الاعلام ان ینظروه بعین العنایة وان یجدوه صحیحا فزینوه من شموس الاختتام
وان تبصروه غلطا فصلحوه و یصححوه من اقلام الکرام ویختموه علی هذا المقام ولا ینظروا
الی من قال و بصروا الی ما قال فانی عبد ضعیف الحال قلیل البال و انا العبد المذنب سید احمد
ولد آل احمد المعروف بکرامت علی الرضوی البریلوی مسکنا والبداونی موطنا ولکن
آخر ما اردنا تحریره فالحمد لله رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا احمد وعلی آل احمد وصحب
محمد القائمین علی امر اللہ العلی والسالمین عن الشرک والمعاصی وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

مفتی مولوی محمد ... عمدة العلماء شرع متین | محمد ... درشہر علم | کرم نبی | والسید ... | محمد رضا علی خان

طالب المولیٰ مرکز | غلام حسین | محمد عبد الواحد | ... | عبید الصمد ... محمد رفیع اللہ

الدلائل المکتوبہ والروایات المرقومہ صحیحة | فخر العلماء محمد عبد الحق خان | ان الاسیر ...

محمد عبد العلی | علی حسین | سید یعقوب علی رضوی

شخصیکہ اہانت استخفاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیا علیہم الصلوٰة والسلام کند کافر است | محمد لطف اللہ

نور النبی | محمد عبد اللہ | علی الدین

استفتاء دیگر سوال

ان دیار مین رواج ہی کہ محفل میلاد شریف مین وقت ذکر ولادت باسعادت حاضرین مجلس مقدس کہڑی ہوجاتی ہین آیا یہ امر عند الشرع جائز ہی یا نہین جواب سید جعفر برزنجی نی رسالہ مولود شریف مین استحسان قیام وقت ذکر مولد سید انام ائمہ سی نقل فرمایا پس جسکا ثبوت اماموں سی ہوا اوسکی جواز مین کیا شک کیونکہ حق ہونا قیاس کا مولوی اسمعیل نی احکام الصریح فی بیان الموتی والضریح مین آیت قرانی سی ثابت کیا مع ہذا کل ما ادی الی تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو جائز متفق علیہ فقہای عظام اور علماء عالی مقام بلکہ باجماع تمامی امت حاصل ہے ہی کما فی ہذہ القاعدة اشار الیہ صرح فی العالمگیریہ فی باب زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن اراد الاطلاع علیہ فلینظر سوال بیچ زمانہ صحابہ اور تابعین کی رواج نہ تہا کہ وقت ذکر تولد شریف کی کہڑی ہون پس کہڑا ہونا بدعت ہوا جواب صحابہ اور تابعین کو تعظیم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت منظور تہی اور کہڑا ہونا قسم تعظیم سی ہی پس بدعت نہ ہوا اور تفصیل اور تحقیق اسکی طریقہ محمدیہ مین کہ کتاب مقبول طرفین ہی موجود او حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نی تحفہ کی باب دہم مین تشریح اس بات کی کہ جو امر خدا اور رسول نی منع نہ کیا ہو وہ بدعت نہین ہکذا استفاد من کلامہ فی رد مطاعن عثمان

عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ پوشیدہ نہیں کہ لفظ صاحب نام اوسبحانہ صحابہ سے ہو ناہیں
کسی علماء مشہورین سے منقول نہیں ہے باینہمہ تقویۃ الایمان میں جابجا لفظ اللہ صاحب
کا موجود لیکن چونکہ لفظ صاحب باعتبار عرف اس دیار کی دلالت برائی اور تعظیم کرتا
ہے کسی اہل علم نے انکار نکیا علی ہذا القیاس کہتا ہو یا دلالت اور تعظیم رسول کریم علیہ
التحیۃ والتسلیم کی کرتا ہے او نہیں وجہ امتناع کی کیا ہے بلکہ لفظ صاحب میں جا بجی گفتگو کی ہو
لفظ صاحب بمعنی معاشر اور ہم صحبت نزدیک اہل لغت کی مقرر اور اسماء توقیفیہ نزدیک
اہل کلام کی مجمع علیہ اور متفق علیہ کما ہو الظاہر پس لفظ صاحب کو تقویۃ الایمان میں جائز جاننا
اور قیام ذکر ولادت شریف کو منع جاننا ویسا ہی مثل ہے کہ فر من المطر ووقف تحت المیزاب
جیسی کہ زلال [illegible] فیض سے ایک قطرہ بہی نوش کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اسم
صاحب کہنا بہی جائز ہے اور قیام وقت ذکر ولادت خیر الانام بہی جائز اور درست ہے
بنیم ما قیل کل اناء یترشح بما فیہ اور جو دلیل کہ مانعین واسطی جواز لفظ اللہ صاحب کی
لاوینگی وہی دلیل بعینہ جواز تعظیم کی ہو جاویگی ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین اگرچہ ثبوت
لفظ صاحب کا حدیث شریف سے ممکن لیکن تمنا ہے کہ مانعین ہیچ جواب ان سطور کی جواب
اوس حدیث کو استدلال میں لاوین تا او سدم سب کلیات ونکی اسی استدلال سے بعونہ تعالی
باطل کی جاوین کیف احمد ربی وکیف لا احمدہ وکیف اشکر ربی وکیف لا اشکرہ کہ مدعا ہمارا
بالعین مذکورین کی بہی پیشوا کی تحریر اور تقریر سے نزدیک ہر منصف کی خوب واضح ہوا
کیونکہ بڑی طمطراق کی یہہ ہی دلیل تہی کہ زمان صحابہ اور تابعین میں رواج اس امر کا
نہتا پس اللہ صاحب کہنا صحابہ اور تابعین سے کیونکر ثابت کرینگی ہان اگر تقویۃ الایمان
سے بہی منحرف ہو جاوین اور اللہ صاحب کہنا بدعت ٹہرا لین تا ہم مقصود ہمارا حاصل
ہے شعر شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد
البتہ اگر شریعت کا نام معاذ اللہ منہ بہائی دل چاہی کہیں تو یہہ بات نرالی ہے سوال
اگرچہ کسی کتاب سے صاف صریح ثابت نہیں کہ صحابہ کرام کی حضور میں ذکر سید الانس
سرور دو جہان آیا ہو اور وہ واسطے تعظیم کی نہ کہڑے ہوں مگر کہڑا ہونا تمنی صحابہ

کی فضیلت ثابت نکیا اس سبب سی یہہ شبہہ ہماری دل سی اچھی طرح دفع نہین ہوتا ہی جواب
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد
یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بیوت ازواجہ یعنی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہ بیٹھتی تہی ساتہہ ہماری مسجد مین کہ باتین فرماتی تہی ہمسی پس جب کہڑی ہوتی
تہی تو ہم بہی کہڑی ہوتی یہان تک کہڑی رہتی کہ دیکہہ لیتی حضرت کو کہ دولتخانہ
فیض آستانہ مین بعض ازواج کی داخل ہوی اور جو آداب و تعظیم کہ صحابہ کرام اور
تابعین فوق الاحترام سی ہوسکی دوسری سی ممکن نہین اور اگر کسی کتاب معتبر سی صاف
وصریح یہہ ثابت بہی ہوجاوی کہ صحابہ بوقت ذکر ولادت کی قیام نہین کیا کرتی تہی
تاہم ہمکو قیام کرنا چاہئی دو سبب سی اول عدم ثبوت منع دوسری یہہ کہ جب دل مالامال محبت
سی ہو تو آداب اور تعظیم ظاہری کی چندان حاجت نہین جیسی میر سید شریف شرح مشکوۃ
شریف مین فرمایا ہی فان الاداب الظاہرۃ عنوان الآداب الباطنۃ فاذا صفت القلوب
بالمحبۃ استغنی عن تکلف اظہارہا فیہا ترجمہ اوسکا یہہ کہ آداب ظاہری عنوان آداب باطنی
ہی پس جبکہ دل صاف ہوی بسبب محبت کے بالمحبت ہو مستغنی اور بی نیاز ہو تکلف اظہار دلی سی زیادہ
اس سی کیا ہوگا کہ صراط المستقیم سی کہ تصنیف مولوی اسمعیل کی ہی یہہ مضمون اور مطلب
خوب ثابت ہی کہ نماز مین سوای خدا کی اور خیال نہ لانا چاہئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کہ نماز مین تصور درستی لشکر کا کیا کرتی تہی حضرت عمر کو اپنی اوپر قیاس کرنا نہ چاہئی حکایت
کار پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر سوال واقع مین کہڑا ہونا
قسم عبادت سی نہین مگر تمکو چاہئی کہ جسوقت حضرت کا نام پاک آیا کری اوسوقت
برابر کہڑی ہوجایا کرو جواب حکم شریعت ہی کہ وقت دیکہنی جنازہ کی بجہت تعظیم
ملائکہ کی کہ ہمراہ جنازہ ہوا کرتی ہین کہڑا ہوجانا چاہئی خواہ جنازہ مسلم کا ہو یا کافر کا اور یہہ
بہی ثابت ہی کہ ہروقت اوسکی ساتہہ حفظہ اور کراما کاتبین رہتی ہین اور شرح حصن حصین
مین ہی کہ مرغ وقت دیکہنی فرشتی کی آواز کرتا ہی اور وقت فجر اور عصر کی ملائکہ مطہر
کتابت اعمال کی آیا کرتی ہین قال اللہ تعالی ان قرآن الفجر کان مشہودا پس اگر کسی شخص پر جنازہ کہ

جنازه گذری اور وهاں سبب تعظیم ملائک وهول مرگ کی کهڑا هو تو بلاشک اجر پاوی گا
اگر کوئی اوس سی کهنی لگی که تو هر وقت کهڑا رها کر کیونکه فرشتی تیری ساته رهتی هین
اور وقت فجر اور عصر کی بهی کهڑا هو جایا کر اور وقت آواز خروس کی بهی قیام کر
تیرا قیام واسطی جنازه کی ممنوع هی تو یهه کهنا اس شخص کا غلط اجماعا
هی اسیطرح یهه قیام سبب اسکی که وقت ذکر نام پاک آنحضرت صلعم یهه شخص
نهین هوتا ممنوع نهین هو سکتا هی سوال بعضی لوگ اس زمانه مین
یهه کهتی هین که یهه کهڑا هونا مشابهت ساته مشرکین هند کی رکهتا هی جواب مولوی
اسمعیل نی نور العینین مین بدلائل قطعیه ثابت کیا که مشابهت اوس صورت
منع هوگی که نیت مشابهت کی هو اس لئی رفع یدین کو با وجود مشابهت روافض
جائز لکها هو شابه فیه پس معلوم نهین که لعین نی پهچان لی نیت هر شخص کا
علام الغیوب هی کهان سی حاصل کیا سوال رواج حرمین شریفین کو بهی اعتبار
هی یا نهین جواب جس چیز کی ممانعت شریعت مین نهین اوسمین هر شهر کی رواج
کو اعتبار هی بلکه بعضی کتب معتبره سی ثابت هی که امور غیر ممنوعه مروجه اهل اسلام کا
کرنا واجب هی اور یهه قول موافق قاعده اصول اور کلام ربانی کی هی ما راه
المسلمون حسنا فهو عند الله حسن وقال الله تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما
تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا
پس جبکه امور غیر ممنوعه مین رواج هر شهر کا معتبر هوا اعتبار رواج حرمین شریفین مین
کیا کلام سوال روٹی کو بوسه دینا زمان فیض نشان مین مروج تها یا نهین اگر مروج
نه تها تو اس زمانی مین بوسه دینی والی ماخوذ اور گنهکار هین یا نهین جواب زمان سرور
دو جهان مین رواج اسکا هرگز نه تها لیکن یهه لوگ جو بوسه دیتی هین گنهکار نهین هوتی بلکه
بعضی علما کی نزدیک ثواب پاتی هین در المختار مین نقل فرمایا تقبیل الخبز جوز الشافعیه
انه بدعة مباحة وقیل حسنة یعنی جو بنا روٹی کا پس لکها شافعیه نی که وه بدعت مباح
هی اور کها گیا که بدعت حسنه هی مقام انصاف هی که یهه تحریر صریح بشعر جواز تقبیل

ضرری پس تعظیم نان خشک کی تو مباح اور بہتر جاننا اور قیام اور تعظیم باعث ایجاد
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ناروا سمجھنا کام بانصین کا ہے ... کا ہی ہو واللہ خیر
حافظا و ہو ارحم الراحمین ۞ آل نبی | محمد رضا علیخان
حافظ شریف حسن | قیام برای اکرام علما و سادات و اہل صلاح و قیام متعلم برای
معلم قیام کسی برای رئیس فاضل و والی عادل مستحب است و غیر مکروه چنانچه حدیث که
که مروی از سعید خدری است دال بر استحبال است که در آن امر رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم برای انصار بحق سعد است که قوموا الی سیدکم و ہمچنین قیام طلحه برای
کعب بن مالک بود و امام نووی قیام قادم یعنی پیش شونده که از اہل فضل باشد مستحب
دانسته و مکروه نداشته چنانکه توہم بعض است و آنچه که در حدیث انس است و کانوا
اذا راوه لم یقوموا لما یعلمون من کراہته لذلک و ترمذی آن را روایت کرده است پس
محمول است بر اینکه صحابه کرام بسبب اتحاد و رسوخ محبت و خلوص طویت بخدمت
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رفع تکلف ظاہری کردند و علاوه برین اکرام ہر دیار
و ہر قوم در ازمنه مختلف میشود جائی که اینچنین رسم در آن دیار مروج نبوده و رسم ملک
ہند برای مقتدا و مکرم بالاکرام از قیام مروج و اکرام اشخاص موصوفین از قیام
و غیره بچند کتب حدیث و شروح ثابت وَقَالَ النَّوَوِيُّ اَلْقِيَامُ لِلْقَادِمِ مِنْ اَهْلِ
الْفَضْلِ مُسْتَحَبٌّ وَلَيْسَ بِمَنْهِيٍّ كَمَا تُوُهِّمَ وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ اَلْقِيَامُ الْمَنْهِيُّ هُوَ اَنْ يَقُوْمُوْا
عَلَيْهِ جَالِسًا طُوْلَ جُلُوْسِهِ وَقَالَ الْغَزَالِيُّ الْمَنْهِيُّ الْقِيَامُ لِلتَّعْظِيْمِ لَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاِكْرَامِ
سید حاشیه مشکوة قوله فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قِيْلَ هٰذَا الْوَعِيْدُ لِمَنْ سَلَكَ
فِيْ طَرِيْقِ التَّكَبُّرِ لِقَرِيْنَةِ السُّرُوْرِ لِلتَّمَثُّلِ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَطْلُبْ ذٰلِكَ وَقَامُوْا مِنْ
تِلْقَاءِ اَنْفُسِهِمْ طَلَبًا لِلثَّوَابِ اَوْ لِاِرَادَةِ التَّوَاضُعِ فَلَا بَاْسَ بِهِ وَقَدْ رَوَى
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْخَطَّابِيِّ فِيْ مَعْنَى الْحَدِيْثِ هُوَ اَنْ يَاْمُرَهُمْ
بِذٰلِكَ وَيُلْزِمَهُمْ اِيَّاهُ عَلٰى مَذْهَبِ الْكِبْرِ وَالنَّخْوَةِ قَالَ وَفِي الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ
عَلٰى اَنَّ قِيَامَ الْمَرْءِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّئِيْسِ الْفَاضِلِ وَالْوَالِي الْعَادِلِ وَقِيَامَ الْمُتَعَلِّمِ

للعلم مستحب غير مكروه وقال البيهقي هذا القيام على وجه البر والاكرام كما كان
قيام الانصار لسعد وقيام طلحة لكعب بن مالك ولا ينبغي للذي يقام له ان يريد
لو الكرم من صاحبه حتى ان لم يفعل حقد عليه او شكاه او عاتبه ۱۲ مرقاة شرح
مشكوة قوله لما يعلمون من كراهته هذه الكراهة لسبب الاتحاد الموجب لرفع
التكلف والحشمة فان الاداب الظاهرة عنوان الاداب الباطنة فاذا صفت
القلوب بالمحبة استغنى عن تكلف اظهار ما فيها والحاصل ان القيام يختلف
بحسب الازمان والاحوال والاشخاص ۱۲ والما ينبغي لتعظيم للعلم والصلاح
ذكره ابن مالك وقال شارح من علمائنا ايضا واذا كان القيام والتعظيم لله
فحسن انتهى وفيه ان كلا منهما لا يلائم النهي لهم فانهم لا شك انهم لما قاموا
لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولعل الوجه ان يقال هم قاموا
متمثلين فيما هو عن ذلك وعبر عنه بمطلق القيام للمبالغة في المرام والمراد
بالقيام الوقت ۱۲ ملا علی شرح مشکوة هر گاه که اکرام علم وسادات واهل صلاح بالقیام
لتعظیم الله تعالی وبتعظیم رسول الله صلی الله علیه وسلم از بالا ثابت گشت پس قیام بوقت میلاد
آن سرور کائنات وفخر موجودات صلی الله علیه وسلم تعظیما چگونه جائز نبود که آداب ظاهر
عنوان آداب باطنه اند وتعظیم قیام بذاته بدعت نیست زیرا که امر رسول الله صلی الله علیه
وسلم برای انصار در حق سعد بالقیام در حدیث ابی سعید خدری موجود وفعل صحابه
مثل قیام طلحه برای کعب بن مالک هم ثابت گشتی تا هم قیام اکراما وحبا لرسول الله
صلی الله علیه وسلم بدعت سیئه نبودی بلکه بدعت حسنه واین امور اکثر در دین مصطفوی
موجود چنانکه خواندن الفاظ نیت صلوة که سنت علما رست ولی فی هذا المقام سعة
مقال وغایة تحقیق لکن اوجزت لخوف الاطناب والله الموفق فی مغفرة الذنوب
والمعاصی والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم کتبه العاصی الراجی الی
رحمة الله تعالی بجاه رسول الله صلی الله علیه وسلم وحبه لمغفرة الذنوب والمعاصی
کتبه عار العلماء ظهور حسن الرام فوری المصطفی آبادی

شد از ظهور حسن
علم و عمل را شهرت

ہذہ الاحادیث والروایات صحیحۃ
فوصدقتہ صحا لاشک فیہ

سید یعقوب علی رضوی

محمد باسط تاج محمد

نظرت ہذہ العبارۃ والروایات
ہذا صحیح نظام الدین احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یقدر علی بیان ثنائہ اقلام الاوہام ومرام سہام الافہام والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد حبہ فی عرصات القیمۃ اجراو ذخرا للانام وعلی آلہ واصحابہ الذی بی سمار الذی بدر وبطوایف المسلمین صدرا ولا یکتب مدائحہم انامل الاقلام وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد فقد وردت السنۃ بان تفکر ساعۃ فی مدح النبی وتعظیمہ خیر من عبادۃ سنۃ اس فقیر بی بضاعت سید محمد یعقوب علی ابن مولانا سید عثمان علی شہید ابن حضرت مولانا سید محمد عمر رضوی نی اس بیان کو ذخیرہ آخرت سمجھہ کر بیچ خدمت مومنین صادقین کی بیان کیا کہ سنیں آیات اور حدیث جسسے محبت اور عشق ساتھہ نام اللہ اور رسول کی حاصل کرین اور ورطہ ضلالت مین کہ اغوای شیطان ہی نہ پڑین اللہ الموفق وولی التوفیق اور عرض ہیچ مدان بخدمت علماء عالی مقام کی کہ وہ نائب رسول الثقلین ہین وہ ہی کہ اگر فی الحقیقت یہہ آیات اور احادیث اور روایات فقہ اور اصول اور سیر کی صحیح ہوں تو مرین اس رسالہ محمدی فی تعظیم النبی الہاشمی الابطحی کو مہر اور دستخط اپنی سی فرماوین اللہ تعالی اجر اسکا دیویگا کیا فرماتی ہین علماء دین متین کی اس صورت مین کہ وقت پڑہنی ذکر میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کوئی واسطی تعظیم اور توقیر اور سبب فرط محبت اور عشق ذات بابرکات کین کر کی کہڑا ہو جاوی اس امر مین آیا عند اللہ وعند الناس وہ شخص ماجور ہوویگا یا ماخوذ اور جو کوئی اس فعل کو حرام یا یا مکروہ تحریمی یا بدعت سیئہ کہی واسطی اوسکی عند الشرع کیا حکم ہی بینوا توجروا

الجواب یہہ فعل کمال مستحسن اور مستحق ثواب کا ہی کہ جناب سرور کائنات

محبوب الٰہی بہترین تمامی موجودات اور باعث ایجاد مخلوقات کی ہین
ساتھہ آونکی گویا تعظیم اور توقیر اور عشق ساتھہ اسکی ہی اسواسطی کہ جو مراتب انکو اللہ تعالیٰ
نی عطا فرمائی ہین کسیکو مخلوقات سی نہین عنایت ہوی قال اللہ تعالیٰ وَرَفَعْنَا لَکَ
ذِکْرَکَ اور بلند کیا ہمنی واسطی تمہاری ذکر تمہارا یعنی بلند کیا تمکو بیچ نبوت کی اور جمیع
انبیا کی اور شہرت دی تمکو بیچ زمین اور آسمانون کی اور لکھا نام تمہارا اوپر عرش کی
اور جمیع کمالات عنایت فرمائی یہان تک کہ تمہاری تئین ہمراہ خدا جل وعلا کی یادکرتی
ہین مثلاً کہتی ہین اللہ اور رسول دانا تر ہی اور اللہ و رسول نی ایسا فرمایا ہی کہ واجب
الاطاعت ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جبرئیل
سی پوچھا کہ رفع ذکر میرا کسطرح اللہ نی کیا ہی حضرت جبرئیل نی عرض کیا کہ ذکر تمہارا
متصل ذکر اپنی کی کیا ہی اذان اور اقامت اور التحیات اور خطبہ اور کلمہ طیب اور
کلمہ شہادت اور امر اطاعت مین کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول تئین جسکی واقع ہی اور
گناہ مین کہ وَمَنْ یَعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ پس جس جگہ ذکر خدا کا آیا ہی ذکر
رسول کا بہی آیا ہی پس محبت اور تعظیم و تکریم رسول کی بعینہ تعظیم اور تکریم اللہ کی
ہی اور جسنی اس سی منہ پہیرا ابد الآباد کا جہنمی ہوا کذا فی تفسیر الکبیر اور سورہ انا فتحنا
مین اللہ تعالیٰ فرمایا ہی اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا تحقیق بہیجا ہمنی تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم گواہ افعال اور اقوال امت تمہاری کا اور بشارت دینی والا اور ڈرانیوالا
توکہ ایمان لاوی امت تمہاری ساتھہ اللہ اور رسول کی اور تعظیم کرین وہ لوگ
تمہاری اور بزرگ جانین تمکو اور ساتھہ پاکی کی یاد کرین اللہ تعالیٰ کو نماز مین صبح
اور شام یعنی بزرگ جانین اور تعظیم بجالاوین تمہاری کہ تعظیم تمہاری حقیقت مین
تعظیم اللہ کی ہی اور جسقدر کہ طاقت رہی شرائط تعظیم جس نہج سی ہوسکی کما ینبغی
بجالاوی کہ یہہ تعظیم اور توقیر عین ایمان ہی ؎ درحریم سر تعظیمی تو کس را راہ نیست
ور کمال احتشامت ہیچکس آگاہ نیست اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ

تحقیق جنہون نی بیعت کی ہی ساتہہ تمہاری حدیبیہ مین سوا اسکی نہین کہ بیعت کی اونہون نی
ساتہہ خدا کی اور مراد اس سی بیعت الرضوان ہی یعنی بیعت تمہاری بعینہ بیعت میری
ہی چنانچہ دوسری محل مین فرماتا ہی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ہذا فی تفسیر
الحسینی وغیرہ جبکہ اطاعت رسول کی اطاعت اللہ کی ہولی اور تعظیم اور توقیر اور عشق
ساتہہ رسول کی بعینہ عشق اللہ کا ہو پس مانع اور منکر اسکا منکر نص قطعی کا ہو انکو جاہیے
سن اہل الجہلا و مانعین تعظیم حضرت رسالت مآب کی کافر ہین اب جانا چاہیے کہ فضیلت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر جمیع انبیای بنی آدم اور جمیع ملائکہ کی تمامی کتب اہل سنت
اور جماعت سی ثابت اور بسبب اسی شرف کی کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ پیشانی
حضرت آدم علیہ السلام کی روشن اور تابان تہا حکم سجدہ کا جمیع ملائکہ کو صادر ہوا اور جس نی
انکار اس سجدہ سی کیا وہ کافر ہوا جب کہ سجدہ تعظیمی بسبب نور محمدی کی آدم کو درست ہوا
پس قیام وقت ذکر مولد شریف اور تصور ذات بابرکات کی کون مانع ہی اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ
الْکٰفِرِیْنَ اور جب کہا ہمنی واسطی فرشتون کی کہ سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا سب ملائکہ
نی مگر ابلیس نی انکار کیا اور غرور کیا اور کافرین سی ہوا اور جبکہ اللہ تعالی نی نور محمدی
صلب آدم سی ظاہر کرنا چاہا بسبب برکت اس نور کی چار نعمتین حضرت آدم کو عطا
فرمائین اول خلیفہ اپنا کیا دوم علم کثیر عنایت فرمایا سوم ملائکہ کو بیچ مقابلہ علم کی
عاجز کیا چوتہی ملائکہ سی سجدہ کرایا جو ذات بابرکات ایسی ہو کہ اوسکو ملائکہ سجدہ کرین
اوسکی تعظیم کی واسطی وقت ذکر میلاد شریف اور وقت تصور ذات بابرکات کی
قیام کو کون مانع ہی جای تعجب ہی کہ واسطہ یہود اور نصاری اور کافرون
کی تعظیم سر و قد کرین اور واسطی تعظیم رسول اللہ کی مانع آوین عجب اسلام ہی اور
اتفاق ہی علما سنت و جماعت کا کہ یہہ سجدہ سجدۂ عبادت نہین تہا اسواسطی
کہ سجدہ عبادت واسطی غیر اللہ کی کفر ہی اور کہین اللہ جلشانہ نی حکم ساتہہ کفر اور
منہیات کی ارشاد نہین فرمایا ہی پس کسی حکم سجدۂ آدم کا ہوا یہان سی معلوم ہوا

کہ یہہ سجدہ تعظیم تہا نہ سجدہ عبادت اور سجدہ تعظیم درست ہی اور جو مفسر
عبادت کہتی ہین وہ تاویل یون کرتی ہین کہ یہہ سجدہ حقیقت مین واسطی اللہ کی تہا اور
ادم علیہ السلام مثل قبلہ کی تہی کیونکہ سجدہ طرف قبلہ کی کرنا
ہوتا ہی بلکہ سجدہ طرف اللہ ہی کی ہوتا ہی اِعْلَمْ اَنَّ السُّجُوْدَ لِلّٰہِ تعالیٰ وَاٰدَمُ علیہ السلام
کَالْقِبْلَۃِ یہہ مقام کمال بسط سی تفسیر کبیر مین موجود ہی اور تصور ذات بابرکات بلکہ تصور مرشد
سی بہی حضوری حاصل ہوتی ہی اور اس حضوری سی انسان بہت منہیات سی باز
رہتا ہی اور مرشدان نامدار بسبب اس تصور کی فنا فی الشیخ فنا فی الرسول
فنا فی اللہ ہوتی چلی آئی ہین اور قرآن مجید سی بہی ثابت ہی وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ
بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ترجمہ تحقیق قصد کیا اوس عورت نی ساتہہ یوسف ع کی اور یوسف
نی ساتہہ اوس عورت کی اگر ہوتا یہہ کہ دیکہی اوسنی دلیل پروردگار اپنی کی اسیطرح کیا ہمنی
تو کہ پہیر دین اوس سی برائی اور بیحیائی تحقیق وہ بندون ہمارے خالصون سی تہا جبکہ
حضرت یوسف ع کو بسبب فرط محبت باپ کی ہردم تصور باپ کی صورت کا رہتا تہا
اللہ تعالی نی صورت یعقوب علیہ السلام کی دربی اور انگلیون یوسف علیہ السلام
کی دکہلائی کہ کہتی ہین ای یوسف عمل کرتا ہی عمل کمینون کا اور نام تیرا لکہا ہی انبیاؤن
مین اور بعضون نی لکہا ہی کہ صورت حضرت یعقوب علیہ السلام کے پکڑی حضرت جبرئیل
علیہ السلام نی کہ کہتی تہی بہاگ طرف دروازی کی جب دیکہتی تہی یوسف علیہ
السلام باپکی صورت تو باز رہتی تہی شر زلیخا سی جو کوئی تصور صورت صلی اللہ علیہ وسلم
کا کرتا رہیگا کیون نہ باز رہیگا شر شیطان سی ہکذا فی التفسیر الکبیر پس ضرور ہوا اور ہر
مسلمان کی کہ تصور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دلمین اور تعظیم وتکریم کما ینبغی بجالاوے
اور اسی جگہہ سی ہی کہ مرشدین کاملین تصور صورت مرشدون کا ہردم پیش نگاہ
رکہتی ہین اور اس عشق اور محبت مین ذوق پیدا کرتی ہین اور بسبب بیقراری کی
کہڑی ہو جاتی ہین اور وجد کرتی ہین اور جمیع حاضرین مجلس واسطی اونکی تعظیم کی

کہری ہوجاتی ہین اگر کوئی تصور صورت حضرت کا کر کی یا واسطی تعظیم نام انکی یا ان
خیال کہ جمیع حاضرین مجلس درود پرہتی ہین اور جہان درود پڑہا جاتا ہی روح مبارک
وہان حاضر ہوتی ہی تعظیم کی واسطی کہڑا ہو جاوی کیسی یہہ فعل ممنوع ہوگا چنانچہ حجۃ
کتاب آٹہوین سماع اور وجد کی احیاء علوم مین لکہا ہی وَمِنْہَا مُوَافَقَۃُ الْقَوْمِ فِی
الْقِیَامِ اِذَا قَامَ وَاحِدٌ فِی وَجْدٍ صَادِقٍ مِنْ غَیْرِ رِیَاءٍ وَتَکَلُّفٍ اَوْ قَامَ بِاخْتِیَارٍ مِنْ
غَیْرِ اِظْہَارِ وَجْدٍ وَقَامَ لَہُ الْجَمَاعَۃُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْمُوَافَقَۃِ اب کچہہ اس باب مین احادیث
معتبرین سی ہی گزارش کیا جاتا ہی کہ کہڑا ہونا واسطی اکرام علما اور سادات اور اہل صلاح
اور واسطی استاد کی اور واسطی رئیس والی ملک عادل کی مستحب ہی نہ مکروہ
چنانچہ حدیث سعید خدری کی وال ویس حال کی ہی کہ حکم کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نی انصار کو واسطی تعظیم سعد بن معاذ کی کہ ہو والی سید کم اور ایسا ہی قیام طلحہ کا واسطی
کعب بن مالک کی ثابت ہی اور امام بغوی نی کہڑا ہونا واسطی آنیوالی کی جو اہل فضل ہی
مستحب لکہا ہی اور کسینی مکروہ نہین جانا علاوہ برین رواج ہر دیار اور ہر قوم اور ہر زمانی
کا مختلف ہوتا ہی اور معتبر چلا آتا ہی چنانچہ موطا شریف مین ابن شہاب نی ابی اسامہ
سی اور اونہون نی خالد بن ولید سی نقل کیا ہی کہ داخل ہوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ گہر میمونہ کی اور میمونہ واسطی انکی طعام لائین فرمایا آپنی کہ کیا ہی یہہ عرض کیا کہ گوشت
گوہ کا ہی آپنی ہاتہہ مبارک کہینچ لیا عورتین جو بیچ گہر میمونہ کی تہین اونہون نی کہا کہ
حرام ہی یہہ گوشت یا رسول اللہ فرمایا نہین لیکن وہ زمین قوم میری مین نہین ہی اور
روایت دوسری مین آیا ہی نہین ہی دیار قوم میری مین بچہا جانتا ہون اسی خالد نی اوسکو
کہا لیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب عدم رواج قوم کی نکہایا جبکہ رواج ملک اسقدر
نزدیک صلی اللہ علیہ وسلم کی معتبر تہا جو لوگ کہ بسبب رواج ملک کی کہ علما فضلا حنفیہ
کہ اعتقاد اونکا خالص اہل سنت وجماعت کا ہو اور میل طرف افراط اور تفریط کی نکرتی
ہون اور قیام کو مولد شریف مین مستحسن جانتی ہون کیا شک ہی اسواسطی کہ اصل
القیام واسطی تعظیم کی ماموربہ ہی اور جو اصل کہ مطابق اصول شرعیہ کی ہو دی

تحصیل اور اکتساب اوسکا جائز ہی اور وہ منجملہ افراد حدیث نبوی صلعم کی ہی من سن فی الاسلام سنۃ
حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا ہرگاہ تعظیم استاذ اور سادات اور اہل صلاح کی بزیارت قدوم
بالاسی ثابت پس قیام وقت میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علیا کس طور پر
جائز نہو گا اور یہہ فعل جمیع صحابہ سی ثابت ہی کہ واسطی تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی وقت تشریف لانیکی کہڑی ہو جاتی تہی اور وقت تشریف لیجانی کی کہڑی ہوتی
تہی یہان تک کہ آپ حجرہ مین داخل ہوتی تہی اور نظر سی غائب ہو جاتی تہی
اور یہہ مشکوۃ مین موجود ہی اور آداب ظاہریہ عنوان آداب باطنیہ کا ہی لہذا مطابقت
افعال اور اقوال ضرور ہی اور قیام بذاتہ سنت ہی کہ فعل صحابہ ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی سعد بن معاذ کی حکم فرمایا ہی یہہ وجہ مستحق ثواب ہی اور اکثر ایسی
امور بیچ دین مصطفوی کی موجود ہین جیسی پڑہنا الفاظ نیت کا نماز مین کہ سنت
علما ہی اور سنت علما کی بموجب اس حدیث کی واجب العمل ہی ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ
حسن ہکذا فی شرح المشکوۃ ملا علی قاری اور جو لوگ کہ اسکو بدعت سیئہ کہتی ہین وہ
لوگ واقف اصل دین اپنی سی نہین ہین اسواسطی کہ اصل اشیا مین اباحت ہی جب
تلک کوئی دلیل قطعی مانع اوسکی نہووی ہکذا فی البحر الرائق والہدایہ اور غرائب مین
لکہا ہی کہ بدعت پانچ قسم ہی ایک بدعت واجب جیسی پڑہنا علم صرف اور نحو کا واسطی
معرفت کلام اللہ اور احادیث کی دوسری بدعت حرام جیسی پڑہنا علم فلاسفہ کا تیسری بدعت
مندوب جیسی مصافحہ بعد نماز عصر اور فجر چوتہی بدعت مکروہ جیسی مزین کرنا مسجد
کا سونی اور چاندی اور گل بوٹہ سی پانچوین بدعت مباح جیسی فراغ کرنا اور رنگارنگ
طعام واسطی مہمانون کی پکانا اور کل بدعت سیئہ نہین ہو سکتی ہی اسواسطی کہ کل بدعۃ
ضلالۃ عام مخصوص البعض ہی اور قیام لتعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اول سی
یعنی واجب ہی کہ مسوی شرح موطا مین باب مصافحہ مین لکہا ہی عن عبد اللہ الخراسانی
انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصافحوا یذہب الغل وتہادوا تحابوا
یذہب الشحنا قلت علیہ اہل العلم قال النووی ان المصافحۃ مستحبۃ عند

كل لقاء وأما ما اعتاده الناس من المصافحة بعد صلوة الصبح والعصر فلا أصل له
في الشرع على هذا الوجه ولكن لا بأس به لأن أصل المصافحة سنة وكونهم
حافظوا عليها في بعض الأحوال وفرطوا فيها في كثير من الأحوال لا يخرج ذلك
البعض عن كونه من المصافحة التي ورد الشرع بأصلها أقول هكذا ينبغي
أن يقال في المصافحة يوم العيد پس كهڑا ہونا وقت ميلاد شريف كى يا آگى زيارت
رسول صلى الله عليه وسلم كى كمال مستحسن ہى اور عالمگيرى مين لكها ہى كہ آگى زيارت رسول
الله صلى الله عليه وسلم كى ايسا كهڑا ہووى جيسا نماز مين كهڑا ہوتا ہى فيتوجه إلى قبره صلى
الله عليه وسلم فيقف عند رأسه ولا يضع يده إلى جدار التربة فهو أهيب
وأعظم للحرمة ويقف كما يقف في الصلوة ويمثل صورته الكريمة كأنه نائم
في لحده عالم به يسمع كلامه كذا في الاختيار شرح المختار اور اسپر اجماع
علماى حرمين اور بخارا اور علماء ہند وغيره كا ہى انكار اجماع كہ نص قطعى ہى كفر ہى
لا يجتمع امتي على الضلالة اور مخالفت اجماع كى كرنا مصداق من شذ شذ في النار كا ہى
اور سيد محمد برزنجى كہ امام حديث اور سير كى تهى اور تعريف اونكى روضة الاحباب
تصنيف عطاء الله بن فضل الله حسينى مين لكهى ہى كہ وہ معاصر ابن جوزى تهى اور امام
حرمين شريفين تهى اونهون نى كتاب عقد الجوهر في مولد النبي الأزهر مين لكها ہى
وقد استحسن القيام عند ذكر مولده الشريف أئمة ذو رواية ودراية فطوبى
لمن كان قيامه لتعظيمه صلى الله عليه وسلم غاية مرامه ومرماه ودر بهجة الاسرار
باسناد يكه در وى دو واسطه بيش نيست روايت كرده كه روزى حضرت غوث الثقلين
شيخ محى الدين عبد القادر رضي الله عنه بر كرسى بوده وعظ مى فرمود و قريب بده هزار
كس در نا د نه وعظ وى حاضر و شيخ على در زير پاى كرسى شيخ نشسته ناگاه شيخ على
را خوابى برد پس شيخ عبد القادر قوم را فرمود اسكتوا پس همه ساكت شدند تا آنكه جز
انفاس از ايشان شنيده نمى شد پس فرود آمد شيخ از كرسى و بايستاد بادب در پيش
شيخ على مذكور و مى نگريست در روى وى پس بيدار شد شيخ على و گفت شيخ عبد القادر

باری کو دیدی حضرت را در خواب گفت نعم فرمود از خدمت ادب ...
درپیش تو فرمود بچه وصیت کرد ترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفت ...
پس شیخ علی گفت آنچه من در خواب دیدم شیخ عبدالقادر ...
گرده اند که هفت کس از مردان راه درازو زاز عالم ...
نقل من ترجمة المشکوة للشیخ عبدالحق المحدث الدہلوی قدس سرہ بلفظہ ...

مقصود علی | شد از ظهور حسن علم و عدل اشتهر | غلام حسین | حافظ شریف حسن | سید یعقوب علی ... | محمد ...

سید علی حسین | خویدم الطلبہ سید محمود علی

استفتاء دیگر کیا فرماتے ہیں علمای دین ...

شرع متین اس صورت میں کہ لوگ بوقت ذکر ولادت بابرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میلاد شریف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور سند کرتے ہیں اس میں عمل علمای حرمین شریفین کا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ ثابت نہیں ہوا علمای مجتہدین ... سے اور نہ صحابہ و تابعین سے پھر اس صورت اختلاف میں جو حق ہو فرمائیے اجر دیگا ...

جواب اسکا یہہ ہے کہ درمیان ذکر ولادت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑا ہونا مستحب ہے اسواسطے کہ اسپر اجماع علما حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنبلیہ کا ہے اور وہ جو بعض کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ہوا ہے علمای مجتہدین اور صحابہ و تابعین سے یہہ بات انکی دین کی برباد کرنے والی ہے اور بہت غلط ہے اسواسطے کہ بہت مسئلہ میں کہ پیغمبر خدا اور صحابہ اور مجتہدین کے وقت نہیں ہوے ہیں لیکن اب یا واجب ہیں یا مستحب یا مباح جیسا کہ تقلید خاص یعنی حنفی کی کرنی یا شافعی کی کرنی نزدیک علما متاخرین کے واجب ہے حالانکہ حنفی یا شافعی وقت پیغمبر خدا کے نہ تھے نہ ایک امام دوسرے کے وقت میں تھا اور اسی طرح علم فقہ اور اصول کا پڑھنا فرض کفایہ ہے اور اسیطرح علم صرف اور نحو کا پڑھنا واجب ہے حالانکہ کوئی انمیں سے نہیں پڑھتا تھا اور نام لینا بادشاہ وقت کا اور جمع کرنا ہدایہ اور صحیح بخاری کا یا نوکری قرآن پڑھنے کی یا قرآن کا بیچنا اور خاندان قادریہ اور چشتیہ اور دستار و تنبا کھن میں مستحب ہے جیسے کہ شرح وقایہ میں مذکور ہے اور نام اہل سنت

وجماعت کا یہہ ساری امور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی وقت مین نہ تہی بلکہ یہہ تعین
یون ہوئین کہ علمائی مستحب لکہا ہی قیام کو یا واجب یا مکروہ تو اسکا یہہ جواب
ہی کہ علمای فقہا حنفیہ اور شافعیہ اوسکو اچہی کہا کوئین مستحب اور حنبلیہ واجب کہتی ہین
قال العلامۃ المدابغی اذا انتہی المداح لقوم الی ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی بدعۃ
مستحبۃ وایضاً قال العلامۃ ابو زکریا الحنبلی فی مولدہ وان نقص الاشراف عند سماع
قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب ودر مولد امام ہمام قدوۃ انام ابو زید واستحسن العلماء القیام
عند ذکر الولادۃ وقال علماء الحنبلیۃ عند ذکر ولادتہ القیام واجب لما انہ تحضر روحانیتہ
صلی اللہ علیہ وسلم [محمد کریم اللہ] جواب صحیح است وعمل علمای حرمین شریفین بجمیت
وفقہا بکبار عمل اہل حرمین را ور کتابہای خود متمسک می آرند صاحب ہدایہ می نویسد
وعلیہ عمل اہل الحرمین [فقیر احمد سعید احمدی] [درین مجمع در قرید آمدہ] [سید یعقوب علی رضوی] اللہم
ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ [یا حافظا سید محمد] قالوا ان البدعۃ ان تضمن رفع امر ثابت
فی شرع فہی مردودۃ والا فہی منقسمۃ الی الواجب والمندوب والمباح علی حسب
المصالح التی تضمنہا کتدوین العلوم الشرعیۃ وبناء المدارس والربط الی آخرہ ما فی حاشیۃ
شرح المواقف [خادم العلماء محمد علی] استفتای دیگر کیا فرماتی ہین علماء دین
بیچ اس بات کی کہ مجلس ذکر میلاد شریف کی کرنا اور ثواب کسی شی کا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچانا سبب ثواب کا ہی یا نہین اور وقت ذکر تولد جناب سعادت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہڑا ہونا مستحسن ہی یا نہین اور جو کوئی وقت ذکر تولد حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ کہڑا ہو تو واسطی اوسکی کیا ہی بیان کرو تم اجر دیگا تمکو
اللہ تعالی الجواب بقرر محفل اور ذکر میلاد شریف جناب سرور عالم اور فخر بنی
آدم کا کرنا موجب ہزارون سعادت دارین ابدی کا ہی اور بسبب محبت کی صرف
مال کرکی طعام یا شیرینی یا خوشبو وغیرہ کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچانا
بلا ریب اور بلا شک درست ہی اور جو شخص کہ بسبب معتقد ہونی کی ثواب پہونچانی کی
کا اللہ تعالی اوسکو دس حصی سی زیادہ عنایت فرماویگا بموجب آیہ قرآن مجید اور

فرقان حمید کی قولہ تعالیٰ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا
پس واسطی اوسکی ہی دس برابر اوسکی ثواب ہی اللہ صاحب
قولہ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِیْمٌ مثل اون لوگونکی کہ خرچ کرتی ہین مال اپنا بیچ راہ اللہ کی جیسی مثل
کی کہ اوگاوی سات بالین بیچ ہر بالی کی سو دانی اور اللہ دونا کرتا ہی واسطی جسکی
چاہی اور اللہ کشایش والا جاننی والا ہی اور مثل اسکی بہت جگہہ آیا ہی اور بہی حدیث
صحیح مین آیا ہی کہ بچاو اپنی کو آگ سی اور یہی جو بار بار ذکر بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اور مثل اسکی بیچ صدہا احادیث کی آیا ہی بسبب طول
کی ترک کیا اور چنانچہ شیخ عبد الحق نی فرمایا ہی جو شخص محفل کری اور بحسب طاقت
اپنی کی خرچ کری یہہ امر نہایت مستحسن اور موجب ثواب دارین اور دلیل اوپر فرط محبت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور ہمیشہ سی اہل اسلام محفلین ذکر تولد رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کرتی تہی اور بحسب طاقت اپنی کی صرف مال کرکی ثواب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچاتی اور فرمایا جو کوئی اس محفل کو کریگا رہیگا وہ اس سال مین ساتہہ امن
اور امان کی اور حاصل ہوونگی واسطی اوسکی سب مرادین اور جو کوئی اس محفل کی
کرنیکو منع کریگا اوسکی قلب مین علت یعنی اوسکی دلمین بیماری اور دشمنی ہی اور بہت
فواید اوسکی کتاب ما ثبت بالسنۃ مین شیخ نی بسند ابن جزری اور امیر ابن حاج کی
مرقوم فرمائی ہین ترجمہ اور عبارت اوسکی یہہ ہی کہا ابن جزری نی پس جسوقت کہ
تہا ابولہب کافر وہ کہ نازل ہوا قرآن بیچ مذمت اوسکی کی نجات پایا کہ آگ
سی ساتہہ خوشی کرنی شب ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کیا حال ہی اوس مسلمان
کا امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خوشی کری ساتہہ پیدا ہونی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور خرچ کری وہ جو کچہہ خیر کہ میسر آوی وہ جسطرف اوسکی مقدور اوسکی
سی بیچ محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آئنہ قسم ہی مجکو نہوگی جزا اوسکو مگر اللہ سی

ایسا اللہ کو کرم ہی یہہ کہ داخل کری اللہ اوسکو ساتھہ فضل عام اپنی کی بہشت نعیم مین اور
ہمیشہ سی اہل اسلام محفلین کرتی تھی بیچ مہینی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور عمل کرتی تھی وہ لوگ طعام ولیمون کی اور تقسیم کرتی تھی بیچ اون راتون کی کہ
پیدا ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ طرح طرح کی صدقون کی اور ظاہر کرتی تھی
خوشیونکو اور زیادہ کرتی تھی بیچ نیک کامون کی اور نیکیون کی اور خوش آوازی
سی پڑھتی تھی احوال مولد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر کرتی تھی
اوپر اون لوگونکی اوس مکان کو ساتھہ تمام فضل عام کی اور اوس چیز سی کہ آزمائی گئی
یعنی خاصیت اوسکی یہہ ہی کہ تحقیق وہ مجلس پناہ ہی بیچ تمام سال کی اور خوشی کری وہ شخص
ساتھہ جلدی پہونچنی حاجت اور مراد کی پس رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص
کو کہ کیا اوسنی راتون مہینی ولادت مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیدین تو
کہ ہووی سخت تر علت بیچ قلب اوسکی کی مرض اور دشمنی ہی اور ہر اشر تحقیق دراز
کیا ابن الحاج رحمۃ اللہ نی بیچ مدخل کی انکار اوس چیز کی سی کہ نکالین اوسکو آدمی
بدعت سی اور خواہشون طبیعت سی اور غناسی ساتھہ آلات محرمہ کی نزدیک عمل
مولد شریف کی پس اللہ تعالی ثابت رکھی اوسکو اوپر ارادہ اوسکی کی ایسا ارادہ کہ
بزرگ ہی اور چلاوی ہمکو راستہ سنت کا پس تحقیق اللہ تعالی کفایت کرتا ہی
اور بہتر ہی وکیل قال ابن الجزري ما اذا كان هذا ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن
بذمه جوزي في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم
من امته يسر بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله عليه
وسلم لعمري انما كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم جنات
النعيم ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم
ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون
السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر
عليهم من بركاته كل فضل عظيم ومما جرب من خواصه انه امان في ذلك

اَلْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا اتَّخَذَ لَیَالِیَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ
الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا لِیَکُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةٍ عَلٰی مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ... وَلَقَدْ اَطْنَبَ
ابْنُ الْحَاجِّ فِی الْمَدْخَلِ فِی الْاِنْکَارِ عَلٰی مَا اَحْدَثَهُ النَّاسُ مِنَ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَاءِ وَ
الْغِنَاءِ بِالْاٰلَاتِ الْمُحَرَّمَةِ عِنْدَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ فَاللّٰهُ تَعَالٰی یُثِیْبُهٗ عَلٰی قَصْدِهِ
الْجَمِیْلِ وَیَسْلُکُ بِنَا سَبِیْلَ السُّنَّةِ فَاِنَّهٗ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور ایسا ہی جابجا
آیا ہی اور کہڑا ہونا اس محفل مین بسبب تکریم اور تعظیم ذکر تولد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
مین درست ہی اور بہتر اور مستحسن کہا ہی تمام علمای حرمین شریفین اور ائمہ صاحب
روایت اور اکثر علماء ہند نی بوقت ذکر تولد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرور کہڑا
ہو جاوی لیکن ہر وقت نام مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکی کہڑا ہونا ضرور
نہین ہی کہ موجب تکلیف کا ہی اور تکلیف مالایطاق جیسی زیلکو خوب نہین اور اگر
کہڑی ہونکی سند کتاب عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر مین ساتہہ سند سید محمد برزنجی
رحمہ اللہ تعالی کی مرقوم ہی یہہ ہی ہذا وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف
ائمۃ ذوو روایۃ ورویۃ فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ
وہکذا ذکرہ بالتصریح الصریح مولانا سلامت اللہ کانپوری فی جواب ہذہ المسئلہ
وکذا مولانا رفیع الدینخان رحمہ اللہ تعالی فی الدنیا والدین مرادا باوی اور
یہی ہدایہ مین لکہا ہی کہ عمل امصار کا نزدیک امام اعظم وامام ابییوسف والامام محمد
رحمہم اللہ اور تمام فقہا کی معتبر ہی جب تلک کوئی مانع نہ پائی جاوی اور اسکا
کوئی نص مانع اسکی نہین ہی اور عبارت اوسکی یہہ ہی وما لم ینص علیہ فہو محمول
علی عادات الناس لانہا دلالۃ ہدایہ بعینہ اور یہی حدیث کی آیا ہی کہ جسکو علما او
اور فضلاء اور تمام مسلمان نیک جانتی ہین اوسکو اللہ عزوجل بہی نیک جانتا
ہی ہدایہ اور درمختار اور رحمانیہ وغیرہ مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
منقول ہی کہ ما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن اور نور الانوار شرح منار مین
اکثر دلائل اجماع کی وہ بہتری اس امت کی قرآن شریف سی ثابت کی ہی اور

حق ہی کہ امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہی سب امتون سی ہوگا اجماع اس امت کا بہی
حجت ترجمہ و عبارت اوسکی یہہ ہی قولہ تعالی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ہو تم بہتر
امت جو نکالی گئی ہو واسطی لوگونکی اور خیریت نہین ہوتی ہی مگر ساتہہ اعتبار کمال اس امت کی
بیچ دین کی پس ہوگا اجماع اس امت کا دلیل اوپر حجت کی قولہ تعالی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ وَالْخَیْرِیَّةُ اِنَّمَا تَکُوْنُ بِاِعْتِبَارِ کَمَالِهِمْ فِی الدِّیْنِ فَیَکُوْنُ اِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً انتہی اور
اگر وقت ذکر تولد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب آدمی حاضرین محفل کی کہڑی ہووین اور ایک
شخص بیٹہا رہی موجب قباحت کا واسطی اوسکی ہی موافق مرقومہ بالا کی اور مخالفت کرتا ہی
عمل حرمین شریفین اور اکثر علماء ہند اور مومنین سی اور حافظ حقیقی ایسی صحبت بد اور اعتقاد فاسد
سی مسلمانون کو محفوظ رکہی سے جسکا اصلی درود سی نام × اوسکی تعظیم مین کری یہہ کلام ہو واسطہ
خیر حافظا وہو ارحم الراحمین اور بعض آدمیون خواندہ تمثیل اس محفل اور کہڑی ہونی کی ساتہہ کنہیا کی
دیتی ہین ای مسلمانو جای انصاف و غور ہی کہ یہہ بہت ناقص اعتقاد اونکا ہی ذرا انصاف
کرو اور باز آو ایسی باتون سی کہ یہہ کلام تمہارا منجر بطرف بہت برائیون کی ہی اور یہہ کلام
ساتہہ اکثر وجہون کی مردود ہی ایک یہہ ہی کہ یہہ کلام اوسکا دلالت اوپر کمال بی ادبی اور
گستاخی کی کرتا ہی اور حق یہہ ہی کہ لولاک لما خلقت الافلاک جسکی شان مین وارد ہی سے اشرف
انبیا حبیب خدا × جسکی خاطر بنا ہی ارض و سما × اور دوسری یہہ ہی کہ جب پڑہی ہوی لوگ ساتہہ
ذکر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی ایسی کلام لایعنی اوپر زبان کی لاتی ہین تو بی پڑہی لوگ
ایسی باتین سنکی گمراہ اور بد دین ہو جاوینگی موجب اس شعر کی سے بجا ہی جو پڑہی ہوی مین
انکی حق مین مصرعہ سعدی × چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی × اور تیسری یہہ ہی کہ حقیقت اعتقاد
اوسکی کی اس کلام خرابی استیلام ہی واضح و لایح ہی اور برائی اونکی مع اقران علما اور محققان
فن پر پوشیدہ نہین ہی اور چوتہی یہہ ہی کہ اسمین تحقیر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام لازم
آتی ہی اور تحقیر انبیا کسی وجہ سی ہووی بری ہی بیچ تمام کتب فقہ اور حدیث اور اصول کی
مرقوم ہی وہان مطالعہ کیجی اور اس کلام بی ادبانہ سی باز آئی بہت وجہین برائی کی اسکی ترک
کین کو دفتر طویل چاہتی ہی اسیقدر پر اکتفا کیا اور یہہ بہی جاننا چاہی کہ کہڑا ہونا نزدیک امامون

پیشوا انبیاء کی عبادت نہین ہی رحمانیہ مین نقلا عن غرائب [illegible]
جائز ہی واسطی غیر اسکی ساتھہ قیام کی عبادت اسکی ہی ہی یجوز [illegible]
و وضع الیدین و الاتحنا و لا یجوز السجود بالاجماع اور یہی کھڑا ہو جاوی واسطی تعظیم [illegible]
طالب علم کی اور جو نظر حقارت کر کی نہ کھڑا ہووی موجب کفر کا ہی بیت نصوص [illegible]
ہین حمانیہ مین نقلا عن نوادر الفتاوی موجود ہی او کان طالب العلم [illegible]
وجہ الحقارت یکفر پس کھڑا ہونا واسطی تعظیم عالم اور طالب العلم کی تو ضرور [illegible]
نص مانع اس اجماع کی واسطی تعظیم رسول الثقلین اور تکریم نبی الحرمین کی ہوگی [illegible]
انکمکم صادقین اور اللہ تعالی اس فقیر حقیر اور تمام مومنین اور مومنات اور مسلمین [illegible]
کو راہ ہدایت کی عنایت فرماوی اور تمام گناہ بوسیلۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
عظام اور صحابہ کرام کی بخش دی آمین آمین آمین یا رب العالمین

محمد رضا علیخان	سید یعقوب علی رضوی	احمد حسین [illegible]

استفتای دیگر

با فو لکم رحمکم اللہ [illegible]
کہ وقت ذکر تولد شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضار محفل مقدس بلحاظ تعظیم [illegible]
قیام میکنند وبعضی مردم مانع این قیام بوده دلیل امتناعش گاہی بودن فعل مذکور [illegible]
وگاہی بودنش داخل مشابہت بابت پرستان می آرند حقیقت این امر چیست بینوا
توجروا الجواب مخفی نماند کہ قیام للتعظیم وقت ذکر تولد شریف نبی کریم علیہ التحیۃ
والسلام باتفاق اہل سنت وجماعت مستحسن ومندوب است فاعل آن ثواب جلیل [illegible]
بدست می آید چرا کہ این قیام بداہۃً مشتمل باشد بر اظہار کمال فرحت وسرور [illegible]
مژده ولادت حضور وآن سببی از اسباب رفع درجات ومحو سیئات است لشنیدی
کہ ابولہب کافر مذموم فی القرآن بجہت اظہار فرحت ومسرت بشنیدن مژده مولد
شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہر شب دوشنبہ تخفیف از عذاب می یابد فما بال المسلم
من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ بمولده قال الشیخ الدہلوی فی رسالتہ المسماة بما ثبت
من السنۃ فی ایام السنۃ قال ابن الجزری فاذا کان ہذا ابولہب الکافر الذی نزل
القرآن بذمہ جوزی فی النار لفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال

المسلمين [illegible] كحمله وبذل ما يصل اليه [illegible] في محبته صلى الله عليه
وشكر لعمري [illegible] كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله جنات
النعيم ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم
ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور
ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته
كل فضل عظيم ومما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى عاجل
بنيل البغية والمرام فرحم الله امرء اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا
ليكون اشد علة على من في قلبه مرض وعناد انتهى از نجات كبار فضلاء
كرام وعلماء اعلام دار السلام مكه ومدينه زادهما الله شرفا باستحسان واستحباب اين قيام
فتوى داده عمل از واجه الكتاب سعادت دارين شمرده اند چنانچه شيخ الشيوخ سيد جعفر
مدني رحمه الله عليه در رساله ميلاديه فرموده وقد استحسن القيام عند ذكر مولده الشريف
ائمة ذو رواية وروية فطوبى لمن كان تعظيمه صلى الله عليه وسلم غاية مرامه ومرماه وشيخ عثمان
حسن دمياطي شافعي مدرس مسجد الحرام در استحسان واستحباب اين قيام رساله تاليف
فرموده رقم نموده القيام عند ذكر ولادة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم في قرأة مولده الشريف
تعظيما له صلى الله عليه وسلم امر لا شك في استحبابه واستحسانه وندبه يحصل لفاعله من الثواب
الجزيل الوافر والخير الاكبر لانه تعظيم اى تعظيم للنبي الكريم ذي الخلق العظيم الذي اخرجنا الله به
من ظلمات الكفر الى نور الايمان وخلصنا به من نار الجهل الى جنات المعارف والايقان
فتعظيمه صلى الله عليه وسلم فيه مسارعة الى رضى رب العالمين واظهار لاقوى شعائر الدين ومن
يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه انتهى وهمين
شيخ مذكور در جاى ديگر گفته فاستفيد من مجموع ما ذكرنا استحباب القيام له صلى الله عليه
وسلم عند ذكر ولادته لما في ذلك من كمال التعظيم له صلى الله عليه وسلم ودر موضع آخر آورده قد اجتمعت الامة
المحمدية من اهل السنة والجماعة على استحسان القيام المذكور وقد قال صلى الله عليه وسلم لا تجتمع
امتي على الضلالة قال العلامة المدابغي جرت العادة بالقيام اذا انتهى المداح الى ذكر مولده

صلی الله علیه وسلم وہی حجۃ سنیۃ المافیہ من اظہار الفرح والسرور بولادۃ النبی [illegible]
بن محمد المرغینی مکی مفتی شافعیہ رقم فرمودہ استحسنہ اکثر من [illegible]
شافعیہ ارقام فرمودہ نعم القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم استحسنہ [illegible]
لما یجب تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم و شیخ حسن بن ابراہیم مکی مفتی مالکیہ بر قوم [illegible]
ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم استحسنہ کثیر من العلماء و شیخ محمد بن یحیی مکی مفتی حنابلہ [illegible]
نعم یجب القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم لما استحسنہ العلماء الاعلام [illegible]
والاسلام فذکروا ان عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر روحانیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک [illegible]
التعظیم والقیام و شیخ عبد اللہ ابن المرحوم عبد الرحمن سراج الحنفی المحدث بمسجد الحرام [illegible]
اما القیام اذا جاء ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذکر قرءۃ المولد المبارک تواردہ الائمۃ
بالاعلام واقرہ الائمۃ والحکام من غیر نکیر منکر ولا رد راد ولہذا کان مستحسنا ومن یستحق التعظیم [illegible]
ویکفی اثر عبد اللہ بن مسعود رض ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن وہر گاہ کہ علماء [illegible]
فضلاء حرمین شریفین وغیرہما مجوز استحسان واستحباب قیام مذکور شدہ عادت خویش [illegible]
در استحسان عند اللہ ہیچ شبہہ باقی نماند کیف وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
عن خمیرہ سیعا ما الجیران یکون رباما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن وما راہ المسلمون
قبیحا فہو عند اللہ قبیح انتہی نقلہ فی الدر المختار و قال عبد اللہ بن مسعود رض ما راہ المسلمون
حسنا فہو عند اللہ حسن اخرجہ احمد فی مسندہ پس باوجود استحسان واستحباب این قیام [illegible]
سائر علماء اعلام منع کردن وقبیح دانستن آن خالی از اختیار بی ادبی و بی تعظیمی [illegible]
باللہ منہ فانہ من اثار الحرمان من السعادۃ وللہ در صاحب تفسیر الموعظۃ حیث قال فعلی العبد
ان یعظم النبی صلی اللہ علیہ وسلم باکثار الصلوۃ علیہ ای یطلب دوام التشریف و مزید
التعظیم من اللہ لہ کما فی فتح القدیر واتباع سنتہ و محبۃ جاشد بدا فمن عظمہ واحبہ نال النجاۃ
فی الدارین واما من ترک تعظیمہ فیکون من الخاسرین المحرومین عن السعادۃ انتہی آری
چگونہ ترک تعظیم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجب حرمان سعادت نباشد کہ خدا تعالی
جابجا در قرآن شریف التعظیم وی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ ما رابداں امر

امر نموده کما قال فی کتاب التحلیل واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس وقال الامام
الرازی فی تفسیره الملائکة امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی الله علیه وسلم فی جبهته
انتهی وقال ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما
قال البیضاوی فی تفسیره ای یعتنون باظهار شرفه وتعظیم شانه اعتنوا انتم ایضا فانکم اولی
بذلک قولوا اللهم صل علی محمد والسلام علیک ایها النبی الخ وماننداین آیات بسیار است
چنانکه بر ماهرین فن تفسیر مخفی نیست پس آنچه مانع متعصب دلیل امتناع قیام مذکور گاهی بودن
بدعت وگاهی مشابهت با بت پرستان آورده ویا از جاده صواب بیرون نهاده تفصیل این
اجمال موقوف است بر تحقیق مفهوم بدعت واقسام آن وتبیین مشابهت مذمومه با فرق ضاله
اهل خسران چنانچه در رساله جداگانه که در باب استحسان واستحباب همین قیام تحریر وبراهین
قاطعه اتفاق بتسوید افتاده واز تبییض آن هنوز فراغی دست نداده مفصل نگاشته ام مختصر
بقدر ضرورت درین مقام منقول میشود بدانکه بدعت باتفاق اهل سنت وجماعت بر دو
گونه است حسنه وسیئه حسنه بر چند وجه واجبه مانند تعلیم وتعلم علم صرف ونحو برای فهم کلام الله
وکلام الرسول ونزد بعضی فرض کفایه ومستحبه مانند احداث رباط ومدرسه وتلفظ بالفاظ نیت
نزد اکثر حنفیه ومباحه مانند سلام علیک ومصافحه بعد از نماز صبح وعصر وسیئه بر دو قسم است
محرم مانند مذاهب جبریه وقدریه ومرجیه ومجسمه ورد کردن بر ایشان از بدعت واجبه است
ومکروه مانند نقش ونگار کردن مصاحف ومساجد بقول بعضی ونزد اکثر از جمله بدعت مباحه
است کذا فی الطیبی والدر المختار وغیرهما من کتب الفقه پس اگر مراد مانع متعصب از بدعت
بدعت سیئه است کلامش نامقبول مردود ماخوذ است از انکه مستحسن عند الله وعند الناس
را مستهجن وقبیح انگاشته واگر مرادش از بدعت بدعت حسنه است امتناع ان مشروع نیست
قبیح انگاشتنش خود را در قباحت اندا ختن واما داخل کردن مانع متعصب آن قیام را در مشابهت
با بت پرستان امریست که هیچ یک از اهل تحقیق بدان قایل نشده وبر تقدیر فرض وتسلیم از
حسن مشابهت ممنوعه نیست چه از مقررات حنفیه است که مشابهت با فرق ضاله جایی ممنوع
باشد که در فعل مذموم بود ومراد از ان قصد تشبه بانها باشد والا لا چنانچه صاحب در مختار

درباب مالیفسد الصلوة وغیره در ذکر تشبه با اهل کتاب آورده للتشبیه باهل الکتاب ای آن قصد
فان تشبه بهم لایکره فی کل شئ بل فی المذموم وفیما یقصد به التشبه کما فی البحر انتهی
همین است آنچه در صحاح وارد شده انما الاعمال بالنیات وانما لامرء مانوی فظاهر است که
قیام للتعظیم فی حد ذاته امری مذموم نیست بلکه مامور به است کما قال النبی صلعم قوموا الی
خیرکم او سیدکم رواه البخاری وللمسلم قوموا الی سیدکم فقط ومراد از اختیارش ...
تولد شریف حضرت صلعم قصد تشبه بابت پرستان باشد تا بفحوای من تشبه بقوم فهو منهم ...
کرده بلکه مراد از آن استحصال ثواب بجهت اظهار فرحت وسرور وتعظیم نبی کریم علیه التحیة والتسلیم
ومشابهت اهل اسلام وعلماء اعلام دار السلام مکه مدینه باشد پس مستحب ومندوب بالاتفاق
فعلیک بالسواد الاعظم الیست حکم صورت مسئوله والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب

وزیر علی	سید یعقوب علی رضوی	مولانا محبوب علی شاه علی خلف سید

اعلموا ایها المسلمون بلقائه جماله صلوا علیه وآله
القیام عند ذکر ولادته استحسنه العلماء الاعلام کما هو المعمول عندهم من الحرمین الشریفین وغیرهما

... علی محمد عالم علی

استفتاء دیگر

چه میفرمایند علمای دین ومفتیان
شرع متین اندرین مسئله که در مجالس مولود شریف که بماه ربیع الاول معمول ومرسوم این دیار وامصار
است چون بمقام ذکر ولادت باسعادت آنحضرت علیه الصلوة والسلام میرسند حاضرین مجلس
برای تعظیم برمی‌خیزند این قیام وبرخاستن دریوقت جائز ومستحسن است یا ممنوع وبدعت واگر
کسی درین مجلس شریف هنگام قیام بنابر حاضرین مجلس برنمیخیزد واین قیام را بدعت وممنوع میشمارد
درحق او چه باید گفت بینوا توجروا **الجواب** قیام مذکور بلاشبه جائز بلکه مستحسن است
وتفصیل این اجمال اینکه درین شک نیست که قیامیکه هنگام ذکر میلاد شریف آنحضرت صلعم
معارف این دیار وامصار است قیام تعظیمی است وقیام تعظیمی بمنطوق صدق وثوق
احادیث صحاح بجای خود ثابت ومتحقق وهرگاه که قیام برای تعظیم عامه مومنین طرفی از
استحسان داشته باشد قیام هنگام ذکر میلاد شریف آنحضرت علیه الصلوة والسلام بطریق
اولی حکم باولویت واستحسانش باید کرد ومعهذا اغلب احماع ... واکابر ... شهر ...

تعظیما وتکریما باران متواتر ومتوارث باشد واین ساکنان مهبط وحی وتتبع احکام شرعی از استحسن
شمارند از جمله بدعات سیئه نمی تواند شد بلکه بمقتضای صدق انتمای ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله
حسن چون مستحسن انگاشتن علماء وفضلاء عصر فلاح ادلیل حسن واقعی خواهد بود ونیز بمضمون صدق مقرون
من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها امتثال بقیام مذکور موجب مزید ثواب وحسنات
بتضعیف عمل واجر برای حضرت حرمین شریفین است که اصل این فعل حسن ناشی از انجاست
باانیهمه اگر کسیکه خود را بظاهر در پردهٔ اتباع سنت پنهان ساخته ودر حقیقت طرح انهدام
آن انداخته چنان عمل اجماعی اهل حل وعقد مکه معظمه ومدینه منوره المسرحین قبول اجماع نمود وتخلف
این طریقه حسنه ورزیده برای تعظیم برنخیزد وبجایش باید گریست انی یعنی فعلیکه عارف ترین
سنت وبدعت آنرا تلقی بالقبول نموده مستحسن شمارند واز مرور دهور مواظبت ومداوست برآن
نمایند آنرا بدعت سیئه شمردن مستوجب اجماع علمای حرمین شریفین بر جواز واستحسان بدعت
سیئه است واین معنی لامحاله مستلزم شناعتی است که انتهایش پیدا نیست بالجمله بداعیه قرار دادن
قیام مزبور از جمله بدعات سیئه بموداى این مصرعه چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی داهیه
عظیمه که بر سر ارباب دین اسلام نازل است دفع آن خارج از حیطه قواعد شرعیت نعوذ بالله
من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهدی الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له والله
یقول الحق وهو یهدی السبیل وهو العالم بالصواب والیه المرجع والمآب | یعقوب علي رضوي |

| بسم الله | منتخب از فتوی سیف مسلول

در حال امروز ودم یعنی
قیام نمودن در محفل مولود شریف اینکه امام برزنجی در عقد الجوهر نوشته است که استحسان آن
نموده اند اماما ان صاحب الروایت والرویة قیام را وقت ذکر ولادت آنحضرت صلی الله
علیه وسلم مولانا حسن دمیاطی مدرس مسجد الحرام در فتوی نوشته که امت محمدیه اهل سنت
وجماعت مجتمع شده اند بر استحسان قیام مذکور ورسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است
که امت من بگمراهی مجتمع نخواهد شد علامه مدابغی گفت که عادت جاری گردیده است
بقیام وقت ذکر ولادت واین بدعت مستحسنه است که اظهار فرح وسرور وتعظیم است
دران الی آخر الفتوی ومهر ودستخط مفتیان هر چهار مذاهب مزین است همه ما حکم احسن

نقل استحسان از علماء کثیره پیشوایان دین اسلام کرده اند مولانا عبد السمیع ...
نوشته که قیام ذکر ولادت شریف توارث ائمه اسلام است و امامان و حکام آن را
برقرار داشتند بی تکبیر و منکر و رواد و لهذا مستحسن است عبد الله بن مسعود ...
که مسلمانان نیک دانند پس آن چیز نزد یک خدا نیک است و صاحب سیرت شامی ...
گفته صاحب حلبی تصریح کرده داده که بدعت حسنه است چه هر بدعت مذموم نیست و بعد
تحقیق بدعت محموده نوشته که تحقیق یافته شد قیام وقت ذکر نام آنحضرت صلی الله علیه وسلم
از عالم امت پیشوایای امامان دین و تقوی امام تقی الدین سبکی و متابعت کرده اند او را ...
مشایخ اسلام زمانه او و بعد بیان حکایت نوشته که این کفایت میکند در اقتدا ...
قائل که شرک است غیر از جنون چه توان گفت شرک در شرع موافق مذهب اهل سنت عبارت
از اثبات شریک در الوهیت چنانچه در شرح عقاید نسفی وغیره مذکور است قیام و قعود ...
علاقه قیام که اختصاص بعبادت ندارد برخلاف سجود و این امر در تفسیر عزیزی مصرح است ...
کریمه والرکع السجود و حال سجده با آن اختصاص انکه به نیت عبادت شرک است به نیت تحیت
شرک نیست در شرایع سابقه جاری بود در این شریعت حرام گردیده مذهب صحیح همین است و این هم در تفسیر
عزیزی مصرح است از همه این وان در گذشتیم و برای تبکیت و اسکات مدعیین بحواله مایة المسائل تسلیم
کردیم که تفرقه سجده عبادت و سجده تحیه در انجا هم مسلم است پس هر گاه که حال سجده چنین باشد شرک
بودن قیام در محفل غیر از اختراع دین جدید چه تصور توان کرد والله اعلم کتبه فضل الرسول بدایونی

محمد بهادر شاه بادشاه غازی ابو ظفر سراج الدین	یا حافظ سید محمد	محمد صدر الدین	محمد کریم الله	درین ... محمد در فرید آمده	عبده احسن الله
احمد الدین خان	امام الدین خان محمد	محمد عز الدین	سید تفضل حسین	حسن علی	محمد عمر احمدی
فقیر احمد سعید احمدی	در دل و جان مهر حب علی	سید شبیر علی امروهوی	مولوی داد ار بخش	مولوی حسن الزمان	

استفتای دیگر

چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درباب قیام مولد آنحضرت صلی الله علیه وسلم که در وقت خواندن مولد شریف ...

جمہور انام قیام میکنند **جواب** جمہور مسلمین اور فقہا و محدثین کافہ بلاد اسلامیہ از حرمین محترمین و
تمام عرب از حجاز و شام و یمن و مغرب و عراق و ہند و فارس قیام بر وقت ذکر ولادت حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم در مجلس میلاد شریف مستحسن نوشتہ اند و علیہ الاجماع چنانچہ امام برزنجی
در عقد جوہر ہم آوردہ و عبارتہ ہکذا و قد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف صلعم و کذا جاء فی المواہب
و قال ایضاً فی المواہب فطوبی لمن کان تعظیمہ صلعم غایۃ مرامہ و مرماہ و فی بحث الزرع من الوہابیۃ علماء
المذاہب الاربعۃ افتوا بجوازہ و عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اشرف
الناس حسباً ولا فخر و اکرم الناس قدراً ولا فخر ایہا الناس انا من اتینا من اکرمنا و من کاتبنا
کاتبناہ و من شیّع موتانا شیعنا موتاہ و من قام بحقنا قمنا بحقہ ایہا الناس جالسوا الناس علی قدر
احسابہم خالطوا الناس علی قدر ادیانہم و انزلوا الناس علی قدر مراتبہم و داروا الناس بعقولکم
فثبت من ہذا النص القیام فینبغی لکل مسلم ان ینفق مالہ ما یسعہ طاقتہ علی محبۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و یضیفہ صلعم ابتغاء لوجہ اللہ تعالی ح ذلک من اعطاہ اللہ مالا فلم ینفقہ علیہ
و لم یضیفہ صلعم فعسی ان یکون قد جفا کما کان قد جفی من ذکر صلی اللہ علیہ وسلم عندہ فلم یصل علیہ فی
منتخب کنز العمال للنووی نقل من بعض المشایخ انہ صلعم رای فی المنام و قال صلی اللہ علیہ وسلم
یا فلان اخبر احبارکم فی مجلسکم الذی اجتمعتم فیہ فایقنوا ان روح نبیکم حاضر بلا ریب و فی غنیۃ الطالبین
روی رجل فی بغداد کان یسمع فی کل سنۃ مولد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یجمع الناس
علی تلاوۃ القرآن و یطعم الطعام و یکثر الارامل و الایتام التماسا برکۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و کان بجوارہ یہودی فقالت لہ زوجتہ ما بال جارنا المسلم ینفق مالا جزیلا فی کل عام فی ہذا الشہر دون
سائر الشہور فقال لہا و یزعم ان نبیہ ولد فیہ فہو یفعل ذلک کرامۃ لہ فنا ما لیلتہما و کان فی
قلب الزوجۃ اشتیاق للمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرأت فی المنام کان رجلاً جمیل الوجہ کثیر الانوار
قد دخل بیت جارہا المسلم و حولہ جماعۃ من اصحاب کالاقمار و ہم یعظمونہ و یجلونہ فقالت لواحد منہم
من ہذا جمیل الوجہ کثیر الانوار فقال لہا ہذا محمد المختار صلعم قد دخل فی بیت جارکم المسلم و ہم
لفرحہم فقالت ہل یکلمنی اذا کلمتہ فقال لہا نعم فاتت الیہ فقالت یا محمد فقال لہا لبیک یا امۃ اللہ
فبکت و قالت یا رسول اللہ اتخب مثلی بالتلبیۃ و انا علی غیر دینک و من اعدائک فقال لہا والذی

بعثنی بالحق نبیا ما اجبت بذلک حتی علمت ان اللہ تعالی بعد ذلک فقالت لہ انک لنبی کریم وانک
لعلی خلق عظیم تعس من خالف امرک وخاب من جہل قدرک اللہ یدیک فاشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ فاستیقظت وہی فرحۃ مسرورۃ بہذا المنام حیث رات سید الانام صلعم ودخل لہا
ملۃ الاسلام فمہدت لہ فی سرہا انہا اذا اصبحت لتصدقت بجمیع مالکہ بفضل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرحا باسلامہا وشکر الرؤیا التی راتہا فلما اصبحت رات زوجہا قد ہیا الولیمۃ ثم عظیمۃ
بنیۃ رفیعۃ ووضع القدور علی النار وہو یجد مہا بنفسہ وعلیہ اثر الفرح والسرور والاستبشار فقال لہا
مالی اراک فی ہمۃ صالحۃ قالت لہ من اجل الذی اسلمت علی یدیہ البارحۃ فقال الحمد للہ الذی ہدانی
وایاک علی دین الاسلام وانقذنا من الکفر والظلام ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سنی محمد شرف الدین عمدۃ العلماء شرع شین ...	رفیع اللہ	محمد جلال الدین	غلام حسین	وحید الدین	محمد فضل ...

اللہ مؤید بنصرہ من یشاء	فضل حسن	محمد فضل ...

قال العبد الضعیف عبد الحق بن مولانا
ملک العلماء محمد خلیل الرحمن المصطفی آبادی علیہما فضل الرحمن الہادی لاشک ان القیام لتعظیم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عند ذکر مولدہ صلعم بدلائل کثیرۃ ثابت بحیث لاریب فیہا وروی احمد وابوداود
عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ
کذا فی المشکوۃ فالنقصان فی القیام من قدر قیام الجماعۃ شبرا یخرج ناقص القیام من الجماعۃ فالبعض

محمد عبد الحق	محمد عبد الواحد	محمد حیات

قال اللہ تعالی وتعزروہ وتوقروہ والقیام التوقیر

عبد الرب	محمد عبد العلی

اسباب من اجاب قیام جماعۃ حاضرۃ عند ذکر میلاد رسول اللہ صلعم
وتعظیما لہ صلعم حسن عند العلماء کما استفاد من قولہ تعالی ورفعنا لک ذکرک

ظہور حسین

تعظیم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بای وجہ تیسر فہو واجب من الایمان قال اللہ تعالی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا
لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ فالقیام عند ذکر ولادتہ صلعم عند قراۃ المولد الشریف من
افراد تعظیمہ الواجب القطعی من الایمان وقد استحسنہ علماء مصر والشام والیمن وقال کل من
فالطاعن فیہ یخاف علیہ من زوال الایمان ورسوخ اتباع الشیطان اولئک حزب الشیطان
الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون کتبہ ذلک الراجی من عفو ربہ الخفی خلیل الرحمن الیوسفی
المصطفی آبادی حفظہ اللہ تعالی بلطفہ الخفی یوم الستاد

محمد علاء الرحمن	... حسین ...

یہان سی رد ایک ایک فقرہ جواب الجواب کے شروع ہی

جو بعونہ تعالی براہین ساطعہ و حجج قاطعہ دربارۂ اثبات استحباب محافل مولد شریف و اظہار استحسان
مراتب قیام سیف بیان ہو چکی اب حال کساد و زیوف عبارت رد الجواب سنا چاہی کہ لمع اور
سراب کی طرح بنک توجہ خاطر جاتا رہا قال المنکر الاول قیام یعنی کہڑی ہونا اگرچہ ایک نوع تعظیم آنیوالی کی
واسطی ثابت ہوتی ہی اقول مدار استحسان قیام اسی امر پر ہی کہ قیام افراد تعظیمیہ و تکریمیہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی ہی سو اس عبارت مجیب سی بہی اقرار و تسلیم اسکا ظاہر و عیان ہی
قولہ مگر کہڑی ہونا حکایت قدوم پر وہ بہی جب رسالہ مولود مین ہو اور اگر قران اور حدیث
مین ذکر قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہزار بار آوی کوئی نہ کہڑا ہو یہہ بات کتب شرعیہ
سی معلوم نہین ہوتی ہی فقط واہمہ کا زور ہی اقول سچ ہی کہ تسلیم و اقبال کرنا قیام مطلق
کلی کا افراد امور تعظیمیہ سی اور انکار کرنا قیام مقید جزئی کا مجانین اور دیوانون کا کام ہی مجیب
لی جو جملہ فقط واہمہ کا زور ہی لکہا اوسکی حق مین بجا ہی کیونکہ باوجود قائل ہونی کل انسان
ناطق کی ناطق نکہنا عمر و زید بکر کو کار عاقل و ذی شعور نہین ہی اور وہ جو مجیب بطور طنز کی کہتا ہی
کہ اگر قران و حدیث مین ذکر قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ذکر ولادت شریف ہزار بار
آوی کوئی نہ کہڑا ہو فقط یہہ کلمہ بہی بمقتضای جوش جنون اوسکی قلم سی نکلا قران مجید مین
ذکر ولادت کا کہان ہی کہ ہزار بار کسیکی زبان پر اوی افسوس یہہ شخص سید ہا سید ہا قران
شریف بہی نہین پڑہا ہی ورنہ ایسا نہ لکہتا اس جگہہ مضمون اس شعر کا او سپر صادق آتا ہی
چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا اگر کسینی کلام اللہ
و احادیث مین نام نامی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا اور درود نہ پڑہا اور ایک مقام مین باستماع
اسم مبارک موذی ورود ہوا یا اوستاد و عالم و سادات کی تعظیم کی واسطی اکثر نہین کہڑا ہوا اور
اگر نہ کسی محفل مین اونکی تعظیم کی لئی استادہ ہو گیا تو نزدیک عقلا کی وہ شخص اس فعل پر
ملام ہو گا اور مجیب چونکہ کتب شرعیہ سی واقف نہین ہی پس بسبب بعلمی و جہالت کی کیونکر
معلوم کر سکی مگر اوسکی نہ معلوم ہونی سی نفی وجود لازم نہین آتی ہی قولہ اور اتفاق
علماء حرمین شریفین و علماء دیگر دیار مستحب اور افضل ہونی پر اسکی اگر

اور با وجود علماء کرام کیف ما اتفق ہر زمانہ مین مدون بحث شرعی کی مامور بہ ہون بعد اثبات اصول
شرع سے ثابت نہین ہوتی ہی جن اوہی فعلیہ البیان اوّل اس کلام سے جہالت و علمی مکرکی
انکار اور بیان ہی ظاہر ایہ بقولہ اپنی استاد عبد الحق ساکن قصبہ نونہی سنبہل کی ہی گرچہ
ہی کہ رسالہ اثبات التقلید لارشاد البلید مصنفہ مولوی قصیر اسد خان احمدی جوروی
کا اور کتاب تنبیہ الضالین وہدایۃ الصالحین مستند باقوال علماء حرمین شریفین و مولانا محمد عبد العزیز
صاحب و مولوی محمد علی رامپوری و مولانا محمد صدر الدین صاحب و دیگر علماء دہلی
وغیرہ کی کہ رد قول مردود پیشوای اہل ضلالت مین درباب منع تقلید کی مولف نی نہین کیا
بالسبب بلادت کی نہین سمجھا ورنہ اقتدار لاستادہ طالب دلیل شرعی کا ہونا اب مختص اہل
فہیدہ و تادیب مجیب منکر کی بیان کرتا ہون کہ احکام شرعیہ مین تفحص کرنا دلیل کا منصب مجتہدین
کاملین کا ہی اور سوای اونکی اور علماء وکافہ عوام و جہلا پر تقلید مجتہدین و اتباع علمای کرام
ہی اور معنی تقلید کی لغت مین یہ ہین التقلید در گردن افگندن حمیل وغیرہ آن کسی را و کار
در عہدہ کسی کردن ہی کذا فی الصراح اور اصطلاح اصول فقہ مین عبارت ہی اتباع انسان سے
غیر کی واسطی اقوال افعال مین حق جانکر بغیر نظر و تامل کی بیچ دلیل کی گویا کہ اس مقلد نی
قول و فعل غیر کا قلادہ اپنی گردن مین ڈالا بغیر مطالبہ دلیل کی قال فی التحقیق
شرح الحسامی والتقلید اتباع الانسان غیرہ فیما یقول او یفعل معتقدا للحقیقۃ فیہ
من غیر نظر و تامل فی الدلیل کان ہذا المتبع جعل قول الغیر او فعلہ قلادۃ فی عنقہ من
غیر مطالبۃ دلیل وفی کشف المنار اعلم ان التقلید عبارۃ عن اتباع الرجل غیرہ فیما سمعہ یقول او فی فعلہ
علی زعم انہ محق بلا نظر و تامل فی الدلیل کانہ جعل قولہ قلادۃ فی عنقہ اور خود عبد الحق استاد منکر اپنی
رسالہ مین معنی تقلید کی اصطلاح بیان کیا ہی کہ تقلید اتباع ہی غیر معصوم کی ساتھ حسن ظن کے
بغیر دلیل شرعی کی التقلید اتباع غیر معصوم بحسن ظن بلا دلیل شرعی اور مجتہد
مطلق کو اوپر دلیل کی عمل کرنا چاہئی اور مجتہد اوسکو کہتی ہین کہ جانی قرآن وحدیث
کو مع احکامہما یعنی تمام اقسام و انواع اونکی عبارۃ النص و دلالۃ النص و اشارۃ النص و اقتضاء
النص اور ناسخ و منسوخ و ظاہر و نص و مفسر و محکم و متشابہ و ماول و خفی و مشکل و مجمل و خاص و

ہمام وغیرہا واقسام حدیث صحیح وضعیف وحسن ومرفوع وموقوف واحاد ومشہور ومتواتر ومرسل
ومنقطع ومنکر ومعلل وشاذ وغیرہا اور ماہر ہو علم لغت ومواد اشتقاق وصرف ونحو ومعانی و
بیان مین اور جانتا ہو توضیح اختلاف جملہ ائمہ وطرق رد وکلام فصیح وردی ومذموم ومفرد
وشاذ وشواذ ونوادر وحقیقت ومجاز وغیرہ اور ادنی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ کتاب مبسوط
کا حافظ ہووی وہ کتاب ایسی بڑی ہی کہ بوجھہ ایک اونٹ کا رکہتی ہی اور جو ان سب کو
نہ جانتا ہو وہ بزمرہ عامی وجہال کی معدود ہی اوسپر تقلید لازم ہی کہ بلا دلیل اتباع کری کذا فی
التحریر لابن ہمام والتیسیر والتقریر شرحیہ وعمدۃ المرید شرح جوہر التوحید والسراجیہ وفتح القدیر والکافی
وفتاوی عالمگیر اور اگر زیادہ تفصیل وتوضیح دیکھنا منظور ہو تو تنبیہ الضالین دیکھو وہ کتاب واسطے تنبیہ ایسی
ضالین اور ہدایت صالحین کی تصنیف ہوئی ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھو علماء دین سی جو نہین جانتی ہو اور یوجب فرمائی علما کی عمل مین لاؤ اور ترک اتباع
مسلمین کو اللہ تعالی نی مانند مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قرار دیا ہی قولہ تعالی وَمَنْ يَّتَّبِعْ
غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا کذا فی نور الانوار
والتنقیح والتوضیح اور حدیث صحیح وارد ہی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ یعنی اتباع کرو جمہور علماء کی
اور دوسری حدیث مین آیا ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ
كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ
وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ یعنی فرمایا ہی پیغمبر صاحب نی کہ شیطان گرگ آدمی کا ہی مانند گرگ گوسفند
کی کہ پکڑ لیتا ہی بکری گریزندہ ودور روندہ کو یکجانب ماندہ کو دور رکھو تم اپنی تئین گھاٹیون سی
راستی سی یعنی جماعت سی باہر نہ چلو اور لازم پکڑو جماعت اور اکثر کو یعنی اتباع اکثر وجمہور علماء کی
لازم پکڑو اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ سی مروی ہی کہ واجب ہی عامی پر یہ پیروی کرنی فقہا کی کیونکہ
اوسمین قابلیت نہین ہی اس بات کی کہ حدیثونکو پہچانی اور معنی اوسکی دریافت کری اور ناسخ ودلالات
کو اوسکی سمجھی اور منسوخ کو امتیاز کری اور عام اور خاص اور محکم اور متشابہ وغیرہ کو الگ الگ تمیز
کری اور احکام کو معلوم کری رُوِيَ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَى الْعَامِّيِّ الْاِقْتِدَاءُ
بِالْفُقَهَاءِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ فِيْ حَقِّهٖ اِلٰى مَعْرِفَةِ الْاَحَادِيْثِ وَمَعَانِيْهَا

وتاویلاتها وناسخها ومنسوخها وخاصها وعامها ومحکمها ومتشابهها الخ وروایات فقهیه

باب وجوب اتباع فقهای مذکوره ذیل مین فی جوهر الفتاوی اما فی حق عامة المسلمین
لا یکون فی وسع کل واحد ان یرجح الدلائل ویجتهد لکن ینبغی ان یتبع اماما ویکون
متبعا فی الدر المختار وقد ذکروا ان المجتهد المطلق فقد فقد واما المقید فعلی سبع مراتب
مشهورة واما نحن فعلینا اتباع ما رجحوه وما صححوه کما لو افتوا فی حیاتهم فان قلت قد
یحکون اقوالا بلا ترجیح وقد یختلفون فی التصحیح قلت نعمل بمثل ما عملوا من اعتبار تغیر العرف
واحوال الناس وما هو الارفق وما ظهر علیه التعامل وما قوی وجهه ولا یخلو الوجود
عمن یمیز هذا حقیقة لا ظنا وعلی من لم یمیز ان یرجع لمن یمیز لبراءة ذمته والغرفیه فی
مقام آخر وان لم یکن مجتهدا فعلیه تقلیدهم واتباع رایهم فی مختصر الاجناس القاضی اذا لم
یکن مجتهدا فعلیه اتباع رای الفقهاء فی العقائد الحامدیه ویفترض علی المقلد اتباع المجتهد
سواء کان ذلک المقلد عامیا او عالما الطریق علم من العلوم فی مسلم الثبوت اجمع المحققون
علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة بل علیهم اتباع الذین سبروا ولوبوا وهذبوا
وفرقوا وعللوا وفصلوا فی شرح المسلم لمولانا ملک العلماء عبد العلی محمد رحمة الله علیه یعنی یجب
علی العوام تقلید من تصدی علم الفقه لا اعیان الصحابة المحتملین لمقولة فی فیض القدیر
شرح الجامع الصغیر یجب علینا اعتقاد الائمة الاربعة ولا یجوز تقلید الصحابة وکذا
التابعین کما قاله امام الحرمین وقد نقل الامام الرازی اجماع المحققین علی منع العوام
من تقلید اعیان الصحابة وغیرهم وهکذا قال الامام المحقق النووی فی شارح
الاربعین وهکذا قال ابن حجر فی رسالته پس اگر منکر دعوی اجتہاد کا کرے دلیل چاہتا ہے محض
بدیہی البطلان ہے اسکو استعداد علم صرف نحو کی بھی نہیں ہے لا محالہ دعوی جاہل ہے تو اوسکو سوای تقلید واتباع
علمای کرام کی کچھ چارہ نہیں ہے اوسکو کیا منصب ہے کہ مطالبہ دلیل شرعی کرے اور وہ دلیل کو کیا سمجھے گا
اور اس جگہ آیت وحدیث واجماع تین اصول شرع شریف سے وجوب تقلید واتباع لکھا گیا اب
منکر پر لازم ہے کہ ایسی قول باطل سے توبہ کرے اور ہدایت پکڑے اور اپنی جہل کی بات سے [illegible]
ہے الفہیم اہ قولہ بلکہ علمای نامدار اور فضلای تقوی شعار مثل ملا علی قاری حنفی

وغیرہ نی بدعات حرمین مین رسائل لکھی ہین اور داد انصاف کی دی ہے اقول منکر نی عبارت
ملا علی قاری کی اس مقام مین نہین لکھی ہرگز رسائل ملا علی قاری مین نا مقبول ہو بلکہ بعض علمای
حرمین شریفین کلام موہوم نہین ہے اور اگر بدعات عوام کی لکھی ہین تو اور بات ہے کلام
علما مین ہے نہ جہلا مین اگر عیب سچا ہے تو عبارت ملا علی قاری کی در باب تفضیل علمای
حرمین شریفین مرتکب ہونا بدعات اونکا حاشاہم عن ذلک نقل کرے صرف تحریر عیب معاند
کی کافی نہین ہے قولہ اور اسلاف صالحین ہے بہت سے صوفیان کرام نی گانا اور مزامیر
کی ساتھ سنا ہے حالانکہ اگر کوئی اونکی فعل کو حجت گردانی علمای شریعت کی سامنی اصلا مجاز
نہوگا اقول منکر کا یہ قیاس مع الفارق ہے کجا راگ باجے ومعازف محرمہ کی ساتھ کہ فقہای
کرام نی بالاجماع اوسکو حرام لکھا ہے اور کہاں قیام واسطی تعظیم نبی کہ مامور بہ ہے ببینہا بون بعید
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اس مقام پر یہ مثل صادق آتی ہے من چہ میسرایم وطنبورہ
من چہ میسراید قولہ علاوہ اسکی فحول علمای دیندار نی کتب مشہورہ مین تصریح کی بدعت وضلالت
ہونی اس فعل پر اقول یہ محض غلط ہے بلکہ محدثین کبار نی تصریح کی ہے اوپر استحسان اور استحباب
اس فعل کی اور اجماع علما کا اسپر نقل کیا ہے جیسا کہ استفتا ہای استحسان قیام مذکور سی بخوبی
واضح ہے قولہ چنانچہ شیخ محمد شامی نی اپنی کتاب جو مسمی بسبل الرشاد فی احوال خیر العباد اور
بسیرة الشامی ہے چھٹی باب مین لکھا ہے عبارت انکی یہ ہے جرت عادة کثیر من المحبین
اذا سمعوا بذکر وضعه صلی الله علیه وسلم ان یقوموا تعظیما له صلی الله علیه وسلم
وهذا القیام بدعة لا اصل لها انتهی اقول منکر نی اصل کتاب سیرت شامی نہین دیکھی
کسی استفتا وغیرہ مین عبارت دیکھکر اور تصرف کرکی بقدر اپنی مطلب کی عبارت نقل کردی
اسپر دلیل یہ ہے کہ نام کتاب کا غلط لکھا صحیح نام اس کتاب کا سبل الہدی والرشاد ہے اور
منکر نی نقل مین خیانت کی ہے اصل عبارت لا اصل لہا ہے اور قاعدہ نحو بھی اسی کا مقتضی
ہے کیونکہ ضمیر تانیث لہا کی بطرف بدعت کی راجع ہے منکر نی لا اصل لہ لکھا ہے اور فضیلت
اصل کتاب سبل الہدی والرشاد میری پاس موجود ہے اور اس عبارت سے حرمت قیام کی
قیام نہ صراحۃ مستفاد ہے اور نہ ضمنا اوس سے صرف ہونا قیام کا ایسی بدعت کہ لا اصل لہا

یعنی نہ پایا جانا اصل اوسکی فعل پیغمبر صاحب اور صحابہ سے نکلتا ہی سو یہ امر واقعی ہی کہ زمانہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام مین اسکا رواج نہ تہا اور بدعت اور حسنہ ...
کی منقسم ہی بلکہ بعض بدعات سے واجب و فرض کفایہ و مستحب ہی چنانچہ اقوال امام شافعی
و امام نووی وغیرہما سے جو اوپر مینی نقل کیا ہی بخوبی واضح ہی فانظر ہنالک اور سیاق
وسباق کلام محدث موصوف کا اوپر مستحسن اور بدعت حسنہ ہونی قیام کی دلالت کرتا ہی
کلام اول مین جاری ہونا عادت کثیر محبین کی درباب کہڑی ہونی کی واسطی تعظیم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی مرقوم ہی لفظ اجرای عادت اور کثرت اور محبین حق ان عظمت اس فعل
کی ہین اگر نزدیک محدث موصوف کے یہہ فعل اونکا مذموم وضلالت ہوتا ہرگز بلفظ محبین
کہ عمدہ و احسن القاب مومنین سے ہی ذکر نہ کرتا اللہم ارزقنا محبتہ بلکہ بلفظ مبتدعین یا ضالین
یا فاسقین لکہتا اور عبارت آخر اوسکی بعد لا اصل لہا کی یہہ ہی کہ منکر نی عمدا وعنادا اوسکو
متروک کیا یا اوسنی نہین دیکہی پہر کیف اس جگہہ عمل لا تقربوا الصلوۃ بحذف وانتم سکارے
ہوا اور قال ذو اللحیۃ الصادقۃ حسان زمانہ ابو زکریا یحیی بن یوسف الصرصری
رحمۃ اللہ علیہ فی قصیدۃ من دیوانہ قلیل لمدح المصطفی الخط بالذہب
علی فضۃ من خط احسن من کتب وان ینہض الاشراف عند سماعہ
قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب اما اللہ تعظیما لہ کتب اسمہ
علی عرشہ یا رتبۃ سمت الرتب وانفق ان منشد انشد ہذہ
القصیدۃ فی ختم درس شیخ الاسلام الحافظ تقی الدین السبکی والقضاۃ
والاعیان بین یدیہ فلما وصل المنشد الی قولہ وان ینہض الاشراف
عند سماعہ قام الشیخ للحال قائما علی قدمیہ امتثالا لما ذکرہ الصرصری
وحصل للناس ساعۃ طیبۃ انتہی پس عبارت اخیر سی کہڑا ہو جانا شیخ الاسلام
تقی الدین سبکی کا بحالت موجودگی قضاۃ واعیان علما ومحدثین ختم درس مین اور ورود نو
قدم کی باستماع مضمون شعر صرصری اور نہ انکار کرنا کسی عالم کا اوس وقت مین صریح دلیل
اوپر استحسان استحباب کی ہی لفظ للحال وساعۃ طیبۃ اور تعریف صرصری ساتہہ

لفظ ذو اللحیۃ الصادقۃ وحسان زمانہ قرینہ صحیح ہی اوپر اس مراد کی علاوہ اسکی علامہ حلبی
رحمہ اللہ نی تفصیل قول مجمل محدث موصوف کی بخوبی کردی کہ بدعشای بدعت حسنہ
کذا فی السیف المسلول اور شیخ الاسلام ابو نصر عبد الوہاب پسر محدث موصوف کی
یہی تاویل کی ہی کذا ذکرہ مولانا محمد صدر الدین الدہلوی سلمہ اللہ تعالی فی رسالتہ
پس ... صاحب ... شامی سے منکر کا مدعا حاصل ہوا الحمد للہ علی ذلک اور ظرفہ
یہہ ہی کہ ... الہدی والرشاد مین بہت اقوال محدثین عظام و متقدمین کرام درباب
استحباب محافل مولد شریف مذکور ہین اور محدث مسطور کی کلام فاکہانی منکر مولد کو
مردود کیا منکر باوجود اس تصریح کی قائل استحباب مولد شریف نہین ہی اور اسکی
کلام کو اس باب مین مستند نہین لایا صرف درباره قیام کی مستند گردانا ہی قولہ اقول
عارف فانی عالم ربانی عاشق السید الثقلین خادم الحرمین الشریفین شیخ محمد بن فضل اللہ
جونپوری نی کتاب بہجۃ العشاق مین لکہا ہی بیان مین ہا جارمی آداب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما یفعلہ العوام عند ذکر وضع خیر الانام علیہ التحیۃ و
السلام لیس لشیء بل مکروہ انتہی اقول جاننا چاہئی کہ شیخ محمد بن فضل اللہ جونپوری کی
کلام فاکہانی کی تبعیت کی ہو اور وہ نہ علما متقدمین سی اور نہ متاخرین مشہورین سے ہی
اور نہ کتاب اوسکی مشہور ومعروف ہی اور متداول درمیان ایادی انام نہین ہی وہ
ہونہ ایسا شخص مستند ہی اور نہ ایسی کتاب لائق اعتماد ووثوق ہی قال فی خزانۃ
الروایات لو کان الکتاب غیر مشہور فیما بین العلماء فلا وثوق بہ دو در صورت اعتبار
کی بہی تحریر ایسی شخص کی بمقابلہ تحاریر فحول محدثین وکتب متداولہ ومشہورہ کے
کب لائق اعتماد ورجحان کی ہی اور جس حالت مین نزدیک منکر کی اقوال و افعال علمای
حرمین شریفین کہ مخدوم زمانہ ہین بی دلیل شرعی کی معتبر نہین پس قول ہندی اونکی
خادم کا کب لایق اعتماد کی ہوگا کیونکہ وہ غیر مدلل ہی اور اوپر بنا قول منکر کی یہہ
ہی شیخ محمد بن فضل اللہ بلا سند وبی دلیل ہرگز قابل اعتبار نہین ہی اور ظاہر ہی کہ
نہی نسبت اس فعل کی طرف عوام کی کی ہی اگر اوسکو معلوم ہوتا کہ اخص الخواص نی

قدوۂ متقدمین ومتاخرین کبار نی مثل امام برزنجی وعلامہ مدالقی استحباب قیام کا [illegible]
ایسا [illegible] نہ کرتی اونکی نہ معلوم ہونی سی النفی اصل کی لازم نہیں آتی [illegible]
بہجۃ العشاق سی ممانعت قیام کی صراحۃ نہیں نکلتی ہی عوام کر [illegible]
ودیگر محرمات کی ساتھہ کرتی ہون کی اوسکی نسبت یہہ لکھا ہوگا [illegible]
گجراتی ثم البرہان پوری نی اپنی کتاب طریقۃ الف [illegible] فولا و قاضی نصیر الدین
المشائخ امورا کثیرۃ لانجد بہا اثرا ولا یسما فی کتاب وسنۃ منہا القیام عند ذکر ولادتہ
صلی اللہ علیہ وسلم اقول تردید اسکی مثل قول شیخ محمد بن فضل اللہ جونپوری کی ہی قولہ
تحفۃ القضاۃ مین لکھا ہی سئل القاضی عن مجلس المولود الشریف قال لا ینعقد لانہ محدث
وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار وما یفعلون من الجہال علی راس کل حول فی شہر
ربیع الاول لیس بشی [illegible] عند ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویزعمون ان روحہ صلعم
یجی و حاضر فزعمہم باطل بل ہذا الاعتقاد شرک وقد منع الائمۃ الاربعۃ عن مثل ہذا انتہی
اقول قاضی نی جو دلیل عدم انعقاد محفل مولد شریف کی یہہ لکھی ہی کہ یہہ محدث ہی اور
ہر محدث گمراہی ہی اور ہر گمراہی فی النار ہی یہہ قول جمہور کی مخالف ہی امام شافعی و
ملا علی قاری وطیبی وامام نووی وجلال الدین سیوطی وعلامہ محمد شریف ودیگر اکابر
محدثین نی رد اس کا لکھا ہی اور کلیہ کل بدعۃ عام مخصوص منہ البعض ٹہرایا ہی اور ہدایۃ المز
شرح جوہرۃ التوحید مین لکھا ہی کہ کہنا ہر بدعت کا ضلالت جہالت سی ہی چنانچہ [illegible]
وبسط اسکی رسالہ ہدی الانام فی مسئلۃ القیام مین اور استفتاہای منقولہ مین بخوبی ہی
تکیر جمہور اور عبارت قاضی مین غور کرنی سی بطلان یا بدعت ہونا قیام کا معلوم نہین
ہوتا ہی قاضی نی صرف لوگونکی زعم کو کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر جانتی
ہین باطل لکھا اور اس اعتقاد کو شرک لکھا ظاہرا اس سی مراد یہہ ہی کہ جو کوئی روح
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر اور مستقل واسطی انجاح حاجات کی بلا واسطہ
حق تعالی جانکر مثل خدا جانیگا وہ شرک ہی اسواسطی کہ شرک عبارت اس سی ہی کہ
دوسریکو شریک اللہ تعالی کا الوہیت مین یا شریک بمعنی استحقاق عبودیت کی جانی کذا

فی شرح العقائد النسفیہ اور اگر یہہ تاویل نہ کی جاوی تو کلام قاضی کا مشعر شرک ہونی کی نعو اور
بیہا [illegible] ہوگا [illegible] جو قت ثابت ہوا بدعت اور محدث ہونا اسکا تو کب ملامت جائز
ہی اوسکی [illegible] اقول حسب تصریح جمہور علماء کرام ومحدثین عظام کی [illegible] مستحسن ہونا
اسکا اور ہونا اجماع [illegible] کا اسپر ثابت ہوا پس ہرگاہ مستحق ہی کہ فاعل بدعت حسنہ
بالاتفاق [illegible] ہی پس اوسکا تارک اور منکر اجماع کا سراسر ملامت وعتاب ہی قولہ
[illegible] ہی جنکی شان مین قرآن پاک مین آیا ہی لا یخافون لومۃ
لائم قولہ غلط ہی بلکہ ایسی شخص کی شان مین قرآن مجید مین وارد ہی ویتبع غیر سبیل
المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا اور حدیث اوسکی حال مین ناطق ہی
من شذ شذ فی النار ومن فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ قولہ اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی حق مین فرمایا ہی من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ
اجر مائۃ شہید اقول یہہ حدیث مصداق اوس شخص کی ہی کہ ایک شخص موافق سنت
کی عمل کرتا ہی اور بعض اشخاص اوس فعل سی مانع ہوتی ہین اور خلاف اوسکی کرتی ہین
مثلا نماز تراویح پڑہتا ہی یا نکاح کرتا ہی اور بعضی لوگ بسبب آرام طلبی ورفع تکلیف کی
مانع ادای تراویح یا بسبب فساد زمانہ کی مانع نکاح مسنون سی ہون تو اوس شخص پر کہ
متبع سنت کا ہوگا ثواب سو شہیدون کا ہوگا اور اس جگہہ ایسا نہیں ہی کیونکہ
مجیب کوئی دلیل سنت کی مشعر بحرمت یا کراہت قیام مولد نہین لایا ہی فعل سلبی کا
تو مسنت نہین ہی اور سنت اسکا نام نہین ہی کہ ایک فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی یا صحابہ نی ترک کیا ہو اور کوئی محذور شرعی اوسکی کرنی پر لازم نہ آتا ہو اور یہہ امر صریح
البطلان ہی اسواسطی کہ اجماع وقیاس اصول شرعیہ سی ہی اور اجماع وقیاس اونہین
امور مین غالبا ہوتا ہی کہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ مین معمول نہوا اور
مصرح فی الکتاب والحدیث نہو اور استحسان کہ ہزارون جگہہ کتب فقہیہ مین ہی باطل
ہو جائیگا قولہ ایسی شخص کو بی ادب بی تمیز کہنا آداب اور تمیز مجیب پر گواہ ہی اقول
[illegible] جو بی تمیز وبی ادب ہو نا نسبت ایسی شخص کی کہنا عین ادب و

نجم الدین قنوجی بھی کہ سطرح صحیح و معتبر نہیں ہو سکتا ہی نزدیک فی علما کی
اور ہرگز لائق اعتماد کی نہیں ہی جو قول کہ موافق جمہور اہل سنت و جماعت کی [illegible]
اتفاق ہم [illegible] بعض علما دیگر دیار کا اوسپر ہو [illegible]
کہ بفضلہ تعالی قول جناب استاد نا ہی اور خلاف اسکی [illegible] ہم بھی جیسا
ہی جیسا کہ قول طرف ثانی ہی تو کہ کسواسطی [illegible] وشاذ و نادر و مرجوح
کہ شیخ تاج الدین عمرو بن علی اللخمی والسکندری مشہور [illegible] نہیں ہی
لی ان عمل المولود بدعۃ مذمومۃ لکہا ہی اقوال ظاہر کہا ہی لی کہ ادعا بدعت مذمومہ کیا ہی
وہ متفرد ہی اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری اور شیخ المحدثین جلال الدین
سیوطی اور محمد بن علی مصنف سبل الہدی والرشاد اور احمد بن محمد مدنی شافعی نی اوسکی
کلام کو اصول اور فروع ساقط نظر رد کیا ہی پس با وجود مردود ہونی اوسکی قول کی [illegible]
سند ایسی قول [illegible] مرجوح کب لائق سند و قبول علما ہی فی الدر المختار ان الحکم
والفتیا بالقول المرجوح جہل وخرق للاجماع وان الحکم الملفق باطل بالاجماع
یعنی حکم و فتوی دینا ساتھ قول مردود و مرجوح کی جہالت اور توڑنا اجماع کا ہی اور مردود
و مرجوح باطل ہی بالاجماع قول [illegible] شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی
ہی بیچ مکتوب [illegible] و مکتوب پنجاہ و چہارم [illegible] ہی اول
علاوہ نقل عبارت مکتوبات نہیں کہی نہ معلوم کہ ان مکتوبات میں کیا بیان فرمایا
اور یہ کہا جو اسنا قم نی کتاب مکتوبات حضرت ممدوح کی تلاش کی مکتوب پنجاہ
چہارم میں کچھ تذکرہ مولد شریف یا قیام کا نہیں ہی شیخ مرحوم با فراہی اور مکتوب
دولیست و ہفتاد و سوم تا حال دستیاب نہیں ہوا [illegible] بالفرض مکتوب پنجاہ
چہارم سی ہی اصل ما ہیکی قول کی واضح ہی باہر [illegible] کیا اعتماد ہی [illegible]
ہے کہ [illegible] اپنی قول کی [illegible] رد کیا ہو اور بالفرض اگر کلام ان
دونوں بزرگ کا ہو یاد اسکی قول کا ہی جو تمام مضر ہماری تحریر کا نہیں ہی [illegible]
مثل حضرت شیخ [illegible] و ابن جوزی بھی امام [illegible] جلال الدین سیوطی [illegible]

قولہ ترکہ بعینہا [illegible] ہی بہتر
کا استحباب [illegible] استحسان پر اتفاق ہے
فیجہ اور [illegible] جواب اصل انعقاد محفل مولد شریف موجب خیر و ثواب و برکت
اور کہنا ہونا [illegible] تعظیم کی فضیلت [illegible] تو فعل جو کوئی [illegible]
تعظیم حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں [illegible] وجہ خوشنودی رب العالمین
[illegible] اشخاص کی بدعت سیئہ وافزونی ایسی فعل کو رسم و عمل کو بکثرت
ببھتی
اور با وجود [illegible] عمل فقہا و محدثین عظام کی از راہ جبر [illegible] نہیں لی
ہین اس عملداری ہندوستان میں کچھ چارہ نہیں ہی اللہم اہدہم الی الصراط
المستقیم قولہ مجلس مولد کہ شد ایجاد آن + بدعت آن برافزود از بیان + فاسق و
مبتدع در مجلس تمام + جمع می آیند با صد احترام + شد بنی خانہ دران ایجاد ہم + چون
امام بارہ از اہل ستم + خانہ بدعت بشد ہر خانۂ + خانہ خانہ گشت ہر دیوانۂ + خانہ چہ ہر خانہ
بتخانہ + در خط و خالش ز دام و دانہ + الغرض در خانہ مولد نگر + ہر عتیق شد [illegible]
بدعت دگر + ذکر وضع حمل چون آید در میان + از پی تعظیم بر خیزند شان + گویا در
وضع حمل امیست این + در حضور شان شدہ مولد ہمین + شد معاذ اللہ این شنعت
تمام + از ادب [illegible] و ہم [illegible] حرام + در زبان ہم معنی مولد کجا + زانکہ شد مولود
مولد را [illegible] معنیش آمد ولادت را زمان + تا کہ شد جائی ولادت نام آن + ا
زمان و جای ہر دو مصداق منیت + غیر بدعت ہیچ استحسان نیست + اقوال علم و تدین
[illegible] اوکا ان اشعار سی ظاہر ہو گیا کسی ملحد کی یہ اشعار ہین لائق اہل دین سند پکڑنی کی
نہیں ہی اور ایسی ہی شعرا کی حق میں حق تعالی فرماتا ہی والشعراء یتبعہم
الغاوون [illegible] تضلیل و تفسیق جملہ فقہا و محدثین و اولیا کرام متقدمین و
متاخرین [illegible] کی اور اہانت اور استحقار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر زمین مذکور
ہی اور اطلاق بت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا ہی مولد خانہ دینی خانہ
بتخانہ قرار دیا ہی جیسا کہ مقتدای اہل ضلالت عبد الوہاب نی صنم اکبر قبر شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ان یاروں کی بالفعل ایسی عملداری ہی جو خوشی ہی

ہین ایسی کہی جاتی ہی خدا کو برا کہی جاتی ہی جناب پیغمبر صاحب بی ادبی و گستاخی کی
پوچھنی والا نہین ہی اگرچہ ہین شریفین یا دیگر بلاد اسلامیہ ہین [illegible]
تشنیعہ کا ہو یا دیکھا جب کہتا عبد الحق ساکن [illegible] نی تھوڑی [illegible]
کی تہی اور صرف اسقدر کہا تہا کہ حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ [illegible]
ہین اور ہدایہ و شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہیہ [illegible]
فتوی اوسکی کفر کا لکہکر سزای [illegible] تجویز کی تہی کہ جب
علماء مکہ شریفہ موجود ہی قولہ اب سنا جاتا ہی کہ سنہ ۲۶ ہجری مین امام یافعی نی لیلۃ الرغائب
اور پندرہوین شعبان کی نمازون کی مذمت مین امام نووی سی نقل کیا ہی کہ کہا اوسنی [illegible]
البدعۃ وضعیہما الی ان قال علیہ الصلوۃ والسلام من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد
اور ایسی ہی ابن حجر مکی فتح المبین مین ان نمازونکو بدعت لکہا ہی تو پہر نماز جسکو کوئی
افضل عبادت کہ خاص واسطی رب العالمین کی ہی نہین ہی جسحالت مین ان نمازونکو
بسبب تعیین تاریخ اوروں کی بدعت کہا اور اونکی احداث کرنی والی کی حق مین اماموں
نی بد دعا فرمائی چہ جای کہ مولد ماہ و تاریخہای معینہ مین اقوال امام نووی و ابن حجر کی
جو نماز شب برات ولیلۃ الرغائب کو [illegible] حدیث صحیح
مسلم مین بتصریح ممانعت تخصیص شب جمعہ واسطی نوافل کی نہی اور بعض اشخاص نی
احادیث موضوعہ در باب نماز رغائب وشب برات کی بیان کی تہی اور عمل کرنا احادیث
موضوعہ پر نزدیک محدثین کی حرام ہی چنانچہ مستملی شرح منیۃ المصلی مین امام حلبی نی تحقیق
تمام تحریر فرمایا ہی اور عبارت امام نووی شارح صحیح مسلم وطیبی مین جو نہج بیان یعنی حدیث
شریف لاتخصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من اللیالی مین مسطور ہی [illegible] اس حدیث
کی کہ من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد جسطرح کہ راد ذکر کیا ہی مندرج ہین [illegible]
اور اس جگہ ایسا نہین ہی کیونکہ نہ کوئی حدیث در باب منع ونہی عمل مولد شریف و
قیام ذکر ولادت شریف وارد ہی اور نہ کسی شخص نی کوئی حدیث وضعی [illegible]
استحسان و استحباب دونون امر شریف کی بنائی ہی کہ اوسپر عمل حرام ہو [illegible] فرق

یقین دونون امرین واضح ہی علاوہ اسکی یہہ قول ان محدثون کا مختار و معمول کل محدثین فقہا
کا نہین ہی حضرت غوث اعظم غنیۃ الطالبین مین اور امام حجۃ الاسلام غزالی احیاء العلوم مین اور
شہاب الدین سہروردی کتاب الاوراد مین اور اور فقہاء [illegible] نماز رغائب و شب برات
صریح مستحب لکہا ہی اور اب تک معمول اکثر مشائخ اصحاب شریعت و طریقت ہی کہ ان نون
مین [illegible] نوافل [illegible] ہین اور یہہ بہی ضرور نہین ہی کہ جو احادیث نزدیک
محدثین [illegible] فقہا کی بہی صحیح نہون بلکہ مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس
نی سفر السعادت مین حکم عدم صحت بعضی احادیث کا کیا ہی حالانکہ اونہین احادیث کو خود
اصحاب صحاح ستہ لائی ہین کما لا یخفی علی من طالع کتب الفقہ والحدیث اور اسکی سب
نوافل وغیرہا ایسی ہین کہ ثبوت اونکی فعل کا سنت سی نہین ہی مگر نزدیک فقہا کی مستحب
اور باعث ثواب ہین چنانچہ تعریف روز عرفہ مین ہی کہ بعد نماز ظہر کی جماعۃ صالحین صحرا مین
جا کر تہلیل وتمجید و تکبیر بنظر تشبیہ حاجیون کی عرفات مین بعضی شہر مین کرتی ہین فی فتاوی
الحجہ ناقلا عن الجامع الصغیر التعریف الذی یصنعہ الناس لیس بشیء وذلک ان جماعۃ من الصلحاء
والعارفین یجتمعون فی یوم عرفۃ فی کل بلدۃ یہللون ویکبرون تشبہا بالحاج فی عرفات فذلک لیس
بشیء یعنی لیس من [illegible] والخیرات واشتیاق عرفات سے
المضمرات فی الجامع البرہانی فی ہذہ المسئلۃ بعض مشائخنا قالوا التعریف الذی یصنعہ الناس
لیس بشیء لم یرد بہ نفی شرعیۃ لنفسہ لانہ دعاء وتسبیح وتضرع الی اللہ وانما اراد وجوبہا کونہ
سنۃ فی الذخیرۃ فی الفصل الخامس ستشہد القول محمد رہ ان ابا حنیفۃ لا یری بہ [illegible]
معناہ انہ لا یری بنفی شرعیتہم قربۃ انما اراد بنفی وجوبہا شکرا وہذا کما قال محمد فی الجامع الصغیر
عن ابی حنیفۃ رہ ان التعریف الذی یصنعہ الناس لیس بشیء لم یرد بہ نفی شرعیتہا اصلا لانہ تسبیح ودعاء
وانما اراد بہ نفی وجوبہا کذا ایضا فی کفایۃ الفقہاء وروی عن محمد بن الحسن انہ کان یجیز ذلک
فی الکافی شرح الوافی التعریف لیس بشیء وہو تشبیہ الناس انفسہم باہل عرفۃ یوم عرفۃ وقیل
[illegible] لانہ تشبیہ باہل الطاعۃ فیکون لہم ثوابہم فی الدر المختار ووقوف الناس یوم
عرفۃ فی غیرہا تشبیہا بالواقفین لیس بشیء ہو نکرۃ فی موضع النفی فیعم انواع العبادۃ من فرض

واجب ومستحب بمفيد الاباحة وقيل يستحب ذلك في الشمني شرح النقاية لا اجتماع اي الاجتماع
اجتماع الناس يوم عرفة في غير عرفة تشبيها بالواقفين بعرفة اسيطرح درباب [illegible] نماز
پنجگانه باوجوديكه فعل آنحضرت وصحابه سي ثابت نهين هي فقهاء عظام ني مستحب مستحسن
لكها هي اور جهه قول مفتى به ومختار اصحاب متون كا بعينه هي في الدر المختار والتلفظ بها مستحب
هو المختار وقيل سنة يعني احبه السلف او سنة علمائنا اذ لم ينقل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولا الصحابة والتابعين بل قيل بدعة في البحر الرائق قد [illegible] في التلفظ
باللسان فذكر في منية المصلي انه يستحب وهو المختار وصححه في المجتبى وفي الهداية والكافي والتبيين
انه يحسن لاجتماع عزيمته وفي الاختيار معزيا الى محمد بن الحسن انه سنة وهكذا في المحيط والبدائع
وفي القنية انه بدعة الا انه لو لم يمكنه اقامتها في القلب الا باجرائها على اللسان فحينئذ يباح و
نقل عن بعضهم ان السنة الاقتصار على نية القلب فان عبر عنه بلسانه جاز ونقل في شرح
المنية عن بعضهم الكراهة وظاهر ما في فتح القدير اختيار انه بدعة فانه قال قال بعض الحفاظ لم يثبت
عن رسول الله صلعم من طريق صحيح ولا ضعيف انه كان يقول عند الافتتاح اصلي كذا ولا عن احد من
الصحابة والتابعين بل المنقول انه صلعم كان اذا قام الى الصلوة كبر وهذه بدعة انتهى وزاد في
شرح منية المصلي انه لم ينقل عن الائمة الاربعة ايضا فتحرر من هذا انه بدعة حسنة عند قصد جمع العزيمة
وقد استفاض ظهور العمل بذلك في كثير من الامصار في عامة الاعصار فلعل القائل بالسنة اراد بها
الطريقة الحسنة لا طريقة النبي صلعم اور مانند اسكي تثويب كو يعني درميان اقامت واذان كي
اعلام ثاني كرنا يعني الصلوة الصلوة يا قامت اقامت اور مانند اسكي كهنا باوجوديكه
فعل آنحضرت صلعم وصحابه وتابعين سي منقول نهين هي فقهاء كرام ني مستحب لكها هي في شرح الوقاية
واستحسن المتاخرون تثويب الصلوة كلها في فتاوى عالمگيري [illegible] المتاخرين في
كل صلوة الا في المغرب هكذا في شرح النقاية في الدر المختار ويثوب بين الاذان والاقامة في الكل
للكل بما تعارفوه الا في المغرب اسيطرح درمختار مين سلام كو بعد اذان كه سنه سات سو اكاسي مين
حادث هوا بدعت حسنه لكها في الدر المختار التسليم بعد الاذان في ربيع الآخر سنة سبعمائة واحدى
وثمانين في عشاء ليلة الاثنين ثم الجمعة ثم بعد عشر سنين احدث في الكل الا المغرب ثم فيها مرتين

وهو بدعة حسنة وجمله نوافل واوراد كا بهي حكم هي مثلا كسي شخص ني يهه مقرر كيا كه هر روز
بعد نماز ظهر كي بيس ركعت نفل پڑها كرون يا كسي شخص ني بعد هر نماز فريضه كي هر روز
پڑهنا ستره ستره اور دكيا او على هذا القياس پس نزديك علما كي فاعل اسكا مستحق
ثواب هوگا اور بلحاظ اسكي كه زمانه صحابه وتابعين سي يهه فعل منقول كسي سي نهين هي
اس فعل پر لائق عتاب وملامت كي نهوگا كما لا يخفى على من له ادنى بصيرة وعلم وفهم قوله
مثل وفات نامونكي جنهه بقول شاه ولي الله محدث الدهلوي قدس سره كي كه بيچ رساله
قول جميل كي فرماتي هين واما الآفات التي تعتري الوعاظ في زماننا فمنها عدم تمييزهم من
الموضوعات وغيرها بل غالب كلامهم الموضوعات والمحرمات وذكرهم الصلوة والدعوات
التي عبرها المحدثون من الموضوعات ولها مبالغتهم في الشيء من الترغيب والترهيب ومنها
قصصهم قصة كربلا والوفاة وغير ذلك في المواسم وخطبهم فيها والله اعلم اقول قول جميل
كي عبارت منقوله مين كچهه ذكر بدعت هوني محفل مولد شريف وقيام كا نهين هي بلكه ذكر
آفات كا هي كه واعظون ني في زماننا بيان كرنا اختيار كيا هي اور باوجود عدم علم حال
ناسخ ومنسوخ واقسام آيات وانواع احاديث موضوعات ومحرمات خلط كركي قصه هاي
كربلا وغيره وعظ مين بيان كرتي هين جسطرح كه وعظ منكر اول كا هي منكر ثاني بهي اپني كلام كي
زينت كي واسطي عبارت قول جميل كي اس محل مين كچهه لايا تاكه عوام كي نزديك موجب زيادتي
اعتبار جواب اوسكي كا هو مگر نزد اهل علم كي يهه مغالطه اور دهوكا ديا كچهه فائده نهين ديتا
دوسرا اور طرفه يهه هي كه اوس رساله مين خلاف معقول ومنقول وقت ذكر وضع حمل كي حاضر وناظر
سمجهه كر كه گويا اسوقت پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم شكم مادر سي تشريف باهر لاتي هين تعظيما
قيام كرنا نزديك فقير كي بدعت بلكه كفر اور شرك هي في العبادة اقول آمحافل ميلاد مين اجتماع
صالحين اور [illegible] ذكر آيات رباني وبيان معجزات وشمائل واخلاق مصطفوي هوتا هي
اور هر ايك مسلمان حاضر درود پڑهتي هين اور شكرگزاري حق تعالى كي باب ايجاد وخلق
ايسي رسول كريم رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم كي بفحواي لئن شكرتم لازيدنكم كي جاتي
هي اور حق تعالى كي اطاعت او نافرماني رسول مقبول كي اطاعت اور نافرماني اپني اور ذكر

فرشتی آتی ہین بیچ محفل مین اور صحبت کرتی ہین ساتھہ اونکی پس جسوقت وہ فرشتی آسمان
پر جاتی ہین حق تعالی اونسی پوچھتا ہی کہ کس حالت مین تم ہماری بندونکو چھوڑ آئی ہو
او وہ کیا کرتی ہین پس فرشتی عرض کرتی ہین وہ لوگ تحمید و تمجید و ذکر شکر کرتی
ہین پس حق سبحانہ پوچھتا ہی اون فرشتون سی وہ کیا مانگتی ہین فرشتی جواب
دیتی ہین کہ بہشت مانگتی ہین پس کہتا ہی الله تعالی کہ کیا بہشت کو دیکھا ہی فرشتی جواب
دیتی ہین کہ نہین دیکھا کہتا ہی الله تعالی کہ کیونکر دیکھین گی اوسکو کہتی ہین
فرشتی اگر دیکھتی بہشت کو ہر آئنہ ہوتی وہ لوگ طالب زیادہ حریص زیادہ اعلی بہشت کی
پھر الله تعالی استفسار فرماتا ہی کہ پناہ کس چیز سی مانگتی ہین وہ کہتی ہین دوزخ سی
کہتا ہی الله کیا دیکھا ہی دوزخ کو فرشتی کہتی ہین کہ نہین دیکھا پھر کہتا ہی الله تعالی
کہ کیونکر دیکھین گی فرشتی کہتی ہین کہ اگر دیکھتی ہوتی وہ لوگ خائف تر اوس سی
پس فرماتا ہی الله تعالی تمکو گواہ کرتا ہون مین اس بات پر کہ مین نی مغفرت اونکی کی پس
فرشتی عرض کرتی کہ فلانا گنہکار اوس مجلس مین اور کسی مطلب کو آیا ہی اوس جماعت
مین نہین ہی حق تعالی فرماویگا کہ ذاکرین ایسی قوم ہین کہ نا امید نہین ہوتا ہمنشین اونکا
اور حدیث دوسری یہہ ہی رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا جَلَسَ
قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ قُوْمُوْا فَقَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ
حَسَنَاتٍ وَغُفِرَ لَكُمْ جَمِيْعًا وَمَا قَعَدَ عِدَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَعَالٰى
اِلَّا قَعَدَ مَعَهُمْ عِدَّةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ یعنی فرماتا ہی رسول صلی الله علیه وسلم نہین
بیٹھتی ہین گروہ ذکر کرتی و الا الله تعالی کا مگر منادی ندا کرتا ہی آسمان سی کہ اٹھو
پس تحقیق تبدیل ہوگئین بدیان تمہاری ساتھہ نیکی کی اور تم سب کی مغفرت ہوئی اور
نہین بیٹھتی ہین جس قدر آدمی زمین مین کہ ذکر کرتی ہین الله تعالی کا مگر بیٹھتی ہین اونکی
ساتھہ اوسی قدر فرشتی اور ظاہر ہی کہ ذکر الله تعالی اور رسول صلی الله علیه وسلم کا جس محفل
مین ہو وہان خود الله تعالی ہمنشین ہوتا ہی اور فرشتی حاضر ہوتی ہین اور اقصور ان
حضرت صلی الله علیه وسلم کا ہوتا ہی روح نبی کریم حاضر ہوتی ہی لکہا ہوئی فتوی علما بکہ

اکرم کا تعینہ ذکر کیا فرمایا ہی اور کسبا حادث وسیر مین متواتر آیا ہی کہ پس مجلس مین
سماعت ذکر خدا و رسول کرتی مین فرشتگان الہی حاضر ہوکر اوس ساعت کرتی ہین
حاضر رہتی ہین اور اونکی حضین حاضر کرتی ہین اور سفارش اونکی بجناب حق تعالی کرتی ہین
اور اون مسلمانون کو رحمت الہی اساطہ کرلیتی ہی اور گناہ اونکی زائل اور درجات اونکی
مرتفع ہوتی ہین اور جس مقام پر درود پڑھا جاتا ہی فرشتگان سماوی بجناب آنحضرت
صلی الله علیه وسلم حاضر ہوکر عرض کرتی ہین کہ فلانی شخص نی درود پڑھا اور یہہ بھی حدیث
قدسی مین آیا ہی کہ حق تعالی نی فرمایا انا جلیس من ذکرنی یعنی مین ہمنشین اوس شخص کا
ہون کہ مجکو یاد کرتا ہی کذا فی شرح سفر السعادت لمولانا المحدث الدہلوی علیه الرحمہ اور
یہہ بھی مقرر ہی کہ وقت ذکر کسی شخص کی تصور مذکور الیہ ہوتا ہی اور تنبیہ الغافلین ابو اللیث محمد
فقیہ سمرقندی مین یہہ حدیث مروی ہی روی عن ابی ہریرۃ او عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه
ان النبی صلی الله علیه وسلم قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَاِذَا
وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَعَالٰى يَتَنَادَوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ
فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ فَاِذَا صَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ
مَاذَا يَصْنَعُوْنَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ
فَيَقُوْلُ فَاَيَّ شَيْءٍ يَطْلُبُوْنَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللهُ هَلْ رَاَوْهَا
فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَشَدَّ لَهَا
حِرْصًا فَيَقُوْلُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنَّهُمْ يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ
فَيَقُوْلُ لَهُمْ هَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقُوْلُ كَيْفَ رَاَوْهَا يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ
مِنْهَا خَوْفًا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَاطِئَ لَمْ
يُرِدْهُمْ وَاِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَتِهِ فَيَقُوْلُ هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ یعنی ابی ہریرہ یا
ابی سعید خدری رضی الله عنه سی روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نی فرمایا ہی کہ الله تعالی نی
فرشتگان سیاحین کو زمین پر مقرر فرمایا ہی جسوقت وہ پاتی ہین کسی جماعت کو بحالت
ذکر کرتی حق تعالی کی وہ پکارتی ہین اوس جماعت کو جلد آو مقصود و مطلب اپنا لین وہ

المقبول اتفاقا وفی ہدی الانام فی مسئلة القیام وہان سب حضور ہوتی ہین اوقات اجابت [illegible]
باعث برکت راتی ہین اور محل استجابت دعای یشعر اور الحسیم بالک تو اس [illegible]
بلال مسر دیده جای نظران ماه پاره جنت [illegible] کی البتی سنتعالی کی حسن محمدی
صلعم محکم کیا ہی اور مراتب تعظیم نبی صلعم سی بخوبی واقف ہی اور موجب رسم مروجه دیار
اور رواج کی تعظیم کی واسطی کہڑا ہوتا ہی تو اوسکو بغیر تعظیم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد
اور مسلمین کی بغیر کہڑی ہو جانیکی کب قرار ہوگا اور مجلس مولد سی [illegible] کو اور [illegible]
وناگواری شیاطین کو ہوتی ہی جیسا کہ امام المحدثین ابن جوزی اور شیخ عبد الحق محدث رحمہم اللہ
نی تصریح کی ہی پس جو شخص ایسی فعل کی طرف نسبت شرک وکفر کی کری اوس سی شر لازم کا [illegible]
ہونا جملہ محدثین عظام واولیای کرام کالازم آتا ہی جنہون نی محامد محافل مولد شریف لکہی ہین اور
استحسان قیام کہا ہی مثل حضرت غوث الاعظم وابن جوزی وامام نووی وابو شامه وامام برزنجی
اور چارون مفتی مکہ معظمہ کی غیرہم نعوذ باللہ منه اور جو اوسنی لکہا ہی کہ اہل محافل جانتی ہین کہ حضرت
اسیوقت تکم اوسی تشریف باہر لائی ہین یہہ افترا وبہتان ہی کوئی مسلمان یہہ اعتقاد نہین
رکہتا ہی کہ اسیوقت پیغمبر صاحب پیدا ہوی زمانہ پیدائش کا وہی ہی جسوقت اور جس جگہ پیدا
ہوی تہی اعاذنا اللہ من سوء الفہم قوله چنانچه امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین فرماتی ہین العبادة
عبارة عن الفعل الذی یوتی به لغرض تعظیم الغیر یعنی عبادت وہ فعل ہی کہ جو غیر کی تعظیم کی لئی
غرض سی کیا جاوی اقول اوس عبارت سابق ولاحق اس تفسیر کی واسطی اخفای امر حق کی نقل
نہین کیا [illegible] فعل سی یہان ہر فعل تعظیمی غیر عبادت نہین ہی بلکہ وہ فعل مرادی ہی کہ عبادت
واسطی تعظیم غیر کی کیا جاوی چنانچہ امام ممدوح اس پر دلالت کرتا ہی مگر اوسکا استاد مین عالی کہان اسکو
سمجہی اور نہ ایسا فہم کامل ہی کہ دوسری کی بتلانی سی اوسکی ذہن مین آئی اور نہ ایسی
مخصوص صاحب کہ تفکر واستغراق غور کری اور نہ مجالست وممارست اہل حق سی کہ تمیز کر سکی
واگر یہہ معنی نہ لئی جاوین اور مطلق ہر فعل تعظیمی غیر عبادت مراد ہو تو معنی اس آیہ کریمہ توقروہ
وقوله تعالی ومن یعظم حرمات اللہ فہو خیر له عند ربه وقوله تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من
تقوی القلوب کیا ہونگی اور فخر الدین رازی رحمه اللہ علیه کی معنی آیہ کریمہ ذالک ومن

[illegible] لا الہ الا هو خالق کل شیء فاعبدوہ [illegible] کہا ہی [illegible] ترتب علی کونه
خالق کل شیء اور ترتب الحکم علی الوصف یحرف انه مشعر بالسببیة [illegible]
خالق الاشیاء ہو الموجب لکونه معبودا وعلی الاطلاق فالاله ہو المستحق للعبادة [illegible]
یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من اله غیرہ [illegible]
ہو الذی یستحق العبادة [illegible] قال اعبدوا اللہ ما لکم من اله غیرہ [illegible] واثبات [illegible]
علی مفہوم واحد حتی یستقیم الکلام وکان المعنی اعبدوا اللہ ما لکم من معبود غیرہ حتی [illegible]
النفی والاثبات ثم [illegible] بالدلیل ان الاله [illegible] المعبود [illegible] کون الاصنام الہة [illegible]
لکون الاله [illegible] الازل [illegible] فی الازل غیر معبود [illegible] ان الاله ہو المستحق للعبادة
اور یہی امام رازی نی ذیل آیہ کریمہ اتجادلوننی فی اسماء سمیتموہا انتم واباؤکم
ما انزل اللہ بہا من سلطان [illegible] کہا ہی [illegible]
مع ان معنی الالوہیة فیہا معدوم [illegible] استحقاق العبودیة [illegible] علی الخلق [illegible]
ولما [illegible] فی الاصنام [illegible] کلام امام فخر الدین رازی کا [illegible] کی الوہیت
یعنی مستحق عبادت [illegible] یعنی اگر غیر کو مستحق عبادت سمجہی تو شرک ہوگا قوله اور [illegible]
کی شرح [illegible] کہا ہی الاشراک ہو اثبات الشریک فی الالوہیة [illegible] بمعنی وجوب الوجود
کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادة کما لعبدة الاوثان اقول [illegible]
[illegible] ہی کہ یہہ فعل شرک نہین ہی [illegible] نہین ہی یعنی [illegible]
کی [illegible] ایک ثابت کرنا شریک [illegible] کا الوہیت مین [illegible]
خالق خیر رحمن ہی اور خالق شر کا [illegible] شیطان کہی ہی دوسری یعنی شرک [illegible]
شریک اللہ کا کری [illegible] مستحق عبادت جانکر جیسا کہ بت پرستون کا عقیدہ ہی [illegible]
جانتی [illegible] محافل مولود وقیام ذکر ولادت شریف کا آنحضرت صلعم [illegible]
شریک فی الالوہیت کا [illegible] ہی [illegible] مستحق عبادت [illegible]
[illegible] قول [illegible] ہوتا ہی [illegible] شرک [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو اس کے علاوہ اسکی صحاح کی حدیثوں سے یہ حدیثیں ... لم یکن شخص احب
الیهم من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانوا اذا راوه لم یقوموا له لما یعلمون
من کراهیته لذلک وعن معاویة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من سره ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوأ مقعده من النار وعن ابی امامة رض قال
خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی عصا فقمنا له فقال لا تقوموا کما
یقوم الاعاجم یعظم بعضهم بعضا اقوال اور ان احادیث [illegible]
[illegible] کراهت قیام تعظیمی کا ہو اگر مراجعت طرف اقوال محدثین کی کرتا حقیقت حال

مطلع ہوتا کہ اس مقام میں شارحوں اور محدثین نے کیا معنی لکھی ہیں اور مراد کیا ہی مراد معنی
احادیث بروی لوگ خوب سمجہی ہیں ترجمہ کرتا ہوں تمہارا کہنا لائق اعتبار کی ہی قال
النووی واما الاحادیث الدالة علی النهی عن القیام کحدیث من احب ان
سره ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوأ مقعده من النار فمحمول علی الزجر الاکید والوعید
الشدید لمن یحب قیام الناس له علی سبیل التکبر والنخوة فاذا احب ان یقام له
فقد ارتکب التحریم سواء اقیم له او لم یقم فمدار التحریم علی المحبة ولا تأثیر لقیام
القائم ولا اثم فی حقه بحال واما ما رواه الترمذی عن انس رض قال لم یکن شخص احب
الیهم من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانوا اذا رأوه لم یقوموا لما یعلمون من
کراهیته لذلک فقال النووی فی الجواب عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان بینه
وبین اصحابه من الانس وکمال الود والصفاء ما لا یحتمل زیادة بالاکرام بالقیام
فلم یکن فی القیام مقصود ثم انشد النووی لبعضهم قیامی والعزیز الیک حق و
ترک الحق ما لا یستقیم فهل احد له عقل ولب ومعرفة فلا یراک فلا یقوم
یعنی کہا امام نووی نے جو احادیث دلالت اوپر نہی قیام کی کرتی ہیں مانند اس حدیث کی کہ جو
شخص دوست رکہتا ہی کہ فرمان برداری کریں اوسکی لوگ کہڑی ہوتا کی پس تغیر کری رہنا
اپنا آگ میں پس یہہ احادیث محمول ہیں اوپر زجر و وعید اوس شخص کی کہ دوست رکہتا ہو کہڑی
ہونا آدمیوں کا واسطی تعظیم کی براہ تکبر و غرور پس جس حالت میں کہ کوئی محبوب رکہی گا کہ لوگ واسطے
اوسکی تعظیم کی کہڑی ہوجاویں تو وہ مرتکب حرام کا ہو گا خواہ اوسکی واسطی کہڑی ہوں یا نہوں
پس مدار حرمت و نہی کا اوپر محبت قیام کی ہی اور نہیں ہی کچھہ علاقہ قیام قائم کا اس سے
اور نہ نہی ہی بیچ حق قائم کی کسی حال میں اور وہ حدیث کہ روایت کی ترمذی نے انس رضی سے ہی
کہ نہیں تہا کوئی شخص محبوب تر نزدیک صحابہ کی رسول الله صلی الله علیه وسلم سی اور صحابہ کرام
جس وقت دیکہتی تہی پیغمبر صاحب کو کہڑی نہیں ہوتی تہی کیونکہ جانتی تہی وہ کہ آپ اسکو
مکروہ جانتی ہیں پس امام نووی نے اسکی جواب میں یہہ کہا ہی کہ درمیان نبی کریم اور
اوسکی اصحاب کی کمال محبت اور صفائی باطن ایسی تہی کہ قیام تعظیمی سے کچھہ زیادتی

اکرام مقصود نہ تہا پس قیام میں کچھہ مقصود و مطلب نہ تہا بعد اوسکی نووی نے اشعار
بعض شاعروں کے پڑہی کہ مضمون اونکا یہہ ہی کہ کہڑا ہونا واسطی تیری دوستی
کی سبب سی عزیز کی اور ترک کرنا حق کا درست نہیں ہی پس نہیں ہی کوئی ایسا شخص کہ اوسکو
عقل و دانش و شناسائی ہو کہ دیکہی تیری تئین پس کہڑا نہو قال السید الشریف رحمة الله علیه
فی حاشیة المشکوة قال القاضی عیاض القیام المنهی ان یقوموا علیه وهو جالس
طول جلوسه یعنی کہا سید شریف نے حاشیہ مشکوة شریف میں کہ کہا ہی قاضی عیاض
رحمہ الله نے کہ قیام منہی وہ ہی کہ جب تک کوئی بیٹہا رہی بقدر طول جلوس کے اوسکے پاس
کہڑا رہی قال فی المرقاة قوله فلیتبوأ مقعده من النار قیل هذا الوعید لمن
سلک فیه طریق التکبر لقرینة التبوء والتمثل واما اذا لم یطلب ذلک وقاموا
من تلقاء انفسهم طلبا للثواب او لارادة التواضع فلا بأس به وقد روی
البیهقی فی شعب الایمان عن الخطابی فی معنی الحدیث هو ان یأمرهم
بذلک ویلزمهم ایاه علی مذهب الکبر والنخوة ولا ینبغی للذی یقام
ان یرید الکبر من صاحبه حتی ان لم یفعل حقد علیه او شکاه او عاتبه یعنی
کہا ملا علی قاری نے بیچ مرقات شرح مشکوة کی یہہ جملہ حدیث کا فلیتبوأ مقعده من النار کا وعید ہی
واسطی اوس شخص کی کہ طریق تکبر و غرور اختیار کری بقرینہ لفظ سرور و تمثل کی اور جو وہ اسکو
طلب نکری یعنی غرور و تکبر نکری اور قیام کا طالب نہو اور کہڑی ہوجاویں لوگ آپ ہی واسطی
طلب ثواب کی یا اپنی خاکساری و فروتنی سی پس کچھہ مضایقہ نہیں ہی اسمیں اور روایت کی ہی
بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں امام خطابی سی بیچ معنی اس حدیث کی کہ قیام منہی یہہ ہی کہ
حکم کری لوگوں کو واسطی کہڑی ہونیکی اور جبر کری اوپر بطریق کبر و نخوت کی اور سزاوار نہیں ہی
اوس شخص کو کہ جسکی واسطی لوگ کہڑی ہوتی ہیں یہہ کہ ارادہ تکبر کا کری ہمنشین اپنی سے حتی
کہ اگر کوئی قیام نکری تو اوسکی ساتہہ کینہ و کدورت رکہی یا شکایت و عتاب کری قال
السید الشریف قوله لما یعلمون من کراهیته لذلک هذه الکراهة لسبب
الاتحاد الموجب لرفع التکلف والحشمة فان الاداب الظاهرة عنوان

الآداب الباطنة واذا اصفت القلوب بالمحبة استغنى عن تكلف واظهار ما
فيها والحاصل ان القيام يختلف بحسب الازمان والاحوال والاشخاص
یعنی کہا علامہ سید شریف نی جو حدیث لما یعلمون من کراہتہ لذلک مین لکہا کراہت اوس
کی یہہ کراہت بسبب انجام مرفعی کی تہی کہ موجب تکلیف وحشمت ہی سو واسطی کہ تو ظاہری عنوان
آداب باطنی کا ہی پس جبکہ دل ساتہہ محبت کی صاف ہون تکلف و اظہار محبت سی استغنا ہو
ہی اور حاصل مطلب یہہ ہی کہ حال قیام کا مختلف ہوتا ہی موافق اوقات اور احوال اور
اشخاص کی قال في المرقاة ولما ينبغي التعظيم العلم والصلاح ذكره ابن مالك
وفيه ان كلا منهما لا يلائم النبي صلعم فلا شك انهم قاموا له وتعظيما لرسول
الله صلعم ولعل الوجه ان يقال انهم قاموا متمثلين فنهاهم عن ذلك و
عبر عنه بمطلق القيام للمبالغة في المرام والمراد بالقيام الوقوف یعنی کہا ہی ملا
قاری نی بیچ مرقاۃ شرح مشکوۃ کی سزاوار ہی تعظیم واسطی علم وصلاحیت کی ذکر کیا اوسکو ابن
مالک نی اور اس کلام مین یہہ امر ہی کہ ہر ایک تعظیم علم وصلاح کو نہی نہین ہی اسواسطی کہ شک
نہین ہی کہ جو لوگ واسطی تعظیم علم وصلاح کی کہڑی ہوتی ہین واسطی تعظیم اللہ ورسول
صلعم کی کہڑی ہوتی ہین اور شاید وجہ نہی کی یہہ ہی کہ وہ لوگ کہڑی ہوتی تہی متمثلین
یعنی بوجہ محبوب کہنی معظم لہ کی پس منع کیا انہی اس سی اور تعبیر کیا اوس سی ساتہہ مطلق
قیام کی واسطی مبالغہ مطلوب کی اور مراد قیام سی کہڑا ہونا ہی قولہ حیات مین اپنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم قیام کو واسطی تعظیم کی مکروہ جانتی تہی تو بعد انتقال شریف حضرت کی قیام
مولد کیونکر اور کس دلیل سی مستحب ہو گیا اقول جو ارادہ احادیث درباب نہی قیام کی اپنی کلام
مین پایا تہا مراد و معنی اونکی جو محدثین وشارحین احادیث نی بیان فرمائی تہی اوپر لکہی گئی
اور کراہت قیام ثابت نہ ہوئی اور جواز قیام تعظیمی مطلق کا سنت سی یعنی امر وفعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تقریر قیام روبروی آنحضرت صلعم اور عدم تعرض آنحضرت
صلعم اور روایات فقہیہ وفعل علما سی ضمن استفتاہای سوالہ مذکورہ بالا مین بخوبی ثابت ہی
مگر اس مقام پر مختصرا بیان جواز قیام کا ہوتا ہی قصہ بنی قریظہ مین آنحضرت صلعم نی انصار

کو واسطی تعظیم سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فرمایا کہڑی ہو تم واسطی سردار اپنی کی قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم للانصار قوموا الى سيدكم متفق عليه یعنی
اس حدیث کو بخاری ومسلم نی روایت کی ہی اور مواہب لدنیہ ومشکوۃ شریف مین مذکور ہی اور
مفاتیح قاضی عیاض مین لکہا ہی تعظیمہ مراد ہی في المشكوة عن ابي هريرة رضي الله
عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجلس معنا في المجلس يحدثنا
فاذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض بيوت ازواجه رواه البيهقي یعنی
مشکوۃ مین ابی ہریرہ رض سی روایت ہی کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہتی ساتہ
ہمارے ہم مین اور باتین کرتی تہی پس جسوقت وہ کہڑی ہوتی تہی ہم سب کہڑی ہو جاتی تہی
یہان تک کہ ہم دیکہتی تہی کہ آپ کسی گہر مین اپنی ازواج کرام کی گہرون مین سی داخل ہوگئی فی
رسالہ مولانا عثمان حسن دمیاطی مدرس مسجد الحرام وقد ثبت في السنة طلب القيام لغيره
صلى الله عليه وسلم فلان اطلب منه باب اولى روى البخاري ومسلم عن ابي سعيد
الخدري رض ان ناسا نزلوا على حكم سعد بن معاذ رض فارسل اليه فجاء على حمار فلما
بلغ قريبا من المسجد قال النبي صلى الله عليه وسلم قوموا الى خيركم او سيدكم قال
النووي قال البغوي والخطابي ان قيام المرؤس للرئيس الفاضل والولي العادل
وقيام المتعلم للعالم مستحب غير مكروه وعملا بهذا الحديث وروى البخاري
ومسلم من حديث كعب بن مالك رض الطويل المشهور وانطلقت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخلت المسجد فاذا رسول الله صلى
الله عليه وسلم جالس حوله الناس فقام ابو طلحة بن عبيد الله يهرول حتى صافحني
وهناني والله ما قام الي رجل من المهاجرين غيره ولا انساها لطلحة وروى
الترمذي وابو داود والنسائي عن عائشة رض قالت ما رأيت احدا اشبه
سمتا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة بنت رسول الله صلعم
ورضي عنها قالت قام اليها واجلسها في مجلسه وكان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا دخل عليها في مجلسها قامت له وقبلته واجلسته في مجلسها وروى ابو داود

کیا اگر نکنند این سکام آنچه حق شریعت مطهره باشد در حق الله و حق العباد اقامت نمانند من
حفظهم کنت له شهیدا وشفیعا یوم القیمة هر که حفظ حرمت ایشان کند روز
قیامت شاهد و شفیع او باشم ومن لم یحفظهم سقی من طینة الخبال و هر که حق حرمت اهل
نگاه ندارد آنجور را در از طینت خیال بود و طینت خیال صدید در دوزخ که ریم و زرداب اهل
دوزخیان در آنجا جمع گردد نعوذ بالله منها و بهی محدث موصوف باب آداب زیارت رسول
الله صلی الله علیه وسلم مین لایا هی از انجمله آنست که چون مدینه و منابر و قباب آنجا نمایان شود باعث
اجلال و تعظیمیکه از باطن سر بر آرند فرود آید و خود را از مرکب بر زمین افکند و اگر تواند تا مسجد شریف
پیاده رود در خبر آمده است که چون نظر وفد عبد القیس بر جمال آنسرور صلی الله علیه وسلم افتاد بی
از انداخته بعیر خود را بر زمین نهادند و آنحضرت صلعم ایشان را از منع نفرمود اذا المطایا بنا بلغن محمدا
فظهورهن علی الرجال حرام + کو طاقت آنکم که با این جاذبه شوق آن رخسار ترا بینم و بیتاب نگردم
اور فرمایا ہی محدث موصوف نی رحمہ مشکات شریف مین عن ابی هریرة رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارز
الحیة الی جحرها متفق علیه بدرستیکه ایمان گرد می آید و باز میگردد بسوی مدینه که وطن اصلی
اوست چنانکه باز میگردد و میرود مار بسوی سوراخ خود و تخصیص مار به تشبیه بجهت آنست که این
دابه در گرد آمدن و فراهم شدن در رفتار سخت تر است از دیگر دواب و نیز بر آوردن وی بعد از
در آمدن در سوراخ دشوار است همچنین دین مسلمانی بعد از هجرت میگردد بجانب مدینه و در آید
و قرار میگیرد در آن چنانکه بر آوردن وی از آن ممکن نباشد و بعضی گفته اند که این اشارتست از احوال
آخر زمان که دین مسلمانی و وجود مسلمانان کمتر شود و جز در مدینه وجود آن نادر باشد و در کتاب
جامع العلوم کی ہی فی المصابیح قوله علیه السلام ان الایمان یرجع الی المدینة یعنی ایمان باز گردد
بسوی مدینه چون آخر الزمان شود و همه جا کفر گیرد و در مدینه هرگز کفر نشود و هیچ کافری قدرت
نیابد چون دجال و غیر آن همه وقت آنجا اهل ایمان باشند الی یوم القیمة یار و زر و تسخیر اور
بهی جذب القلوب مین ہی و از جمله آداب مهمه که در مردم بسبب بعضی عوارض دیده عادت
ان تقصیری و تهاونی واقع میشود دانست که در محبت ساکنان مدینه مطهره و رعایت تعظیم ایشان

علی حسب مراتبهم تقصیر را بخود راه ندهند تا بحدیکه زیاده بر نسبت جوار صوری مرتبی و فضیلتی ندانند
باشند بلکه هر چند که بفسق و بدعت و سائر اقسام معصیت منسوب و مطعون باشند زیرا که شرف جوار
حضرت سید مختار صلعم کافیست و این شرف بهیچ معصیتی و بدعتی زود دوار حسن خاتمه و عفو و
مغفرت محروم نسازد
امینا سازگی اکناف طیبة کلکم الی القلب من اجل الحبیب حبیب
رای المجنون فی البیداء کلبا فمد الیه من الاحسان ذیلا فلاموه علی ما کان منه وقالوا
لم احسنت للکلب فقال دعوا الملام فان عینی رأته مرة فی حی لیلی بوالفضول
گفت کای مجنون خام اینچه شید است اینکه می آری مدام پوز و سگ دائم پلیدی میخورد
مقعد خود را لب مے استرد عیبهای سگ بسی او بر شمرد عیب دان از غیب آن بوی نبرد
گفت مجنون تو همه نقشی و تن اندر آ بنگر بشبی از چشم من کین طلسم بسته مولی است این
پاسبان کوچه لیلی است این اور مجتهدان دین اور فقهاء معتبرین نی اقوال و افعال و عادات
اہالیان حرمین شریفین کو مسائل دینیه مین مستحب و مستحسن و مفتی به قرار دیا ہی ور جو فعل کہ خلاف
عادت اہل حرمین کی ہوا اوسکو مکروه و غیر معتبر تحریر فرمایا ہی فی الهدایة قال ابو یوسف و هو
قول الشافعی رح یجوز للفجر فی النصف الاخیر من اللیل لتوارث اهل الحرمین یعنی هدایه
مین ہی کہا امام ابی یوسف و امام شافعی رحمة الله علیه نی جایز ہی اذان فجر کی بعد آدهی رات
کی بدلیل عادت اہل حرمین کی فی الکافی شرح الوافی وقال ابو یوسف والشافعی یجوز للفجر فی
النصف الاخیر من اللیل لتوارث اهل الحرمین حرم مکه و حرم المدینة یعنی کافی شرح وافی
مین ہی کہا امام ابو یوسف و امام شافعی نی جایز ہی اذان فجر کی بعد آدهی رات کی
بسبب عادت توارث و تعامل دونون حرم یعنی حرم مکه و حرم مدینه کی و فی العینی شرح کنز الدقائق
والاستراحة علی خمس تسلیمات یکره عند الجمهور لانه خلاف فعل اهل الحرمین و فی الهدایة و کذا بین
الخامسة والوتر لعادة اهل الحرمین واستحسن البعض الاستراحة علی خمس تسلیمات ولیس بصحیح و فی
الکافی و کذا بین الخامسة والوتر لتعارف اهل الحرمین و الاستراحة علی خمس تسلیمات یکره عند
الجمهور لانه خلاف عمل اهل الحرمین فی الخامسة فان استراح علی راس خمس تسلیمات لم یستحب
بین کل ترویحتین اختلفوا فیه فقال بعضهم لا بأس به وقال بعضهم لا یستحب ذلک لانه یخالف

عمل اہل الحرمین یعنی ہدایہ و عینی وکافی و شرح وافی
وخانیہ مین ہے بیٹھنا اور راحت پکڑنا درمیان ترویحہ
خامسہ اور وتر کے مستحب و مستحسن نہین ہے اسواسطے کہ عمل
وعادۃ اہل حرمین کے ہے اور آرام لینا بعد
پانچ سلام کے یعنی بعد دس رکعت نماز تراویح
کے نزدیک جمہور علماء کے مکروہ ہے اور بعض
نے کہ مستحسن جانا ہے غیر معتبر اور غیر صحیح
ہے کیونکہ یہہ خلاف عادۃ عمل اہل حرمین ہے
فی تحفۃ البررۃ وما وقع فی بعض الروایات المنع
من زیارۃ القبور فی یوم الجمعۃ قبل الصلوۃ
لا اصل لہ لانہا مخالف لعادۃ اہل الحرمین یعنی
تحفہ بررہ مین ہے کہ وہ جو کہ بعض روایات مین منع زیارت
قبور روز جمعہ قبل نماز کے واقع ہے بے اصل
ہے کیونکہ یہہ مخالف عادۃ اہل حرمین ہے
فی فتاوی مجمع البرکات والزیارۃ یوم الجمعۃ
افضل خصوصا فی اولہ وہو المتعارف فی
الحرمین الشریفین یخرجون الی المعلی والبقیع للزیارۃ
و شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ مشکوۃ شریف مین تحریر فرماتے ہین و زیارت
روز جمعہ فاضلتر است از روزہای دیگر خصوصا
در اول روز جمعہ و ہمین است متعارف در حرمین الشریفین
بیرون می آیند در اول روز جمعہ بمعلی و
بقیع برای زیارت فی العینی شرح

الکنز وذکر شمس الائمۃ السرخسی
اہل مشایخ بلخ اختاروا قول اہل
المدینۃ فی جواز الاستیجار للمعلم علی
تعلیم القرآن فنحن ایضا نفتی بالجواز
وکذا فی فتاوی قاضیخان یعنی
عینی شرح کنز اور فتاوی قاضیخان مین ہے ذکر کیا
شمس الائمہ سرخسی نے کہ مشائخ بلخ نے اختیار
کیا ہے قول اہل مدینہ کو معلم کو تعلیم قرآن پر
اجرت لینے کے جواز مین پس ہم بھی فتوی دیتے
ہین اوپر جائز ہونے کے فی الہدایۃ وبعض
مشایخنا استحسنوا الاستیجار علی التعلیم
القرآن الیوم لانہ ظہر التوانی فی الامور
الدینیۃ ففی الامتناع یضیع حفظ القرآن
وعلیہ الفتوی وفی النہایۃ وہم
ائمۃ بلخ فانہم اختاروا قول اہل المدینۃ
انتہی اور باب الاجماع کتب اصول فقہ مین مذکور ہے
کہ نزدیک امام مالک رہ کے اجماع مین ہونا اہل مدینہ
کا شرط ہے واسطے دائر ہونے حق کے بیچ
اہل مدینہ کے فی نور الانوار قال
مالک رہ یشترط فیہ کونہم
من اہل المدینۃ لانہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان المدینۃ تنفی خبثہا کما تنفی
الکیر خبث الحدید والخطاء ایضا خبث فیکون منفیا

[illegible]

[illegible]

نقل فتوی مولانا محبوب علی صاحب مرادآبادی در باب
عدم جواز تعدد جمعه و تنقید الجواب در رد آن شعر جواز تعدد
جمعه که جناب قدوة المحققین و زبدة المدققین استاذنا
و مولانا محمد مظهر کریم دام ظله العالی بتاریخ رمضان
سنه ۱۲۵۹ هجری بمقام شاهجهان پور رقم فرموده
بودند و علماء شاهجهانپور و لکهنو و رامپور و دهلی
و غیرهم تصویب قول استاذنا نموده مهور خود ها
ثبت فرموده اند برای فائده خاص و عام
درینجا نموده شد

نقل فتوی جناب مولوی محبوب علی صاحب مرادآبادی

قل جاء الحق و زهق الباطل	۱

بسم الله الرحمن الرحیم

این فتوی بجهت رد و دفع جواز تعدد جمعه در شهر واحد مطلقا در هر موضع و هر مسجد که بعضی
اشخاص از راه سوء تفکر و قلت تدبر برای مغالطه دهی عوام فتوی داده مهور بران ثبت کرده اند
بتحریر در آمد چرا که تعدد نماز جمعه بیک شهر بمواضع کثیره بی ضرورت و حاجت داعیه چنانکه الان
رواج یافته باتفاق مذاهب اربعه ناجائز است خصوصا در مذهب حنفیه اتصاف شرط است و
اسامی کتب که درین فتوی روایات آنها مندرج است بتفصیل ذیل جهت مزید اعتماد بکلام قوم مشود
(۱) تهذیب (۲) ایضاح (۳) ابراهیم شاهی (۴) ذخیره (۵) عینی (۶) حاشیه هدایه (۷) قنیه (۸) نوادر ابن سماعه (۹) غرائب
(۱۰) لباب (۱۱) معدن (۱۲) سراجیه (۱۳) در مختار (۱۴) قاضیخان (۱۵) مستملی صغیر (۱۶) مستملی کبیر (۱۷) عالمگیری (۱۸) شرح مجمع اطاعم
(۱۹) فصول عمادی (۲۰) معراج الدرایه (۲۱) فتاوی خیریه (۲۲) شرح وهبانیه (۲۳) بحر الرائق (۲۴) جوامع الفقه (۲۵) جواهر اخلاطی
(۲۶) رحمة الامه فی اختلاف الائمه (۲۷) خلاصه (۲۸) دستور القضاة (۲۹) بدائع (۳۰) عنایه (۳۱) فتاوی نور النهر
(۳۲) شرح وقایه (۳۳) کافی (۳۴) ترصیع (۳۵) ملتقی (۳۶) مختلفات (۳۷) شرح کرخی (۳۸) محیط (۳۹) علامه قاسم حنفی (۴۰) شرح طحاوی
(۴۱) تقریب قدوری (۴۲) شرح کنز از قدوری (۴۳) شمنی (۴۴) مجمع (۴۵) جوهره نیره (۴۶) مختصر امام غزالی (۴۷) فتح القدیر
(۴۸) هدایه بدانکه فتوی جواز تعدد جمعه مطلقا چنانکه بعضی نوشته اند که در هر موضع و هر مسجد در شهر
واحد درست است غیر صحیح و مخالف مذهب امام همام ابی حنیفه و خلاف ظاهر الروایات است
و جمیع روایات منقوله در جواز تعدد جمعه ضعیف و مرجوح عنها و غیر قابل اعتماد و نامفید مطلب اند
بچند وجوه اول آنکه درین فتوی ذکر توحد و تعدد جمعه هنگام معدوم بودن سلطان و تعذر

استیذان چنانچه در امصار کفار این امر در پیش است اصلا مذکور نیست پس خارج است از بحث
ما نحن فیه و غلط است در مطلب و بجز مغالطه دهی برای عوام امر دیگر متصور نیست چون روایات
صحیحه مذهب امام مذکور درین احکام صریح اند تو حد جماعت جمعه با امام گردانیدن یک شخص
باجماع ناس و مخالف آن هیچ یک روایت معتبر ثابت و متحقق نیست کما فی التهذیب اذا تعذر
الاستیذان من الامام فاجتمع الناس علی رجل یصلی بهم الجمعة جاز وفی الایضاح قال
ابو الحسن اذا تعذر تحصیل الاذان من الامام بغیبته او موته قبل ان یلی غیره فلا باس بان
یجمع الناس علی رجل یصلی بهم لان عثمان رضی الله عنه لما حصر قدم الناس علیا رضی الله عنه فصلی
بهم ولانهم یحتاجون الی اقامة هذا الفرض فاعتبر اجماعهم ۱۲ ابراهیم شاهی وفی الذخیرة من
العیون فتح یجوز لاجل الضرورة الا تری ان علیا رض صلی بالناس و عثمان رض محصور اجتمع
الناس علی علی رض ۱۲ ابراهیم شاهی ولو فعل ای علی بغیر اذنه انما فعل لان الناس اجتمعوا علیه
عند ذلک یجوز لان الناس احتاجوا الی اقامة هذا الفرض فاعتبر اجماعهم حاشیه [illegible]
بعلامت خود در آخر ۱۲ قال ابو بکر الرازی لو کان السلطان فاسقا فلهم ان یجتمعوا
علی رجل یصلی بهم الجمعة والعید کان الامام اذن لهم فیه فتعذر استیذانه کذا فی [illegible]
وفی نوادر ابن سماعة عن محمد رح اجتمع الناس علی رجل یجمع بهم جاز کذا فی الغرائب قال ابن [illegible]
سمعت محمدا یقول لو ان اهل مصر مات والیهم فولوا رجلا یصلی بهم جاز الا تری ان رجلا
لو قهرهم ظلما ثم صلی بهم الجمعة جاز ذلک ۱۲ قنیه واذا تعذر تحصیل اذن الامام بغیبته او موته
قبل ان تولی غیره فلا باس ان یجمع الناس علی رجل یصلی بهم کذا فی اللباب ۱۲ المعدن [illegible]
فصلی بهم خلیفة المیت وصاحب الشرط ای حاکم السیاسة او القاضی جاز فان لم یکن [illegible]
منهم واجتمع الناس علی رجل فصلی بهم جاز کذا فی السراجیة نصب العامة الخطیب غیر معتبر مع وجود
من ذکر اما مع عدمهم فیجوز للضرورة کذا فی الدر المختار واذا لم یکن ثمة قاض ولا خلیفة المیت
فاجتمع العامة علی تقدیم رجل جاز لمکان الضرورة ۱۲ قاضی خان وان لم یکن احد من [illegible]
الناس علی واحد فصلی بهم جاز ۱۲ مستملی صغیری شیخ دهلوی در مصر [illegible] مقیم [illegible]
که درین بلاد که ولات آن کفار اند مسلمانان را میرسد که اقامت جمعه و اعیاد کنند [illegible]

قاضی سازند قاضی میشود بتراضی مسلمانان انتهی و همچنین است در فصول عمادی و عالمگیری
و معراج الدرایة و غرائب دوم آنکه روایت جواز تعدد نماز جمعه مخالف است مر روایات
صحیحه معتمده مذهب ابی حنیفه را و معارض است بظاهر الروایة [illegible] الامام مذکور [illegible]
تعدد غیر جائز العمل و نامعتبر اند اگرچه بعضی بر آن فتوی داده اند چرا که فتوی مخالف مذهب
پایه اعتبار ندارد باین روایات معتبرات المقرر عندنا انه لا یفتی ولا یعمل الا بقول الامام الاعظم
ولا یعدل عنه الی قولهما او قول احدهما او غیره الا لضرورة [illegible] وان صرح المشائخ
بان الفتوی علی قول غیره لانه صاحب المذهب والامام الاقدم فتاوی خیریه و غیرها از
کتب معتمده وفی شرح الوهبانیة للشرنبلالی [illegible] المجتهد [illegible] بما یخالف
مذهبه [illegible] اتفاقا و کذا [illegible] عند [illegible] ولا یعدل عن ظاهر الروایة [illegible]
ما خرج عن ظاهر الروایة لیس مذهبا لابی حنیفة ولا قولا له فی البحر الرائق [illegible]
عنه لما قرر فی الاصول من عدم امکان صدور قولین مختلفین [illegible] من مجتهد [illegible]
عنه لم یبق قولا له فتاوی خیریه وما خالف ظاهر الروایة لیس مذهبا له [illegible]
خیریه انما یجوز اقامة الجمعة فی المصر فی موضع واحد لا اکثر فی ظاهر الروایة عن ابی حنیفة [illegible]
صغیری ۱۲ ثم اقامة الجمعة فی موضعین او اکثر من مصر واحد فی جوامع الفقه عن ابی حنیفة
روایتان والاظهر جوازها فی موضعین انتهی مستملی کبیری لا باس فی الجمعة فی موضعین او
ثلث فی مصر عند الشیبانی وعن الامام روایتان والاظهر انه لا یجوز [illegible]
قال الطحاوی الصحیح من مذهبنا انه لا یجوز اقامة الجمعة فی اکثر من موضع واحد فی مصر کذا فی
مختار الاثبت فی اختلاف الائمة ۱۲ واصله عند ابی حنیفة رح لا یجوز تعددها فی مصر واحد و کذا
روی اصحاب الاملاء عن ابی یوسف انه لا یجوز فی مسجدین [illegible] فی مصر الا ان یکون بینهما نهر کبیر
حتی یکون کمصرین و کان یامر بقطع الجسر ببغداد فتح القدیر از این روایات صحیحه معتمده واضح
گشت که قول تعدد نماز جمعه در یک شهر اگرچه دار الاسلام باشد خلاف ظاهر الروایة
و غیر مذهب ابی حنیفه است و عمل بران ناجائز لیس الحجة و در فتح القدیر و بحر الرائق و عینی
و مجمع و مبسوط سرخسی [illegible] بصحیح و فتوی بر جواز تعدد مذکور است قطع نظر از آنکه محمول

بر تقدیر وجود بودن سلطان وتحصیل استیذان ومراد از تعدد و تکثر تا ثلثه است که مجوز است
و خلاف ظاهر الروایة و مخالف مذهب امام ابی حنیفه و غیر قابل اعتماد است پس اگر جواز تعدد
جمعه از امام ابی حنیفه منقول سازد لازم است بروی که از کتب اصحاب مذهب مثل امام ابو یوسف
و محمد و حسن بن زیاد و زفر نسبت با امام مذکور مستند گرداند و بدون آن تو ش شود و ازو
به وحمد علیه نسبت زیرا که مدار قرار یافتن مذهب امام بر نقل از کتب ایشانست و بدون
تحریر هم واستناد این قول بامام ابی حنیفه از کتب اصحاب مذهب اصلا منقول نیست فلا یجوز
العمل به سیوم آنکه کسانیکه بجواز تعدد جمعه هنگام بودن سلطان وتحصیل استیذان
قائل اند واجب است که مراد ایشان تا مواضع ثلثه فقط گیرند تا کلام شان مخالف فتوی
و تصحیح دیگر فقها و محدثین مذهب حنفی نگردد جواز تکثر جمعه در اشتمن تا ثلثه تکرد و باین
روایات من الخلاصه فی نوع منه اقامة الجمعة فی المصر فی موضعین یجوز عند ابی حنیفة
و ابی یوسف ره و لا یجوز فی ثلثه مواضع و دستور القضاة و فی البدایع ان ظاهر الروایة
جوازها فی موضعین و لا یجوز فی اکثر من ذلک و علیه الاعتماد ۱۲ و سراجیه اقامة الجمعة
فی مصر واحد فی موضعین الاصح انه یجوز و فی الغیاثیة لا بأس للامام ان یجمع فی مصر فی
مسجدین و علیه الفتوی و عن محمد ره انه لا یجمع فی اکثر من مسجدین و علیه الفتوی فی فتاوی
ما وراء النهر روی عن الطحاوی انه قال لا بأس بان یجمع الامام بالناس فی المصر فی مسجدین
و لا یجمع فی اکثر منهما و هکذا عن محمد ره و به نأخذ کذا فی الغرائب ۱۲ لا یجوز الجمعة عند ابو یوسف
فی موضعین الا اذا کان مصر له جانبان فیصیر فی حکم مصرین کبغداد فیجوز حینئذ فی موضعین
دون الثلث و عند محمد ره لا بأس بان یصلی فی موضعین او ثلثه سواء کان للمصر جانبان او
لم یکن و برقی بهشرح وقایه و فی قاضیخان یجوز الجمعة فی مصر واحد فی موضعین فی قول
ابی یوسف ره و لا یجوز فی ثلثه مواضع و هکذا روی عن محمد ره و عنه انه لا یجوز فی مسجدین فی
مصر واحد الا ان یکون بینهما نهر کبیر فکان حکمه حکم مصرین فان لم یکن بینهما نهر کبیر فالجمعة
لمن سبق منهما فان صلوا معا فسدت صلوتهم جمیعا و عن محمد ره جواز الجمعة فی ثلثة
مواضع انتهی ۱۲ و نووی الجمعة فی مصر ای فی مصر واحد فی مواضع ای فی ثلثه مواضع

عند ابی حنیفة و محمد ره و عند ابی یوسف ره و فتوی فی موضعین کما فی الکافی و روی عن محمد
ره انه لا یجوز اداء الجمعة فی موضعین فی مصر واحد کذا فی الترصیع و ذکر فی الملتقی ظاهر الروایة
انه یجوز فی موضعین فی مصر واحد و روایة علی غیره من الروایات و ذکر فی المختلفات و لا
یجوز الجمعة فی مصر واحد الا بموضع واحد و به قال مالک ره و قال احمد یجوز فی المعتبر
واحد فی موضعین او اکثر اهله کبغداد و البصرة و اما اوانا شتبه مواضع ان الجمعة لا تؤدی
علی ما زاد من الثلثه کذا فی شرح الکرخی سعد شرح کنز ۱۲ و قال فی المحیط و لا بأس بصلوة الجمعة
فی موضعین او ثلثه فی مصر واحد عند محمد ره دفعا للحرج و المشقة عن الناس اذا کان یشق علی
من جانب المصر الی جانب آخر فصار کصلوة العید فی التجوز فی موضعین او ثلثه علامه قاسم
حنفی ۱۲ و علی هذا مشی فی الکبیر و زاد الزیلعی کثیرة و هذه الزیادة انما هی من عنده لا وجود
بها فی الروایة بل کل من قال مواضع اراد ثلثه و کل من قال موضعین او اکثر اراد ثلثه
فقط علامه قاسم حنفی ۱۲ و قال فی شرح الطحاوی و ذکر الکرخی فی مختصره عند محمد ره یجوز اقامة
الجمعة فی مصر واحد فی موضعین او اکثر و لفظ الکرخی الذی عبر عنه فی شرح الطحاوی بالاکثر
صلوة الجمعة فی المواضع و الموضعین و الثلثه عند محمد ره فظهر ان مراده بالاکثر ثلثه فقط
و لفظ القدوری الاحتمالات فقال فی التقریب قال محمد ره یجوز فی موضعین و ثلثه
استحسانا و لا یجوز فیما زاد و لا اکتفا بالصلوة فی طرفی المصر و وسطه و قال فی شرح الکنز اذا
عظم البلد و بعد اطرافه و شق علی اهله السیر من طرف الی طرف آخر یجوز فی ثلث مواضع لحاجة
بذلک و ما زاد علی ذلک لا حاجة الیه انتهی و هذا مبنی ان قوله فی مجمع البحرین و اجازه
مطلقا و قوله فی الدرر و اطلق خلاف الروایة عن محمد ره علامه قاسم حنفی ۱۲ لیس اجمله
روایات مرقومه ثابت و متحقق گشت که تعدد نماز جمعه در یک شهر وقت نبودن سلطان
و تعذر استیذان بهر مسجد که درین زمان مروج است غیر منقول و ناجائز است باتفاق
روایات و وقت بودن سلطان بر اصح و مذهب ابی حنیفه بیکجا است و در روح و غیر مذهب
جواز تعدد تا ثلثه است فقط و زیادت از ثلثه چنانکه الان واقعست غیر مشروع و باطل
سلطانان را لازم که از کفت و شنود کسی از اهل علم و غیره اقدام برین نمایند تا در مره

متکاسلین و تارکین نماز جمعه منخرط نشوند عیاذا بالله و تحقیق و تفصیل این مسئله زیاده
ازین در فتوای کبیر تالیف مولانا و سیدنا مولوی محبوب علی صاحب خلیفه جناب
مولانا رستم علی صاحب قدس سره با تطبیق بین الروایات مع فوائد دیگر مرقوم است
ان شئته فارجع الیها کاتب الحروف محمد جمیل الدین و بنا بر همین محمد شاه علی و الله یهدی
من یشاء الی صراط مستقیم و در کلام صاحب هدایه نیز اشارتی به توحد جامع جمعه است چه
گفته انه ای جامعة للجماعات در جای دیگر گفته لانها تقام بجمع عظیم و در مختصر امام عتابی مصرح
است که ادای جمعه دیگر کم از مسافت سه کروه درست نیست باب [illegible] الحاوی ان لا
یکون هنالک جمعة اخری بینهما دون ثلثة امیال فان اتفقتا بطلتا وان سبقت احدیهما
ولو بتکبیرة الاحرام بطلت المتأخرة ولو لم تتحقق السابقة اعادا الظهر انتهى

محمد جمیل الدین	اسد یار بیگ	فقیر محبوب علی	محمد عظیم علی	والد مولوی محمد شاه علی غلام حضرت	حافظ فخر الله دار
غلام احمد	تراب علی	محمد علی	منصب علی	عباس علیخان	محمد کریم الله
عبد الرب	فقیر عبد الله علی غلام جیلانی	غلام علی	محمد مخصوص الله	عبد العلی	

وعن ابی حنیفة لا یجوز الا فی موضع واحد جوهره نیره

محمد حیات

این فتوی و روایات صحیح است مسلمان را عمل نمودن
بران واجب مخالف آن ناجائز العمل و در شمنی گفته تا بیها عن ابی حنیفة لا یجوز فی اکثر من موضع
واحد لان الجمعة من اعلام الدین لا یجوز تقلیل جماعتها و فی جوازها فی مکانین تقلیلها معنی
و فی المحیط ان وقعتا بطلتا لان المقصود من اقامة الجمعة تحقیق معنی الشعار و هذا لا یطیب الا بان تکون
کلها فی المقصود و قد ثبت انه یختل بالاقامة فی موضعین فی الجمع کذا فی حاشیة [illegible]

سید محبوب علی جعفری

تقیید الجواب از مولانا و استادنا محمد مظهر کریم دام افاداته
مصححه دیگر علمای اعلام

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

هرچند که بودن نماز جمعه در یکجا مستحب و افضل و اولی است چه در ان کثرت اجتماع مسلمین موجب
زیادتی ثواب نماز است ابن ماجه از انس رضی الله عنه از آنحضرت صلی الله علیه وسلم روایت
کرده که نماز مرد در خانه ثواب یک نماز و نماز او در مسجد محله ثواب بست و پنج نماز و نماز او در مسجد
جمعه ثواب پانصد نماز است پس در افضلیت و خیریت آن شکی نیست مگر فتوی لا تجوز تعدد
جمعه قول ضعیف و مرجوح و مخالف مذهب مختار و غیر صحیح و ناجائز العمل است و مفتی که بکمال
طمطراق بسط و شرح مرجوحیت فتوی جواز بیان کرده محض تطویل لا طائل است که مستطهر
زلیش هرگز قابل استناد و اعتماد نیست چه او از روایات صحیحه معتمده مفتی بها که در باب جواز
تعدد کتب متون و شروح معتبره که درین فتوی روایات آنها مندرج اند و دیگر کتب مشهوره
واقع اند با عمدا برای مغالطه دهی عوام یا از راه قلت تدبر و سوء تفکر رقم نساخته و با وصف
این بعضی کلمات مستهجنه و نامناسبه مثل قوله قل جاء الحق و زهق الباطل الی آخر بسم الله و قوله
از راه سوء تفکر و قلت تدبر برای مغالطه دهی عوام و قوله جمیع روایات منقوله در جواز تعدد
جمعه ضعیفه و مرجوح عنها و غیر قابل اعتماد و نامفید مطلب اند و قوله روایات تعدد غیر
جائز العمل و نامعتبر اند و مثل قوله فلا یجوز العمل به و قوله غیر مشروع و باطل انتهی در حق
قائلین جواز التعدد که اصحاب متون و علماء معتمدین محققین و مستند فقهاء و محدثین مثل
مفتی الثقلین و ابن همام و صاحب در المختار و مصنف بحر الرائق و مجمع و عینی و امثالهم
از شت کرده و بسیار زبان درازی درین فتوی بار و سر زده در مسائل اختلافیه چنین
طعن بر فقها که کدام کس را هیچ گستاخی و شناعت نیز رسد بالفعل اجمالا بتنقید بعض عبارت
این فتوی محض احقاق الحق و ابطال الباطل پرداخته و از کساد و از نبوت آن افصاح
نموده روایات صحیحه مفتی بها چند کتب معتبره در باب جواز تعدد نماز جمعه مندرج میگردد

قال المفتی قل جاء الحق وزهق الباطل بسم الله الرحمن الرحیم اقول القول شخصی اول بسم الله
غلط این بوده است که بر بسم الله تقدیم آیت موصوفه کرده است و ابتدا به بسم الله موافقاً
للحدیث و اتباعاً لتنظیم القرآن نکرده پس در ابتر و نامقبول بودن این فتوی بموجب حدیث
شریف کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم الله فهو ابتر محل شک و تردد باقی نمانده دوم الفساد
کرده است که این آیت هیچ کدام وقت در حق کدام وارد شده و مراد حق و باطل در آنجا چیست
پس ایراد این آیت درین مقام در حق علما که فتوی بجواز داده اند و مفتی قول آنرا باطل
تصور نموده بچه مرتبه سخت بوده است و در حق علمای متبحرین مثل ابن همام وغیره چقدر
بدگمانی است اللهم احفظنا عنه قال المفتی این فتوی بحث رد و دفع جواز تعدد
جمعه در شهر واحد مطلقاً در هر موضع و مسجد که بعضی اشخاص از راه سوء تفکر و قلت
تدبر برای مغالطه دهی عوام فتوی داده اقول کسانیکه فتوی بر جواز تعدد داده اند
موافق مذهب مختار و معتمد و صحیح و مفتی به بوده است چنانچه عنقریب مذکور میشود
پس مراد این عبارت از راه سوء تفکر و قلت تدبر برای مغالطه دهی عوام منقلب شده
قضیه منعکس شد و صاف و واضح گشت که این فتوی متضمن عدم جواز تعدد برای مغالطه
دهی عوام بوده است و مقصود از ان بجز شهرت نام خویش بسبب اعلان امر جدید
گو که خلاف مذهب مختار باشد معلوم نمیشود قوله تعدد نماز جمعه الی قوله باتفاق ائمه
اربعه ناجایز است اقول العلم المفتی لا یعلم معنی الاتفاق والاجماع بدانکه معنی اتفاق
اینست که بجز آن دیگر روایت مخالف منقول نباشد و در تمام فتوی روایت صریح
کدام کتاب مشعر اتفاق بر عدم جواز تعدد جمعه مذکور نیست و نه ضمناً مستنبط میشود بلکه
از تمام مضامین فتوی و روایات منقوله در ان ظاهر و باهر است که درین مسئله هرگز اتفاق
نیست و اختلاف صریح در مذهب امام اعظم بوده است و خود در جمیع روایات نیست
و کتاب نقله مشتمل فتوی جواز تعدد جمعه بر جا بجا سه جا مذکور اند و مفتی بزعم خود روایات
منقوله جواز تعدد را ضعیف و مرجوح انگاشته و در تمام فتوی اتفاق ائمه اربعه نوشته است
یعنی شافعی و مالک و احمد رحمهم الله مشعر بر عدم جواز تعدد منقول نیست بلکه نام اینها

کدام روایت مذکور نیست پس ادعای اتفاق مذاهب اربعه ناجایز است محض دعوی بلا دلیل
و بهتان و تناقض صریح است پس هرگاه که دعوی متضمن اتفاق مذاهب اربعه خود از مضامین
عبارات فتوی اش کذب و باطل متحقق گشت حقیقت علی هذا الی کلامه و الضعف
و اگر مراد مفتی از اتفاق امری دیگر بوده باشد فعلیه البیان بینه ثانیاً وانا اقدم ثالثاً اقول اسامی
کتب که درین فتوی روایات آنها مندرج است بتفصیل ذیل حسب بلا اعتماد بیکی از ان
بشود الی قوله فتح القدیر بر هدایه اقول واضح باد که ازین عبارت فهمیده میشود که در هر کتاب
از جمله هشت مذکور فتوی عدم جواز تعدد مذکور است زیرا که از ملاحظه و غور عبارات کتب
منقوله واضح میشود که روایت صرف مستملی صغیر و مستملی کبیر و جواهر اخلاطی و فتح القدیر و
رحمة الامة فی اختلاف الائمه یعنی شش کتاب متضمن عدم جواز تعدد جمعه موافق دعوی مفتی است
و دو کتاب از جمله آنها چون اصل کتاب مستملی صغیر و مستملی کبیر و فتح القدیر و شمنی با عبارات منقوله
فتوی مقابله کرده شد معلوم شد که در هر چهار کتب مذکوره فتوی بر جواز تعدد مفصل مذکور است
و لیکن این مفتی از قبیل لا تقربوا الصلوة تبرک و اتمم ستکاری بقدر مطلب خویش نقل کرده
و کسر کل عبارت انعام کرده که آنان مفتی به بودن روایت جواز ظاهر و عیان بود فاش گشته
خیانت در نقل کرده چنانچه بجای خود تصریح آن خواهد رفت صرف جواهر اخلاطی و رحمة الامه
امروز یافته نشد مگر بدون مقابله با اصل هر دو کتاب هرگز تحریر و نقل مفتی اعتماد نمانده که
بالکل در صنعت در نقل روایات چهار کتب مسطوره کرده همچنان احتمال قوی نیست که حال آن دو
کتاب هم همچون طور بوده باشد در حالیکه روایات نیست و دو کتاب منجمله هشت کتب نوشته
فتوی بر ناطق برین امر که فتوی بر جواز تعدد نماز بوده است چنانچه مفصل بیان خواهد شد پس
اگر مفتی از اندراج روایات کتب مذکوره جهت مزید اعتماد نوشته منعکس شد و موجب مزید
بی اعتمادی و خیانت شد هرگاه که حال خطا و خیانت مفتی بهمه مرتبه پس اعتماد هرگز درست
نباشد است و اجتناب از ان ضرور قوله بدانکه فتوی جواز الی قوله غیر قابل اعتماد و نا پسندیده
طالب را تحقیق و تصحیح روایات صحیحه و صحت که روایت جواز تعدد نماز جمعه
مفتی به صحیح مختار مذهب امام همام ابی حنیفه و ظاهر روایت و معتمد است پس این عبارت

فتوی اند و یاد لفظ عدم ما بین لفظ فتوی و جواز و ما بین لفظ در و جواز و لفظ نا در میان لفظ
واحد و درست موافق روایات معتبره انسب و اولی است یعنی فتوی عدم جواز تعدد
جمعه چنانکه بعضی نوشته اند که در هر موضع در هر مسجد در شهر واحد نادرست است غیر
صحیح و مخالف مذهب امام همام ابحنیفه و خلاف ظاهر الروایت است و جمیع روایات
منقوله در عدم جواز تعدد جمعه ضعیفه و مرجوح عنها و غیر قابل اعتماد و نامعتبر مطلب از
قوله اول آنکه درین فتوی تا قوله معراج الدرایه و غرائب اقول در صورت جواز تعدد
جمعه یا عدم جواز استیذان سلطان یا اجتماع مسلمین بر شخصی در صورت تعذر استیذان
شرط است لاکلام فیه و هذا الامر لیس بمتنازع فیما بیننا و بینکم و آنکه مفتی بکمال محنت و
دلسوزی عبارت تهذیب و ایضاح و ابراهیم شاهی و ذخیره و عیون و حاشیه هدایه
و قنیه و نوادر بن سماعه و غرائب و لباب و معدن و سراجیه و در مختار و قاضیخان
مستملی صغیر و شراح صراط مستقیم و فصول عمادی و عالمگیری و معراج الدرایه درین
مقام نقل کرده ناحق خون جگر خورده و مطلبش حاصل نشده چرا که مقصودش از اوردن
روایات عدم جواز تعدد نماز جمعه در صورت تعذر استیذان بوده است و از جمله
روایات همین مستفاد است که در صورت تعذر استیذان اگر مسلمین اجتماع کرده بر
شخصی نماز جمعه گزارند جائز است هر گاه که مدار جواز بر اجماع مسلمین شده اگر مسلمین هر چند
کس اتفاق کرده نماز گزارند یا آنکه مسلمین یک شهر چند گروه شده سر گروه امام برای
نماز جمعه کرده پس آن نماز گزارند چنانچه سلطان را میرسد که چند کس را امام جمعه در شهر
واحد مقرر نماید پس بموجب قواعد شرعیه کدام وجه مانع جواز است و از کدام کتاب نص صریح
این معنی یافته میشود که همچو جا جائز نیست و تا وقتیکه روایت صریح کدام کتاب فقه متضمن عدم
جواز تعدد مفتی بیان نسازد قولش موقوف و معتمد نیست فافهم و تامل پس این همه محنت
مفتی رائگان شد و نیز بهد فهم ام نرسید قوله استغفار قوله دوم آنکه تا قوله شعاشر الحنفیه
فتاوی خیریه اقول حاصل این عبارت آنست که ظاهر الروایه از امام اعظم عدم جواز
تعدد است و مفتی به و معمول مذهب امام و ظاهر روایت بوده است و عدد ...

بجانب قول خیر دین رملی نرسید مسلما که ظاهر الروایت مذهب مختار است اگر چنانچه
روایات مفتی بها و صحیحه ظاهر الروایت بوده اند کدام روایت صحیحه و مفتی بها خلاف
ظاهر الروایت نمی باشد الا نادرا و اشند شذوذ و فهمیدن روایت صحیحه و مفتی بها خلاف
ظاهر الروایت از قلت تدبر است و فتوی بر قول امام اعظم رحمه الله و عدم فتوی بر قول
ابو الحسن یعنی اقوال صاحبین و غیرهما از زمان متقدم است که مشائخ تصحیح فتوی از قول
خیر دین نداده باشند کما صرح فی خزانة المفتین والتلخیص و شرح الطحاوی و مختار الاحکام
و از تتبع مسائل جزئیه مذکوره صحاحبت متون و کتب معتبره همین مستنبط است که بعض جا
بر قول صاحبیه و جائی بر قول ابی یوسف یا محمد فتوی بوده است چنانچه در شرح
وقایه در بیان وقت مغرب و در باب عدم جواز قضاء قاضی مخالف مذهب خود
مدار بر قول صاحبیه گفته و بعضی و الفتوی علی قولهما و در اکثر کتب فتوی بر قول امام محمد
طهارت آب مستعمل مرقوم است و در صدها مسائل همچنان بوده است حالانکه مفتی را
هم ازان انکار نبوده باشد و امر بدیهی را انکار چگونه می توان کرد و با ینهمه جایی که فتوی
بجواز تعدد داده اند در بیان قول صحیح امام اعظم و مذهب مختار وی اختیار کرده اند
قول خیر دین رملی پس روایت فتاوی خیریه و بحر الرائق مفید مطلب ما نبوده اند بلکه
و آنکه مفتی عبارت در مختار را نقلا عن شرح الوهبانیه درین مقام آورده محض بیکار افتاده
و کدام مطلب مفتی ازان واضح نمیشود زیرا که ترجمه عبارت مذکوره همین است که قضاء آن
قاضی که مجتهد نیست مانند حنفیه زمان ما بخلاف مذهب خود قصدا نافذ نمیشود اتفاقا و
همچنین با استیذان صاحبیه پس ازین مضمون بمسئله متنازعه کدام مناسبت و با اصل
مطالب چه تعلق دارد ظاهرا دریافت میشود که مفتی برای غلطی ضمیر مذهب را بسوی امام
راجع کرده برعم خویش معنی دیگر تراشیده مستند گردانیده و لا یخفی مخالفة هذا القول
لطلان حال خویش افهمی مفتی همچو مرتبه رسیده است پس عبارات مسنحه او چگونه اعتماد
کرده شود و کجا او لائق مفتیان کی بوده است اعاذنا الله من سوء الفهم قوله اما تجوز
اقامة الجمعة فی المصر فی موضع واحد لا اکثر فی ظاهر الروایه عن ابی حنیفة مستملی صغیری

اقول مفتی آخر عبارت این کتاب نقل نکرده چراکه مضر مطلبش بوده وان این است و عنه
کقول محمد انها تجوز فی مواضع متعددة قیل هو الاصح ولفظ هو الاصح از علامات تصحیح
بوده است قال فی الدر المختار لفظ الاصح آکد من لفظ الصحیح قوله ثم اقامة الجمعة فی موضعین
او اکثر من مصر واحد فی جوامع الفقه عن ابی حنیفة روایتان و الاظهر عدم جوازها فی موضعین
انتهی مستملی کبیر اقول لکن تمامه هذه العبارة قال شمس الائمة السرخسی فی المبسوط الصحیح
من قول ابی حنیفة و محمد جوازها و عن ابی یوسف ره انه یجوز لموضعین لا غیر و عنه لا یجوز
بمصر فی موضعین الا ان یکون بینهما نهر فاصل انتهی از تمام عبارت این هر دو کتاب صاف
واضح گشت که روایت صحیح و اصح از امام اعظم جواز تعدد است و مفتی بقدر مطلب خود
نقل روایت کرده در حاشیه بزدوی آورده که لفظ صحیح تقاضا میکند که غیر آن صحیح
باشد کما فی مختار الاختیار کذا فی السراج المنیر فتلخص من کلیهما ان الفتوی علی جواز
التعدد لقول الامام الاعظم رح و هو مقصودنا قوله لا باس فی الجمعة الی قوله کذا فی
رحمة الامة فی اختلاف الائمة این هر دو کتاب فی الحال یافته نشد بدون مقابله
با اصل نسخ در باب تصحیح یا عدم تصحیح چیزی گفتن نمی توانم و لو سلمنا انها موجود فی [illegible]
الفتوی بحث فی اصل الکتابین بمقابله روایات صاحب کنز الدقائق و شارحین آن
و در المختار و بحر الرائق و عالمگیری و کافی نموده اند فلا اعتبار بهما قوله و اصله عند ابی حنیفة
ره الی قوله تعدد او فتح القدیر عجب است از مفتی که تمام قول صاحب فتح القدیر دیگر باب
نقل نکرده در کتاب مذکور صریح جواز تعدد را مفتی به تعدد ذکر کرده گفته نه ناخذ و در باب
امامت بر همین قول و علیه الفتوی گفته قوله ازین روایات صحیحه معتمده واضح گشت که [illegible]
تعدد نماز جمعه در یک شهر اگرچه دار الاسلام باشد خلاف ظاهر الروایت و غیر مذهب
ابی حنیفه است و عمل بر این ناجائز اقول حال روایات منقوله دریافت شد که در هر
کتاب مذکوره فتوی و تصحیح روایت جواز تعدد بوده است و در دو باقیمانده [illegible]
و حال آنها بیان نموده شد اگر کسی گوید که طحاوی اعلم علمای متقدمین [illegible] حنفیه بوده
است و در رحمة الامة روایت از طحاوی کرده شده بیک که صحیح از مذهب [illegible] عدم [illegible]

تعدد بوده است لیس روایت عدم جواز صحیح و مذهب مختار باشد گوییم اولا اصل کتاب [illegible]
طحاوی این روایت مقابله کرده نشده و بر تحریر مفتی مطلقا اعتماد نیست چراکه او در نقل
روایات خیانت بکار برده چنانچه آنفا گذشت و لو فرضنا آن روایت رحمة الامة مطابق
بالاصل خود از روایت فتاوی ماوراء النهر و غرائب مندرجه فتوی مفتی معلوم میشود که [illegible]
امام طحاوی تعدد نماز جمعه در دو جا جائز است و به ناخذ [illegible] انتهی [illegible]
قول الطحاوی و تصحیحه فرجحنا من قولیه ما هو الموافق للتصحیح الکتب المعتمدة و فتوی العلماء الثقات
و هو جواز التعدد دلیس انهم روایات منقوله مفتی صحت و فتوی عدم جواز تعدد ثابت نگشته
و کلامش ضعیف و ناجائز العمل مانده قوله لیس الخبر در فتح القدیر و بحر الرائق و عینی و شرح مجمع
و مبسوط و سرخسی از تصحیح و فتوی بر جواز تعدد مذکور است قطع نظر از آنکه محمول بر تعدد [illegible]
[illegible] بودن سلطان و تحصیل استیذان و مراد از تعدد و تکثر تا ثلثه است فقط ضعیف
و خلاف ظاهر الروایت و مخالف مذهب ابی حنیفه و غیر قابل اعتماد است انتهی [illegible]
السدر بین لفقه و علم مفتی که تصحیح و فتوی مجموع علمای کبار را ضعیف و غیر قابل اعتماد گفته
هر یک ازین پنج مذکوران از معتمدین و محققترین علمای حنفیه [illegible] بوده است که
بمقابله قول واحد ازین بزرگان اقوال صاحبان فتاوی کثیره بجوی نمی خرد چه جای که
این هر پنج متفقا بر امری حکم تصحیح و فتوی میدهند و آن قول ضعیف و مرجوح باشد بر اهل
علم فقه و افتا مخفی و محتجب نیست که اگر اینها بر امری حکم تصحیح و فتوی دهند قول
مخالف آن اضعف و مرجوح و قابل اعتماد مطلقا نیست و عجب است از مفتی که با [illegible]
این همه قول صاحب فتح القدیر بطور مستند خود در باب عدم جواز تعدد جمعه نقل کرده
و باز قول مفتی به همون فتح القدیر را مردود میسازد اگر قولش ضعیف و غیر معتمد
[illegible] مستند خویش گردانید و آنکه مفتی گفته که مراد از تعدد و تکثر تا ثلثه است
[illegible] تضحکه صبیان دبستان است فضلا عن طلبة العلم و العلماء [illegible] این مراد [illegible]
[illegible] بوده است [illegible] علما مذکورین از تعیین ثلثه نیست بل عموما و مطلقا
[illegible] چنانچه معروض [illegible] تحت این مبحث میشود و در [illegible] ضرور افتاد که

نقل روایات مفتی بہا در باب جواز تعدد نمودہ شود فاسمع ایہا المفتی وارجع عن
قولک الضعیف المرجوح واختر ما ہو المفتی بہ والصحیح المختار من مذہب ائمتنا تودی الجمعۃ
فی مصر واحد فی مواضع کثیرۃ وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد رہ وہو الاصح وذکر الامام السرخسی انہ
الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ وبہ ناخذ ہکذا فی البحر الرائق ۱۲ فتاوی عالمگیری ودر کنز الدقائق
گفتہ کہ ادای جمعہ در یک شہر در مواضع روا است ودر حاشیہ از امام سرخسی گفتہ کہ صحیح
از قول طرفین است ودر بکار می گفتہ کہ اقامت جمعہ در شہر در اکثر از دو جا روا است
بر صحیح ودر فتح القدیر گفتہ وبہ ناخذ ونزدیک امام ابی یوسف بر اصح دو جا روا است
کما فی السراجیۃ ۱۲ فتاوی برہنہ وتودی الجمعۃ فی مصر واحد فی ثلثۃ مواضع عند الطرفین
وعند الثانی تودی فی موضعین فقط وتجمع اکثر من مسجدین وعلیہ الفتوی کما فی الحمادیۃ
وہو الصحیح کما فی شرح ابی المکارم ۱۲ سراج المنیر وجائز است جمعہ در یک مصر در مواضع
کثیرہ نزد ابی حنیفہ ودر روایتی از امام محمد رہ وبہ ناخذ وہو الاصح ونزد شافعی ومحمد بجز یک
موضع جائز نیست وبقول ابی یوسف در دو موضع جائز است ودر روایتی از وی چون نہر کہ
میان آن ہر دو موضع شرط است ۱۲ تہذیب الصلوۃ قال مفتی الثقلین الصحیح من
قول الاعظم والربانی ان یودی فی مصر واحد فی مواضع کثیرۃ ۱۲ چلپی حاشیہ شرح وقایہ
در یک شہر در مواضع متعددہ نماز جمعہ جائز است وہو الاصح علی ما فی الزیلعی وعلیہ
الفتوی علی ما فی فتح القدیر وذکر الامام السرخسی وہو الصحیح وبہ ناخذ ۱۲ مفتاح الصلوۃ
من الفتاوی الغیاثیۃ لاباس للامام ان یجمع فی مصرہ مسجدین ہکذا روی عن محمد رہ
وعلیہ الفتوی وعن محمد رہ انہ یجمع اکثر من مسجدین وعلیہ الفتوی من حاشیۃ المنظومۃ والصحیح
من قول ابی حنیفۃ ومحمد رہ انہ یجوز اقامۃ الجمعۃ فی مصر واحد فی موضعین او اکثر من ذلک
کذا فی المبسوط ۱۲ فتاوی حمادیہ وجاز اقامتہا فی الموضعین او اکثر فی مصر واحد کما فی
وہو الصحیح وعن ابی یوسف اولا انہ یجوز فی الموضعین مطلقا دون الاکثر وآخرا انہ لا یجوز
فی الموضعین الا اذا کان ہناک نہر فاصل ۱۲ ابو المکارم و[illegible] اقامت الجمعۃ فی مصر فی
مواضع ففی المذہب اربع روایات اولہا عن ابی حنیفۃ ومحمد رہ [illegible] صحہا [illegible]

التعدد فی موضعین او اکثر لان فی عدم جواز تعددہا حرجا والحرج مرفوع فصارت کصلوۃ
العید ثانیہا عن ابی حنیفۃ لا یجوز فی اکثر من موضع واحد لان الجمعۃ من اعلام الدین
لا یجوز تقلیل جماعتہا وفی جوازہا فی مکانین تقلیلہا ثالثہا عن ابی حنیفۃ وصاحبیہ یجوز
فی [illegible] نظرا الی وجہی الروایتین رابعہا عن ابی یوسف یجوز فی موضعین اذا
کان المصر کبیرا او حال بین الجانبین نہر کبغداد وفی شرح المجمع ان ابا یوسف رجع الی ہذہ
الروایۃ ۱۲ شمنی شرح مختصر وقایہ وتودی الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع متعددۃ عن ابی حنیفۃ
فی الصحیح وہو قول محمد والشافعی ومالک رحمہم اللہ وعن ابی حنیفۃ لا یجوز الا فی موضع واحد
وہو قول الشافعی وعن ابی حنیفۃ لا یجوز فی موضعین الا ان یکون بینہما نہر فاصل کبغداد او
سمرقند وہو قول احمد ۱۲ عینی شرح کنز وتودی فی مصر فی مواضع قال شمس الائمۃ السرخسی
اختلفت الروایات فی اقامۃ الجمعۃ فی موضعین فی مصر واحد فالصحیح من قول ابی حنیفۃ
ومحمد انہ یجوز اقامۃ الجمعۃ فی مصر واحد فی موضعین او اکثر من ذلک خلافا للشافعی وعن
ابی یوسف رہ یجوز فی موضعین لا غیر وعنہ لا یجوز فی موضعین الا ان یکون نہر فاصل لیصح
یکون کل جانب کمصر لہ ان اقامۃ الجمعۃ من اعلام الدین فلا یجوز تقلیلہا وفی ادائہا
فی موضعین تقلیلہا ولہما قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع
فقد شرط لجواز الجمعۃ المصر الجامع وہذا الشرط موجود فی کل فریق ولان الحرج مدفوع
وفی القول بانہ لا یجوز الا فی موضع واحد حرج وتہییج الفتنۃ فقد یکون بین اہل مصر واحد
اختلاف بحیث لو اجتمعوا فی موضع لہاجت الفتنۃ وقد امرنا بتسکینہا ۱۲ کافی شرح وافی
در یک شہر جمعہ چند جا جائز است وبروایتی از امام اعظم سوای یکجا جائز نیست ومروی
از امام ابی یوسف آنست کہ اگر در میان شہر نہر جاری باشد ہر دو جانب آن جمعہ
خواندن جائز است ۱۲ ما لا بد ودر حاشیہ ما لا بد مطبوعہ لکھنو بر قول چند جا جائز است
بر حاشیہ نوشتہ ظاہر مذہب وروایت راجح ومفتی بہ ہمین است وہم در مقام
دیگر [illegible] چھاپہ دہلی صحیح مولوی نور الدین حسن مرحوم ہمین است مذہب مختار و
برین است [illegible] برای دفع حرج چنانچہ عینی در شرح مجمع وابن ہمام در فتح القدیر

در باب امامت بیان نموده ۱۲ ترجمه در المختار و سوای ازین عبارت مستملی صغیر و کبیر
و فتح القدیر رسایل مذکور گشت و علاوه برین از روایات فتاوی خلاصه و [illegible]
القضاة و [illegible] و سراجیه و وهبه و فتاوی ماوراء النهر و غرائب و شرح [illegible]
و ترصیع و ملتقی و شرح کرخی و معدن و محیط و کنز و زیلعی و شرح طحاوی [illegible]
و مجمع البحرین و [illegible] که مفتیها درین فتوی نقل کرده است ثابت و متحقق است [illegible]
بر جواز تعدد نماز جمعه بوده است و لو کان موضعین او ثلث پس هرگاه که از چندین
کتب معتبره کثیره واضح گشته که قول مفتی به و صحیح جواز تعدد است پس بر تصحیح
جواهر اخلاطی و رحمة الامة علی تقدیر صحة الروایة چه اعتماد قول معتمد و معمول و مفتی به
جواز تعدد جمعه در چند جا بوده است و هو الذی ارتضاه صاحب المتون و مفتی را
لازم و واجب بود که مسئله اختلاف جواز و عدم جواز در متون و دیگر کتب معتمده
ملاحظه کرده انچه در متون مختار و مفتی به می بود آنرا اختیار میکرد نه که قول غیر اصحاب
متون را اختیار سازد و طعن و تشنیع بر آنها نماید قال فی السراج المنیر والعمل علی
ما هو فی المتون واذا تعارض ما فی المتون والفتاوی فالمعتمد ما فی المتون وکذا یقدم
ما فی الشروح علی ما فی الفتاوی کما فی البحر الرائق وفی الحموی شرح الاشباه
والنظائر ان ما فی المتون والشروح مقدم علی ما فی الفتاوی انتهی و سوای ازین
در تمام بلاد و شهرها از قدیم تا الآن همین معمول و دستور است که در یک شهر جاها
نماز جمعه میشود و دران شهرها صدها علما گذشتند و موجود اند بلا نکیر در مسجدها نماز گزارده اند
پس این تعامل و تعارف و توارث صدها ساله در تمام شهرها دلیل قوی بر فتوی جواز
تعدد بوده است فی القنیة لیس للقاضی والمفتی ان یحکما علی ظاهر المذهب و یترکان
العرف و نیز در گزاردن نماز جمعه یکجا حرج است و ادای در چند جا اسهل و ایسر در
حق مصلین است بموجب روایات فقهیه مفتی را سزاوار بود که انچه ایسر و اسهل در
حق مسلمین بود بران فتوی بدهد ثم ینبغی للمفتی ان یفتی الناس بما هو اسهل علیهم
کذا ذکره البزدوی فی شرح الجامع الصغیر و ینبغی للمفتی ان یفتی بالایسر



ی حق غیره خصوصا فی حق الضعفاء لقوله صلعم لعلی و معاذ رضی الله عنهما حین بعثهما الی الیمن
یسرا ولا تعسرا [illegible] او طرفه تر اینکه کدام روایت صریح بلفظ علیه الفتوی [illegible]
[illegible] نقل نکرده بلکه در روایات منقوله فتوی او در باب جواز [illegible] ما به یفتی در باب عدم
[illegible] علیه الفتوی تا قلا من الغیاثیه و به تاخذ تا قلا من الغرائب [illegible] به یفتی تا قلا
[illegible] مستخرجه این کاتب چند جا لفظ علیه الفتوی مذکور است [illegible] موجود است
فقهیه احدی را جائز نیست که خلاف ما به یفتی فتوی دهد و قول غیر مفتی به اختیار نماید قال
فی الدر المختار ثم رأیت فی رسالة آداب المفتین اذا اتصلت روایة فی کتاب معتمد
بالاصح والاولی والاوفق ونحوها فله ان یفتی بها وبمخالفها ایضا واذا ذیلت بالصحیح او
الماخوذ او به یفتی او علیه الفتوی لم یفت بمخالفه ۱۲ فی السراج المنیر و چون بدلیل ثابت شد بلفظ
علیه الفتوی هو الصحیح و هو الماخوذ للفتوی یا به یفتی و انچه مانند آنست مفتی را جائز نیست
که بخلاف آن فتوی دهد ۱۲ قوله هر که جواز تعدد از امام ابی حنیفه الی قوله فلا یجوز العمل به
اقول ازین عبارت مستنبط میشود که مفتی از آداب مفتین خبر ندارد و در علم فقه اصلا او را
مزاولت حاصل نیست ورنه همچو کلام متکلم نمیشد زیرا که او میگوید که بدون نقل روایت
امام از کتاب امام ابی یوسف و محمد و زفر و حسن بن زیاد قول موثوق و معتمد نیست
و این کلام او بقصدا خلاف اجماع و قرارداد علماء فقهیه بوده است مفتی را باید که روایت بکلام
خود روایت کدام کتاب فقه نقل نماید و بدون استناد کدام روایت خویش دعوی بلا دلیل
است هزارها مسئله در تمام کتب فقه الحنفیه بوده اند که دران روایت خاص از کتب شاگردان
امام اعظم منقول نیست و در اکثر کتب حواله بکتاب دیگر غیر کتب شاگردان او کرده که نزد
امام اعظم چنان و چنین است خصوصا اصحاب متون جائی نقل نکرده اند که امام ابی یوسف یا امام
محمد [illegible] کتاب چنین از امام نقل کرده و نزد جمله علما همگی مسائل مذکوره کتب معتمده بوده اند
و کسی جرح ننموده که صاحب وقایه یا کنز الدقائق مثلا بکدام مسئله مذهب امام اعظم را بیان
کرده و روایت کدام کتب شاگردان او نقل نکرده الحاصل مقلد را نقل عبارت کتب مستنده
کافیست [illegible] نقل کتاب مصنفه شاگردان امام نموده است قال فی القنیة [illegible] اصول

الفقه لابی بکر الرازی فاما ما یوجد من کلام رجل ومذهبه فی کتاب معروف به
قد تداولته النسخ یجوز لمن نظر فیه ان یقول قال فلان کذا وان لم یسمعه احد من احد
نحو کتب محمد بن الحسن وکالموطا لمالک ونحوهما من الکتب المصنفة فی اصناف
العلوم لان وجودها علی هذا الوصف بمنزلة الخبر المتواتر [illegible] فلا
یحتاج منه الی اسناد ۱۲ فی الفصول العمادی وان لم یکن المفتی من اهل الاجتهاد
لا یحل له ان یفتی الا بطریق الحکایة فیحکی ما یحفظ من اقوال الفقهاء ۱۲ فی السراج
المنیر وانعقد الاجماع علی جواز النقل من الکتب المعتمدة ولا یشترط اتصال السند
الی مصنفها یجوز الاعتماد علی خط المفتی اخذا من قولهم وباوصف انهمه مفتی حسب طلب
خویش کدام روایت خاص از کتب شاگردان امام اعظم درین فتوی نیاورده پس قولش حسب
بیان او موثوق و معتمد نیست فلا یجوز به العمل قوله سیوم آنکه کسانیکه تا قوله باین روایات [illegible]
درین مقام خود مفتی میگوید که فتوی و تصحیح دیگر فقهای محققین مذهب حنفی بر جواز کثیر جمعه با بیش از
یا ثلثه است فاین الاتفاق بعدم الجواز این عجب فتوی بوده است که کلام مابعد بطلان
کلام ماقبل مینماید قوله من الخلاصه فی نوع منه تا قوله عن محمد علامه قاسم حنفی اول
از نهمه روایات صاف واضح گشت که جواز تعدد جمعه بدو جا یا سه جا مفتی به و صحیح
وظاهر الروایه بوده است هر چند که مفتی سعی موفوره برای اخفاء فتوی جواز تعدد
بهم رسانید و تدبیرها و حیله ها بسیار برانگیخته مگر بموجب آنکه الحق یعلو ولا یعلی خود از
روایات منقوله استفتاء او ایضاح امر حق کما ینبغی شد و آنکه مفتی میگوید که مراد از
مواضع کثیره و متعدده بهر کتابیکه واقع شده از ثلثه بوده است غیر مسلم است بلکه مراد
عموم مطلقا بوده است و درین مقام مفتی روایات فقهیه که نقل کرده سوای علامه
قاسم حنفی از جمله روایات همین واضح است که نزد بعضی فتوی بر جواز تعدد دو جا
ونزد بعضی بر سه جا بوده است و در بعض تصریح این معنی است که از سه جا زیاده جائز
نیست پس ازین معنی بودن مراد از مواضع کثیره ثلثه متحقق نشود بعضی [illegible]
صراحة نگفته که جائیکه مواضع کثیره منقول شده مراد ازان ثلثه بوده [illegible] و اگر گفته

شود که هر گاه که بکتاب دستور القضاة و بدایع و فتاوی ماورا النهر و غرائب فتاوی خان [illegible]
تصریح عدم جواز جمعه زیاده از دو جا منقول است [illegible] قدوری آمده لا یجوز فی اکثر
[illegible] ثلثه پس برای تطبیق و توفیق روایات مراد از مواضع کثیره [illegible] ثلثه بوده است
[illegible] تا [illegible] روایات ممکن نیست اختلاف صریح در روایات [illegible] بعضی
[illegible] زیاده از دو جا جائز نیست و بعضی میگویند که جواز صرف تا ثلثه است و بعضی
بران ترقی کرده که زیاده از سه جا جائز نیست و بعضی قائل اند که عموما و مطلقا تعدد جائز است
سه جا باشد یا زیاده ازان و اختلاف العلماء رحمة واسع است پس توفیق فیما بین روایات
متضاده ممکن نیست و آنکه قدوری گفته زیاده بر سه جا جائز نیست صرف ناقل روایت مذهب
خود بوده است این معنی نگفته که مراد از مواضع بهر کتابیکه واقع شده ثلثه بوده است پس جمله
روایات مذکوره که مفتی درین مقام شواهد برای خود آورده اینهمه روایات شواهد [illegible]
تمام محنت و سعی مفتی بیفائده افتاد باقی ماند صرف عبارت علامه قاسم حنفی که دران تصریح
اینمعنی بوده است که بهر جا که لفظ مواضع واقع شده ازان مراد ثلثه است جوابش اینکه اولا
حال علامه قاسم حنفی دریافت نیست که کدام شخص بوده است و بکدام کتاب اینعبارت واقع شده
تا وقتیکه حال استعداد و معتمد بودن او معلوم نشود لائق اعتماد نیست صاحب خزانة الروایات می‌آرد
لو کان الکتاب غیر مشهور فیما بین العلماء فلا وثوق به و خود از عبارت مجمع البحرین در رد که علامه
قاسم حنفی بکلام خود آورده واضح است که مراد از ثلثه مطلق و عموم بوده است و آنکه علامه
قاسم حنفی گفته که عموم و مطلق خلاف روایت مرویه از محمد است لانسلم انه خلاف الروایة
عن محمد ره بزعم خود علامه قاسم حنفی خلاف روایت قرار داده زیرا که روایت صریح از امام
محمد وارد است که در دو جا و زیاده ازان جائز است چنانچه روایات معتمده سابق مذکور اند بل
فی عبارات الکتب المرقومة لیتضح لک الحال و اگر مراد از مواضع کثیره و متعدده صرف تا ثلثه
[illegible] بود چه ضرورت داعیه بود که اصحاب متون و مصنفان کتب معتبره لفظ ثلث که اخصر بود
[illegible] بجای ان لفظ اکثر [illegible] فی ذلک یا مواضع متعدده و کثیره بکلام خود ها می آوردند و در
متون لفظ مواضع [illegible] بصیغه جمع کثرت که مراد ازان زیاده از ثلثه الی غیر النهایه می تواند بود

مذکور بود شارحین مثل امام حلبی و عینی و مفتی الثقلین جرا زیادت توضیح کرده لفظ کثیره و متعدده
را از اندراج کردند و علما [illegible] جمع از تعدد نماز جمعه بدو جا و اکثر ازان بکلام خود ساختند
اندازان صاف عیانست که مراد عموم و مطلق بوده است حصر تا ثلثه نبوده [illegible]
از غور کسیکه مرقومه که عبارت انما بالا مسطور گشته وضوح تام است [illegible]
مواضع کثیره و متعدده و اکثر من ذلک صرف دعوی بلا دلیل است مفتی و تحکم علما [illegible]
است و دلیلی دیگر بر بودن مراد عموم و مطلق این بوده است که علامه قاسم حنفی بیان کرده
که حال نماز جمعه مانند نماز عید شد در جواز بدو جا یا سه جا و حال نماز عید اینست که جواز تعدد
نماز عیدین باکثر جا متفق علیه است قال فی المستملی الصغیر و یجوز اقامتها ای صلوة العید فی
المصر و فنائه فی موضعین و اکثر ای فی حسب المفتی و ذکر فی مختصر البحر انه بخلاف العید فانه یجوز
فی المواضع بلا خلاف ۱۲ و فی تهذیب الصلوة قیاس جمعه زیاده از سه جا [illegible]
و در بلده لاهور همچنین می کنند کذا ذکر الشیخ المحدث الدهلوی الحاصل حصر تا ثلثه ممنوع [illegible]
کتابهائیکه تا ثلث تصریح است نزد مصنفان آنها همون قول صحیح است و روایت تعدد
مطلقا خلاف این روایت است در خلاف روایتین توفیق ممکن نیست و روایتی از امام
محمد آمده است که در شهر واحد بهر جا نماز جایز است وقتیکه در تمام مسجد سوای امام چهل مرد باشند
کما صرح فی مختار الفتاوی و غلطی فاحش مفتی در نقل روایت فتاوی غیاثیه و کافی این بوده
است که او از فتاوی غیاثیه نقل کرده و عن محمد ره انه لا یجمع فی اکثر من مسجدین و در کتاب
غیاثیه لفظ یجمع مذکور است لفظ لا برای مطلب خویش زیاده کرده چنانچه تصدیق این معنی
از عبارت سراج المنیر و فتاوی حمادیه که بالا مذکور شدند بوده است و همچنین مفتی نقل کرده
و تؤدی الجمعة فی مصر ای فی مصر واحد بمواضع ای فی ثلثه مواضع عند ابی حنیفة و محمد رح
و عند ابی یوسف تؤدی فی موضعین کذا فی الکافی و بعا [illegible] اصل کتاب [illegible] مقابل
معلوم میشود یعنی [illegible] بطور بیان نکرده و در کافی لفظ ثلثه اصلا مذکور نیست بلکه لفظ فی مواضع
و اکثر من ذلک مندرج نیست در هر دو کتاب تحریف [illegible] تبدیل و تغییر واقع [illegible]
تحریر صحیح معنی مطلق اعتماد نیست و آنکه مفتی عبارت کتاب ششمی اورده [illegible] انتهائیها عن ابی حنیفة

ره الی آخره تمام عبارت ششمی بالا گذشت قند کرو در مقام روایت اصح که مفتی [illegible]
ترک کرده اللهم انطقنا بالحق والصواب واهدنا الصراط المستقیم واحفظنا عن [illegible]
التحریف والاعتساف والله اعلم بالصواب حرره محمد نظر کریم [illegible] غفر الله ذنوبه [illegible]
[illegible] مقدسه
[illegible] بعد تحریر رد فتوی عبارت چند کتب معتمده دیگر
[illegible] صحیح و مختار بودن روایت جواز تعدد و مشتمل بر مرجوحیت و ضعف روایت
عدم جواز تعدد بهم رسیدند و مزید الاعتماد مندرج میشود فی الارکان الاربع لمولانا ملک
العلماء بحر العلوم استاذ الاساتذه عبد العلی محمد بن مولانا قدوة المحققین والمدققین استاد
الانام فخر العلماء مولانا محمد نظام الدین قدس سرهما ولاجل ان الجمعة جامعة للجماعات قال
الامام ابو یوسف ره لا یجوز تعدد الجمع فی مصر واحد و هو روایة عن الامام ابی حنیفة و به
قال الشافعی رح فانه لو جاز التعدد لما کان احد منهما جامعا للجماعات و قال محمد ره و هو روایة
عن الامام ابی حنیفة رح و هذه الروایة هی المختارة و علیه الفتوی انه یجوز تعدد الجمعة مطلقا
اثنین او اکثر و قولهم الجمعة جامعة للجماعات ان ارادوا بالجماعات التی تعتبر الجمعة فمسلم و
لا یلزم منه نفی التعدد وان ارادوا انها جامعة للجماعات کلها باسرها بان لا یصح بها الا جماعة
واحدة فهو ممنوع لا بد لاثباته من دلیل و لنا ما صح عن امیر المومنین علی رضی الله عنه انه امر بتعدد
الجمعة و هذا الاثر صحیح صححه ابن التیمیة فی منهاج السنة ثم فیما ذهب الیه الشافعی رح حرج
عظیم لانه قد یکون طول المصر و عرضه فراسخ لا یستطیع ان یجئ من طرف الی المسجد الجامع
ثم یثبت الا بحرج عظیم و هو مدفوع فی الشرع و لعله لهذا الحرج جوز الامام له ابو یوسف
رحمه الله تعدد و اما اذا کان فی المصر نهر عظیم فتح یجوز تعدد
جمعة فی مسجد و جمعة فی اخری بینهما نهر فنقول کذا یلزم الحرج اذا کان المصر
طویلا و ان لم یکن فیه نهر ثم صلوة الجمعة فرض مثل سائر الصلوة فلا تتقید بالتوحد و لم یفد
الیه دلیل سمعی و لا عقلی ۱۲ و فی تنویر الابصار و تؤدی فی مصر واحد بمواضع کثیرة و فی شرحه
[illegible] مطلقا و فی حاشیة الشرح للطحطاوی ای سواء کان هناک ضرورة ام لا فصل
بین جانبی [illegible] ام لا و فی الشرح المذکور علی المذهب علیه الفتوی شرح الجمع للعینی

واما نسخ فتح القدير دفعا للحرج وفي الحاشية المذكورة وذلك لان في التزام اتحاد الموضع حرجا بينا لاستدعائه تطويل المسافة على اكثر الحاضرين ولم يوجد دليل على عدم التعدد بل قضية الضرورة عدم اشتراطه سيما اذا كان مصرا كبيرا كما قاله الكمال وقد قال الله تعالى لا يكلف الله نفسا الا وسعها وما جعل عليكم في الدين من حرج ... فاذا ... اندفع ما في البدائع من ان ظاهر الرواية جوازها في موضعين ولا يجوز في اكثر ... الاعتماد انتهى فان المذهب الجواز مطلقا في فتاوى الحمادية من حاشية المنظومة والصحيح من قول ابي حنيفة ومحمد ره انه يجوز اقامة الجمعة في مصر واحد في موضعين او اكثر من ذلك كذا في المبسوط وفي منح الغفار شرح تنوير الابصار في شرح القول المذكور ما في البحر الرائق وغيره وبعده قال وذكر في بعض المعتبرات ان ظاهر الرواية جوازها في موضعين ولا يجوز في اكثر من ذلك وعليه الاعتماد ولكن المذهب ما ذكرناه ۱۲ في البرهان شرح مواهب الرحمن وتعددها اي الجمعة في مواضع كثيرة في مصر واحد جائزة عند ابي حنيفة ره قال السرخسي في الصحيح مذهبه وبه قال محمد ره وفي رواية لا يجوز في مصر واحد الا في جامع واحد ولم يشترط ابو يوسف اخرا الجواز في ثنتين اي جمعتين حيلولة نهر كبير فاصل بينهما حتى يكون كمصرين وكان يقول اولا بجوازها في موضعين اذا كان المصر عظيما لا في ثلثة ثم رجع الى ما فصلناه وجه رواية المنع انها سميت جمعة لاستدعائها الجماعات اليها فلا يجوز التفريق ووجه التصحيح اطلاق لا جمعة الا في مصر شرط المصر لا فاستعماله وانه موجود في حق كل فريق ۱۲ وفي شرح الكنز وتودي اي الجمعة في مصر في مواضع لان شرط جواز الجمعة المصر الجامع وهذا الشرط موجود في كل فريق خلافا للشافعي قال شمس الائمة السرخسي اختلفت الروايات في اقامة الجمعة في موضعين في مصر واحد فالصحيح من قول ابي حنيفة ومحمد ره انه يجوز اقامة الجمعة في مصر واحد في موضعين او اكثر من ذلك ۱۲ في فتاوى مجمع البركات عبارة العالمگيري بعينها ۱۲ في جامع الصغير الحسامي والمعارضة على سبيل الموافقة بدعته بان يصلي الجمعة في موضعين فهذا اولى في عصام حاشية شرح الوقاية وفي خزانة المفتين انه لا ... على ... ثلثة عند محمد وفي الزاهدي انه يزيد ۱۲ وفي شرح الطحاوي يجوز اقامة ... في موضعين

او ثلثة او اكثر من ذلك ۱۲ وبعد تحرير فتوى هذا رسالة هداية الجمعة مصنفه مولوي محجوب علي صاحب بنظر راقم در آمده دران عبارت جواهر اخلاطي باين عبارت منقول است مباني انه يجوز في موضعين واكثر من ذلك وعليه الفتوى ... وكتاب كه منجمله ... ابي حنيفة ... سنده مفتي باقي مانده بود نديگي از ان همين جواهر اخلاطي است كه در ... بر جواز تعدد وتصريح كه نوشته است اكنون صرف رحمة الامة باقي ملاحظه كردني است بدانكه روايت عدم جواز تعدد مفتي در فتوى از شش كتاب نقل كرده بود ومنجمله ان درين كتاب مذكوره فتوى بر جواز تعدد بوده است صرف يك كتاب مسمى رحمة الامة في اختلاف الائمة مستند مفتي در باب عدم جواز باقي مانده وفتوى جواز تعدد در كتب مفصله ذيل مصرح است مستملي صغير مستملي كبير شمني شرح نقاية فتح القدير جواهر اخلاطي بحر الرائق عيني شرح كنز الدقائق شرح مجمع مبسوط خلاصه دستور القضاة بدائع سراجية غياثية فتاوى ماوراء النهر طحاوي غرائب شرح وقاية قاضي خان كافي وافي ملتقى شرح كرخي معدن علامة قاسم حنفي كنز الدقائق زيلعي شرح طحاوي مختصر كرخي تقريب قدوري مجمع البحرين درر شرح كبير فتاوى برهنه فتاوى حمادية شرح ابو المكارم سراج المنير تهذيب الصلوة حلبي مفتاح الصلوة ما لا بد حاشية منظومة منح ... در المختار اركان اربع منهاج السنة تنوير الابصار حاشية شرح طحاوي منح الغفار برهان مواهب الرحمن مجمع البركات جامع صغير حسامي عصام حاشية شرح وقاية خزانة المفتين زاهدي مختار الفتاوى عالمگيري طحطاوي محيط ترصيع كتبه العبد المفتقر الى الله الرحيم محمد مظهر كريم

وسخط علماء شاهجهان پور

فقد اصاب من اجاب كتبه بهاء الدين عفي عنه

الجواب صحيح	اصاب من اجاب	الجواب صحيح	
كرم عليخان ولد محمد عليخان	حيدر علي خان ۱۳۳۷	عنايت عليخان ولد محمد عليخان ۱۳۳۸	
صح الجواب	اصاب المتقدم جزاه الله عنا	الجواب صحيح	الجواب صحيح
احمد مصر خان	فضل الله عليك عطيا	احمد حسين	حامد حسن ۱۳۳۳

المجيب مصيب

محمد حسن ...

جواز تعدد در مصر بجاهای متعدد موافق تحریر مجیب النقد مطابق واقع است و مسئلہ مفتی بہ همین است و در باقی نقلہا در مجیب در جواب غلطی ای فقیر را دخلی نیست والله اعلم بالصواب

جواز جمعہ بجاهای متعدده طبع مذہب است کما فی الشمنی ولو افتتح الجمعة فی مصر فی المواضع ففی المذهب اربع روایات اظهرها عن ابی حنیفہ ومحمد رحمهما الله وہی التعدد فی موضعین بل واکثر لان فی عدم جواز تعدد ہا حرجا والحرج مرفوع فصارت الصلوة جائزة

وعجب است کہ محرر استفتا اول بحث منفعت در ترک این قدر عبارت شمنی و تحریر از تا نہایتہا الصلوة

ونیز در ہر کتابیکہ روایت مجہولہ را مستند خود گردانیده چرا اصح وماخذ محرره الصاحب کتاب را پس پشت انداختہ سامعین را از سمع حق محروم داشت اللهم احفظنا منہ والاجوبة المحررة صحیحة محمد عبد ...

دستخط علمای لکہنو

اصاب المراد ویؤیده ما قال فی الرسالة الجامعة للروایات والمنسوبة الی ... علیہ الرحمہ معزیا الی الشیخ الہمام وذکر فی باب الامامة ان الفتوی علی جواز التعدد مطلقا انتہی وایضا قال فیہا نقلا عن حسب المفتین وعن محمد رح یجوز فی الف موضع اذا جمع فی کل موضع سوی الامام اربعون اقول والمعمول فی ہذا الزمان ہذه الروایة انتہی وفی التاتارخانیة ولا باس بالجمعة فی موضعین او ثلثة فی مصر واحد عند محمد رح انتہی والله اعلم کتبہ ابو البقا محمد عبد الحکیم غفر الله الرحیم ابن الابن لملک العلما مولانا عبد العلی صاحب

ابو البقا محمد عبد الحکیم ۱۳۲۰

الروایات المرقومة صحیحة | الروایات المرقومة من الکتاب

محمد یوسف ۱۳۰۰ ابن مولوی محمد اصغر مفتی لکہنو | لا تقنطوا من رحمة الله | ابن اخ مولوی ظہور الله صاحب مفتی لکہنو

اصاب من اجاب والله اعلم بالصواب | الروایات المکتوبة صحیحة

یا ولی الله ادرکنی ۱۳۱۲ مفتی لکہنو | محمد حامد ۱۳۰۵ | ابن الابن مولانا ابو الحسن قدس سره

ہذا الاملا صریح الحق والحق احق بالاتباع والله اعلم بالصواب حرره خادم ... سید البشر محمد غضنفر تجاوز الله عن سیاتہ یوم الحشر ابن مولانا محمد حیدر مرحوم ...

الروایات المجوزة لتعدد صلوة الجمعة صحیحة وقوتہ کتبہ محمد عبد المولی عفی عنہ

محمد عبد المولی ۱۳۰۰

المراد علی عدم جواز تعدد الجمعة مصیب ویؤیده ما فی رمز الحقائق شرح کنز الدقائق ویؤدی

الجمعة فی مصر واحد فی مواضع متعددة عند ابی حنیفة رضی الله عنہ فی الصحیح وہو قول محمد والشافعی ومالک علیہم الرحمہ وما فی مجمع البرکات وتودی الجمعة فی مصر واحد فی مواضع کثیرة وہو قول ابی حنیفة ومحمد رحمہما الله وہو الاصح وذکر الامام السرخسی انہ الصحیح من مذہب ابی حنیفة وبہ ناخذ کذا فی فتاوی عالمگیری نقلا عن البحر الرائق والله اعلم بالصواب والیہ المرجع والماٰب کتبہ الفقیر محمد عبد الرزاق غفر الله ذنوبہ وکفر عنہ سیاتہ ۸ شوال ۱۳۰۰ من الہجرة

عبد الرزاق

الروایات المذکورة صحیحة یلیق ان یتبع بہا والله اعلم بالصواب حرره عبد المسکین المتمسک بحبل المتین ابو الخیر محمد معین الدین تجاوز الله عن سیاتہ یوم الدین ساکن کرا

محمد معین الدین

مع المنقد الحق حق التصریح وہذا ہو المذہب الصحیح لانہ قال فی حاشیة الکافی قولہ وہو الصحیح من قول ابی حنیفة ومحمد رحمہما الله انہ یجوز اقامة الجمعة فی موضعین واکثر من ذلک فلذا اطلاق الاکثر دلیل علی جواز اقامتہا وان بلغ عدد مساجدہا مائة انتہی والله اعلم بالصواب والیہ المرجع والماٰب نمقہ احقر العلما خادم احمد غفر لہ الله الصمد ابن ملک العلما مولانا محمد حیدر

خادم احمد

لما اختلفت الروایات فی صحة جواز تعدد الجمعة فی مصر واحد وامتناعہ فالاشبہ بالصواب الفتوی علی الجواز لدفع الحرج وتسہیل الامر وتحصیل الیسر قال فی النہر الفائق وتودی الجمعة فی مصر فی مواضع منہ رواه محمد رحمہ الله تعالی عن الامام وہو الاصح وفی باب الامامة من فتح القدیر وعلیہ الفتوی للحرج اللازم من الزام الاجماع فی موضع واحد خصوصا اذا کان مصر الکبیر المصر نا والله اعلم

محمد قدرت علی ۱۲۰۰ تلمیذ ملک العلما مولانا محمد عبد العلی قدس سره

الروایات صحیحة | اوحد الدین احمد | الحق ان الفتوی علی جواز تعدد الجمعة فی مصر کما یظہر بالرجوع الی کتب الفقہ والله اعلم

نور کریم | الدریابادی

ہو الموفق اختلاف مجتہدین وفقہا در جواز تعدد جمعہ ووجوب توحد بنظر مصر واحد است عدم سلطان وفقدان استیذان را در ان مداخلتی نیست چہ اگر از وحدت مصر قطع نظر کرده حدود مصر متباعد مثل شاہجہان پور ومراداباد فرض کنند ودر ہر یکی علمایان تخصیص امام جمعہ وعید قرار دہند نزد کسانیکہ بر تعدد اجماع کفایت کرده اعتبار جمعہ در ہر دو مصر بلا شبہہ بالاتفاق جائز باشد اذ لا قائل بعدم جواز تعدد

الجمعة فی مصرین بینهما مسافة بعیدة ولعل المعنی المانع ایضاً مسئله اما درباب تعدد نظر مصر
واحد اگرچه بعضی از فقها بطرف عدم جواز رفته اند و ظاهر الروایه و مفتی به وجوب توحد
گفته اند لیکن معتبر و مختار و ظاهر الروایه به روایت صحیحه و مفتی بها از طرفین جواز تعدد است
مطلقا هذا هو المحقق عند الفقهاء المعتمدین المشار الیهم بالبیان لا ینبغی ... خلافهم و نقل
روایات مندرجه عبارت مجیب مفتی اگرچه درین باب بس است مگر تیمنا عبارت ...
مرقوم میگردد فی کتاب الجواهر الصحیح من مذهب ابی حنیفة و محمد ره جواز اقامة الجمعة فی مصر
واحد فی موضعین او اکثر من ذلک و به ناخذ انتهی و فی مجموعة الغرائب سئل ابو حامد عن الجمعة
فی موضعین فی مصر واحد فقال فیه روایتان و یفتی بالجواز و قال ینبغی للمفتی ان یفتی للناس
بما هو اسهل علیهم و هذا صحیح لقول النبی علیه السلام لعلی و معاذ حین بعثهما الی الیمن یسرا
ولا تعسرا و اکد من ذلک قوله تعالی یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر انتهی آخر روایات
عدم جواز تعدد نزد فقهاء معتبرین مرجوح است لما فی الدر المختار و علی المرجوح فالجمعة لیس من
سبق تحریمة ولیفسد بالمعیة پس ترجیح روایت عدم جواز تعدد قطع نظر از انکه فی الحقیقت
ترجیح مرجوح است و مبنی است بر عدم امتیاز مراتب فقها و طبقات ایشان که در طبقات
کبری علامه کفوی و غیرها مذکور است خلاف تصریح فقهای معتبرین و نقل روایت مرجوحه
از غنیة المستملی و شمنی و غیره و ترک روایت صحیحه راجحه مندرجه هر یک از علما دین دار خیلی
مستغرب است و بر واقف وقائع سابقه مخفی نیست که علمای سلف در زمانه چنگیزیه چگونه
اشخاص را ائمه آدینه ها قرار داده نماز میگزارانید مذا آری اولی و افضل در شهر واحد توحد است
کما فی جامع الرموز لا یستحب فی الموضعین انتهی والله اعلم و علمه اعم و اتم کتبه محمد سعد الله عفی عنه

محمد سعد الله ۱۲۴۹		دستخط علمای رامپور	–

محققین علمای ملت که بران اتفاق دارند و تعامل هم بران واقع گشته اینست که ادای جمعه در مواضع
متعدده در شهر واحد جائز و مفتی به هم همین است که جواز ادای امور شرعیه مرتفع است در کنز
الدقائق که همه ها مسائل آن معمول و مفتی بها اند دران مذکور است و تودی الجمعة فی مصر

بمواضع پس بانن موصوف تعبیر نمود محل جواز جمعه ام مواضع که جمع کثرت است و افراد آن انحصار
ندارد و نیز ابن الهمام صاحب فتح القدیر و صاحب زیلعی که هر دو از مقتدایان علمای
فقه و حدیث اند و دیگر محققین هم تعدد مواضع ادای جمعه در شهر واحد فتوی داده اند
و در امداد الفتاح شرح نور الایضاح که مشهور بشرنبلالی است دران مذکور است یصح
اقامة الجمعة فی مواضع کثیرة بالمصر و فنائه و هو قول ابی حنیفة و محمد ره و هو الاصح کما فی
الزیلعی و فتح القدیر و معراج الدرایة و البرهان و غیرها لقوة الدلیل و اطلاق جوازها من غیر
حصر تعدد است حکم مسئله مسطوره بموجب شریعت که مفتی بها است تحریر یافت

جلال الدین محمد کمال	محمد عمران ۱۲۵۹	محمد عفر الحق ۱۲۱۱	غلام حسین ۱۲۴۶	محمد فضل حق ۱۲۳۳

دستخط علمای شاه جهان آباد

محمد شرف الدین مفتی ۱۲۸۵
محمد العلماء شرع میں مولوی ۱۲

نماز جمعه در یک مسجد کلان شهر افضل است و اگر در دیگر مسجد هم بخوانند ادا میشود
و موافق روایات کتب معتبره فقهیه معمول علیها فتوی بر همین است و انکه در بعضی روایات
آمده که نماز جمعه در مسجد دیگر نمیشود اصح و مفتی به نیست والله اعلم و علمه اتم و احکم

محمد قادری حنفی
نظام الدین مفتی
اکرام الدین ابن مولوی

محمد ... الدین

بسم الله الرحمن الرحیم

چه میفرمایند علمای دین مبین و مفتیان شرع متین در شکاری که بضرب بندوق و گلی یا بری یا چهره
بندوق کشته شود و نوبت ذبحش از کارد و غیره نرسیده باشد شرعا حرام است یا حلال و
کسیکه از گولی بندوق صید را قتل نماید نزد حنفیه بروی قود لازم می آید یا نه معه سند کتب
فقهیه جواب با صواب ارقام فرمایند بینوا و توجروا جواب در صورت مرقومه باید دانست
که در جمیع کتب فقهیه حنفیه از متون و شروح و فتاوی مذکور است که آن آلة که بدان قری و

قطع اوداج وانهار دم معتبر اند شد حلال است ذبیحه بدان آله وانچه اینچنین نیست حلال نخواهد شد
ذبیحه بذبح کردن از ان آله حل الذبح لکل ما افری الاوداج وانهر الدم ای اسال کذا
فی تنویر الابصار والدر المختار وغیرها من المعتبرات الحنفیة وبخاری ومسلم وغیرهما
روایت کرده اند قال ما انهر الدم وذکر اسم الله فکل گفت آنحضرت صلی الله علیه وسلم
چیزیکه روان کرداند خون را وبرده شود نام خدا ببین بخور یعنی جائز است اکل ذبح کرده بچیزیکه
روان کند خون اخواه آهن باشد یا نی واین متفق علیه است میان علما وفقها رحمهم الله تعالی
ودر روایت ابوداود ونسائی نیز وارد شد فقال امر الدم بما شئت پس گفت آنحضرت
صلی الله علیه وسلم بگذران خون را بهر چیزیکه بخواهی وهمچنین از دیگر احادیث مروی هویدا
میگردد وقاعده کلیه اینست که آن آله که جرح وخرق کند یقینا ذبیحه بدان حلال است و
انچه در ان شک شود حلال نخواهد بود ذبیحه ان وبندقیه گولی خواه از آهن باشد یا از
رصاص یا از گل باشد حلال نیست ذبیحه بدان چه اکثر این جارح وخارق ومفید اهار نشود
بلکه کاسر ودوق کننده در باطن است بدفع عنیف چنانکه در تجربه همچنین مشاهده کرده شده کما لا یخفی
علی المتامل پس ذبیحه بدین حلال نگردد آری اگر بندقه خفیفه محدد ومطول مانند تیر باشد
وهم ممکن شود رمی بدان ونیز خرق کند به تیزی خود حلال خواهد بود مگر این نادر الوجود است
که حکم بر ان کرده نمیشود لهذا شیخ زین صاحب بحر الرائق فتوی بر عدم حل ذبیحه به بندقه داده
در تنویر الابصار ودر مختار گفته او بندقة ثقیلة ذات حد لقتلها بالمثقل لا بالحد و
لو کانت خفیفة لها حدة حل لقتلها بالجرح حینئذ کذا فی التنویر والدر قوله
ولو کانت خفیفة لها حدة قال قاضیخان لا یحل صید البندقة والحجر والمعراض
والعصا وما اشبه ذلک وان جرح لانه لا یخرق الا ان یکون شیء من ذلک قد
حدده وطوله کالسهم وامکن ان یرمی به فان کان کذلک وخرق بحده
حل اکله فاما الجرح الذی یدق فی الباطن ولا یخرق فی الظاهر لا یحل لانه لا یحصل
به انهار الدم شرنبلالیه والحاصل انه ان کان القتل بالثقل لا یحل وان وجد الادما
کما اشار الیه فی الدرر وهو محمل ما اجاب الشیخ زین حین سئل عمن یصطاد الطیر

بالبندق الرصاص والطین هل یحل اکلها ام لا اجاب لا یحل اکلها انتهی ابو السعود
قال فی التبیین والاصل فی جنس هذه المسائل ان الموت اذا حصل بالجرح
بیقین حل وان حصل بالمثقل او شک فیه فلا یحل حتما او احتیاطا اه قلت فلا احتیاط
فی صید الرصاص ان لا یوکل لانه انما یقتل بواسطة اندفاعه العنیف لا بحده
والله اعلم بالصواب طحطاوی وما قتله المعراض او الذی قتله البندقة حرم
لانه لا یجرح کذا فی الکنز والعینی لانها تدق وتکسر ولا تجرح فصار کالمعراض
کذا فی الهدایة ولا یوکل ما اصابه البندقة فمات بها کذا فی الکافی هکذا فی
الفتاوی العالمگیریة وچیزیکه بدان ذکاة می تواند شد قود بدان خواهد آمد ونه بعکس آن
قلت وفی شرح الوهبانیة کل ما به الذکوة به القود والا فلا انتهی کذا فی الدر
المختار قوله کل ما به الذکوة ای کل آلة تحصل بها الذکوة یترتب علی القتل
بها القود ولا ینعکس کلیا لان المشترط فی الذکوة فری الاوداج وانهار
الدم وهذا لا یحصل الا بمحدد لا بمسلة وابرة فتدبر کذا فی الطحطاوی و
ذکر فی الاجناس کل ما یتعلق به الذکوة فی البهائم یتعلق به القصاص فی
الادمی وما لا فلا فعلی هذا لا یجب القصاص فی العض قال صاحب الخلاصة
هذا غیر مطرد فی حق النار فانه لو القی انسان فی النار قتل به ولا یتعلق به
الذکوة هذا لکن فی الخزانة اذا وضع الجمر فی المذبح فقطع ما یجب
قطعه فی الذکوة وسال الدم یحل وعلی هذا یندفع الاعتراض کذا فی البحر
این بنابر روایت طحاوی است که اعتبار برای جرح است اما بحسب ظاهر الروایت قصاص
واجب است گو جرح نکند وبر مذهب صاحبین رحمهما الله هم قصاص می آید واین قاعده
کل ما به الذکوة به القود نیز مطرد نیست والله اعلم بالصواب الراقم محمد صدر الدین عفی عنه

محمد صدر الدین | صدر الصدور شاه جهان آباد | سید محمد نذیر حسین | نوازش علی | محمد کریم الله

محمد قطب الدین	محمد رحمت الله	محمد برکت الله	فقیر ابو محمد سعید احمد	الخالق الخبیر ابو الفا...

محمد عبد الله

دستخط علمای لکهنو

فی الواقع کشته گولی گلی یا سرلی یا چهرهٔ بندوق حرام است و سیکه از گولی بندوق
احد بر اقتل نابد بروی قود لازم می آید کتبه محمد یوسف [محمد یوسف] مفتی لکهنو
صح الجواب حرره محمد رحمت الله [لا تقنطوا من رحمة الله] مفتی لکهنو اصاب المجیب حرره
ابو البقاء محمد عبد الحکیم غفر له الله الرحیم [ابو البقاء محمد عبد الحکیم ۱۲۹۳] ابن الابن مولانا ملک العلماء
عبد العلی محمد فرنگی محل اصاب من اجاب والله اعلم وعلمه اتم حرره ابو البرکات ...
الجواب صحیح و یؤیده فی یواقیت الاختصاص ما فی حیوة الحیوان من الحکم [ترابی ...]
والخواص والکلام فی البندق المعتاد قدیما وهو ما یصنع من الطین واما البندق المعتاد الآن
وهو ما یصنع من الحدید ویرمی بالنار فحرم مطلقا لانه یخرق ویقتل سریعا غالبا ولو لم یجرح
انتهی وفی البرهان وفی حدید غیر محدد کالسنجة روایتان اظهرهما انه عمد انتهی وفی الخانیة
ان الجرح لا یشترط فی الحدید وما یشبهه کالنحاس معتبر فی ظاهر الروایة انتهی وفی السراجیة
اذا ضرب انسانا بالحدید فقتله من غیر جراحة قال الشیخ الامام السرخسی یجب القصاص و
قال حسام الدین لا لان المعتبر عند ابی حنیفه رح الجرح وفی جامع الرموز وفیه اشعار بان ما یتخذ
منه السلاح کالحدید والصفر والفضة لم یشترط فیه الحدة فقتل اذا ضرب بعمود حدید او ...
وعن مولانا الامام ابی حنیفه انه لم یقتل ما اشترط فی غیره فقتل اذا ضرب بحجر محدد او قشر
قصب کما فی الکرمانی ولو قتل بالابرة والمسلة لم یقتل وعلیه الفتوی فالمعتبر الحدید او
الجرح کما فی تتمة الواقعات انتهی وفی العینی واذا قتله بحدید او صفر غیر محدد کالعمود و
السنجة فیه روایتان اصحهما انه عمد ولو طعنه برمح لا سنان فیه فجرح کان عمدا وکذا
لو قتله بمسلة ولو قتله بابرة فهو لیس بعمد هذا اذا لم یکن غرزه فی محل القتل وان ضربه بها
فی مقتله فهو عمد کذا فی البرهان وذکر قاضیخان ان الجرح لا یشترط فی الحدید وما اشبه

کالنحاس وغیره انتهی وفی البزازیة نوع فی جهة قتل المراد بصاحبه الجارح ...
وان لم یجرح عنده یجب وکذا فی ظاهر الروایة عن الامام وعندهما یعتبر ...
بالصواب نمقه احقر العلماء خادم احمد غفر له الله الصمد [خادم احمد ...]

استفتاء دستخطی علمای رامپور

چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین صورت که شکاری که از ضرب گولی
یا چهرهٔ آهن یا رصاص سر کردن بندوق کشته شود و هنگام سر کردن بسم الله گفته شود مگر
نوبت ذبح آن از کارد وغیره نرسیده باشد آیا نزد علمای حنفیه حلال است یا حرام و حکم بندقه
یعنی غلوله گلی غلیل مثل گولی و چهره بندوق است یا متغایر و در کشته بندوق و غلیل ...
جراحت معتبره عند الذبح بینوا توجروا الجواب شکار کشته شده تیر ...
... حلال است و در کتب فقه یافته میشود و نیز در کتب احادیث و همین منصوص است و شکار
بندقه غلیل و تفنگ و چهره آهن وغیره حرام است اولا آنکه نص یافته نمیشود و احدی از ...
تصریح حل شکار بندوق نکرده و دوم در بندقه و چهره تفنگ جراحت مفقود است ...
سوم بندقه غلیل و زخم آن که صورةً بنظر می آید در حقیقت جراحت نمی باشد بلکه از ثقل و حدت
بندقه و گرمی شکار سوخته میگردد و دم یعنی خون که جاری می باشد از سوختگی عروقها جاری
میشود نه از جرح و مدار حل بر جرح است و تفنگ اگرچه حاد باشد حرام میگردد از وجه ثالث
تفنگ هم احتیاطا حرام میشود و موجب این روایات ولا یحل صید البندقة والحجر والمعراض
والعصا وما اشبهها وان جرح لانه فی معنی الموقوذة والموقوذة حرام بالنص المحیط
فالحاصل ان الموت ان کان بالجرح بیقین حل وان کان بالثقل لا یحل وکذا ان وقع الشک
یحرم احتیاطا اختیار شرح مختار فان ادرکه ای الصید المرسل للکلب او الرامی حیا ذکاه
فان ترکها عمدا فمات حرم کما حرم الصید اذا قتله معراض بعرضه والمعراض السهم الذی
لا ریش له ... سمی به لانه یمضی ویصیب الشیء بعرضه او قتله بندقة هی طینة مدورة یرمی
بها ... ویقتل بها الجلاهق ثقیلة وان کانت ذات حدة وانما حرم لاحتمال

انما قتله بثقلها حتی لو کانت خفیفة بها حدة یحل لتعین الموت بالجرح ۱۲ شرح الیاس البندقة
لا تجرح ۱۲ عینی و یحرم ایضا اذا قتله بندقة ثقیلة ذات حدة لان البندقة تکسر ولا تجرح
دکانت کالمعراض ۱۲ شمنی بر مختصر وقایه اثبت حکم صورت مسئوله شرعا که تحریر یافت

محمد عبد الواحد	غلام حسین	حافظ شریف حسن	محمد فضل حق	درشهر حلیم محمد علی

هو الموفق

از تتبع کتب فقه حنفیه مستفاد میشود که مناط حل و حرمت صیدیکه بعد سر دادن آله شکار
مرده دستیاب شود بر حدت و ثقل آله قتل است اگر چیزیکه حدت و ثقل هر دو داشته
باشد و موت جانور اتفاق افتاد ملاحظه رود که اگر موتش بحدت و جرح آله متیقن باشد
آن جانور بلا شبه حلال است و اگر ثقل متعین باشد بلا شبه حرام و در صورت شک
حکم بحرمت مقتضای احتیاط است پس در غلوله گلین که مجرد ثقل دارد و حدت ندارد در
حرمت متیقن است و گولی بندوق عرفی که از آهن و رصاص باشد چون حدت و ثقل هر دو دارد
ترجیح یکی بر دیگری متعذر نیز حکم بحرمت آن جانور مرده مقتضای احتیاط است لیکن چهره
آهنی و رصاص که مجرد حدت دارد و ثقل ندارد چون موت بحدت متیقن است پس شکاریکه
از چهره بندوق که هنگام شکار با تسمیه اش سر داده باشند مرده بدست آید حلال است
و از قواعد مذکوره تفرقه که در گولی بندوق و چهره آتش و غلوله قلیل است چون روز روشن
و در گولی بندوق اگرچه دق و جرح هر دو موجود است لیکن ترتب حکم بر دق و ثقل موافق
قاعده مذکوره است نه بر جرح آن فقط والله اعلم حرره سلامت الله عفی عنه کانپوری

محمد سلامت الله

تمت

استفتاء دیگر از مولوی سید محمد ولایتی

بسم الله الرحمن الرحیم

گولی کا مارا شکار ساتهه تسمیه کی حلال هی اس سبب سی که گولی انهار دم اور فری
الاوداج کرتی هی اور موت گولی کی شکار کی یقینا بالجرح هی اور کل وه چیز که جس میں یهه
صفت پائی جائی اوسکا یهی حکم هی لقوله علیه السلام انهر الدم بما شئت
وَاَفْرِی الْاَوْدَاجَ بِمَا شِئْتَ وَمَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَاَفْرَی الْاَوْدَاجَ فَکُلْ اور یهه جو
عبارت قاضیخان کی هی لَا یَحِلُّ صَیْدُ الْبُنْدُقَةِ وَالْحَجَرِ وَالْمِعْرَاضِ وَالْعَصَا
وما اشبه ذلک وان جرح لانه لا یخرق الا ان یکون شئ من ذلک قد
حدده وطوله کالسهم وامکن ان یرمی به فان کان کذلک وخرقه
بحده حل اکله واما الجرح الذی یدق فی الباطن ولا یخرق فی الظاهر
لا یحل لانه لا یحصل به انهار الدم نظر بناء بنیه اوسکا مصدق علیه صرف
بندقه غلیل هی نه گولی بندوق کی چنانچه یهه بات لانه لا یخرق او یدق فی الباطن
ولا یخرق فی الظاهر سی صاف ظاهر هی اور حدده اور طوله صرف اسواسطے
لکها هی تا که جرح اور خرق پایا جاوی پس حاجت اسکی صرف بندقه غلیل میں هی
نه بندوق میں که حصول [illegible] هی اور روایات مفصله ذیل سی بهی یهی بندقه غلیل
مراد هی [illegible] وغیره الذی قتله البندقه حرام والبندقه لا تجرح وفی
مجتبی و هذا ای لانها تدق وتکسر ولا تجرح فصار کالمعراض انتهی و لا

یرید کل ما اصابہ المعراض ولا یرید کل ما اصابہ البندقۃ فمات بہا کذا فی الکافی
کیونکہ بندوق کا آلہ جرح ہونا یقینا ثابت ہی جیسا کہ طحطاوی کی باب قصاص مین
لکہا ہی فالمقتول بالبندقۃ یقتص لہ اذ ہی آلۃ یقصد بہا القتل بجرح وتفرق
الاجزاء قال شیخنا رہ وقد رجع الی ہذا من کان ینازع فی کون القتل بہا
عمدا موجبا للقصاص اور نیز اوس باب مین لکہا ہی کل آلۃ یحصل بہا الزکوۃ
یترتب علی القتل بہا القود ولا ینعکس کلیا لان المشترط فی الذکوۃ فری
الاوداج وانہار الدم وہذا لا یحصل الا بمحدد لا بمسلۃ وابرۃ پس اسکا
عکس موجبہ جزئیہ ہوا اور موجبہ جزئیہ کو سالبہ جزئیہ لازم ہی تو اب ضرور ہوا اگر دو اشیا بندوق
کا ایک فرد افراد موجبہ جزئیہ سی یا سالبہ جزئیہ سی سالبہ جزئیہ سی بن نہین سکتا کیونکہ
جرح اور تفرق اجزا جو باعث ہی فری الاوداج اور انہار دم کا وہ پایا جاتا ہی چنانچہ
یہی وجہ ہی کہ مسلہ اور ابرہ کا استثنا کیا نہ بندقہ کا پس لا بد ہی کہ داخل ہو کا تحت مین
موجبہ جزئیہ کا اور یہہ عین مقصود ہی اور اگر کوئی گمان کری کہ شاید ماکولات مین
احتیاط زائد مقصود ہو سو یہہ گمان فاسد ہی کیونکہ قصاص مین سب سی زیادہ احتیاط
مقصود ہی اگر اندک اشتباہ بہی قتل بالثقل کا بندقہ مین پایا جاتا تو حکم قصاص کا اوسپر
مترتب نہوتا ساتہہ تصریح اس دلیل کی اذ ہی آلۃ الخ لقولہ علیہ السلام زوال الدنیا
اہون علی اللہ من قتل امرء مسلم اب رہ گئی باقی عبارت طحطاوی کی اور وہ
یہہ ہی والحاصل انہ ان کان القتل بالثقل لا یحل وان وجد الادماء کما اشار
فی الدرر وہو محمل ما اجاب بہ شیخ زین حین سئل عمن یصطاد الطیور
ببندقۃ الرصاص والطین ہل یحل اکلہا ام لا اجاب لا یحل اکلہا انتہی
ابو السعود قال فی التبیین الاصل فی جنس ہذہ المسائل ان الموت اذا حصل
بالجرح بیقین حل وان حصل بالثقل او شک فیہ فلا یحل حتما او احتیاطا انتہی
قلت فالاحتیاط فی صید الرصاص ان لا یوکل لانہ الی القتل بواسطۃ
اندفاعہ العنیف لا بجدہ واللہ اعلم بالصواب ہکذا فی الطحطاوی

یہان بہی مراد بندقہ غلیل ہی خواہ طین سی ہو یا رصاص سی ورنہ بندوق مین قتل
بالثقل محمل قول شیخ زین کا بن نہین سکتا بسبب ثبوت جرح یقینی کی اور
اگر کوئی مراد لین تب بہی مدعا حاصل ہی بسبب رجوع شیخ زین کی قول اول
سی چنانچہ قد رجع الخ مسمی اشارہ طرف اسکی ہی یعنی پہلی شیخ زین قتل بالثقل
کا قائل تہا اور پہر رجوع کی اوس سی تو اس صورت مین بہی قول اول شیخ زین کا قابل
تسلیم کی نہ ٹہرا اور کیونکر ہوگا کہ آلہ جرح یقینی ہونا اوسکا عند الفقہا ثابت
حتی کہ جو منازعین تہی اونہون نی بہی رجوع کی اور آلہ جرح ہونا اسکا قبول
کیا پس حتما یہہ صورت اذا حصل بالجرح بیقین حل مین داخل ہی اور
قلت فالاحتیاط الخ جو بیان کیا اوسکا بہی مطلب ہی کہ شکار گولی کا
حلال ہی لیکن احتیاط از راہ تقوی کی یہہ ہی کہ نہ کہایا جاوی پس حلت مین اوسکی
کچہہ شک نہین نہ کہانا متعلق تقوی کی ہی فقط

تحریم الحرام رد المحلل از مولانا محمد مظہر کریم ادام اللہ فیضہ العمیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

بعد حمد و صلوۃ کی یہہ بیان ہی بیچ حرمت شکار گولی بندوق و رفع شبہات
بعض اہل علم کی کہ قائل حلت اوسکی کی ہوئی تمہید اس مسئلہ کی اسطرح ہی
کہ تمام ہندوستان مین درمیان ہر خاص و عام کی یہہ بات شایع و ذائع ہی
کہ جو جانور شکاری صدمہ ضرب گولی کہ چہرہ سی گر پڑتا ہی اگر نوبت ذبح اوسکی
چہری وغیرہ سی پہونچتی ہی اوسکو کہاتی ہین ورنہ مردار سمجھہ کر پہینک دیتی
ہین و فیما استفسار کی بعض اہل علم نی فتوی دیا کہ ایسا جانور شکاری حلال
ہی بلا شبہہ ... کہ علما دیار مختلفہ اہل عصر و زمانہای گذشتہ نی ایسی جانور
کو حرام کہی ہی آپ نی خلاف جمہور کی کس دلیل سی حلال فرمائی ہین

پوچھا گیا کہ استخراج اس مسئلہ کا ضوابط کلیہ فقہاء کرام سے کیا ہے یا سند جزئیہ خاص
کسی کتاب کا رکھتے ہیں ہنگام مباحثہ دریافت ہوا کہ کوئی روایت جزئیہ خاص در
باب حلت نہیں ہے موت گولی کی شکار کی بالجرح قرار دیکر قواعد کلیہ سے استنباط
فرماتے ہیں اور روایت درمختار ولشترط التسمیۃ من الذابح حالۃ الذبح او
الرمی بصید او الارسال او حال وضع الحدید لحمار الوحش اذا لم یقعد
عن طلبہ مستند لاتے ہیں یعنی او حال وضع الحدید الخ کو مصداق کشتۂ گولی ٹھراتے
ہیں اور گولی بندوق کو تحت نار کر دانتے ہیں اور توڑہ گولی کو کہ معروف و مشہور
ہے کاٹ مثل تلوار قرار دیتے ہیں جو کہ سوای دعوی اور بیان ماسبق کی کوئی دلیل
قاطع مستندہ کسی کتاب یا قول کسی عالم معتبر کی ایسی بیان نہیں فرمائی کہ اوس سے
ہونا گولی کا آلہ جرح یقینی و داخل ہونا تحت او نار کی یا مصداق ہونا او حال وضع
الحدید ثابت ہووے اور ملاحظہ معنی عبارت مذکورہ درمختار سے بطرح مصداق
کشتہ گوئی نہیں ہو سکتا تھا اس خاکسار اور بعض فضلاء اس شہر نے یہہ فرمانا اونکا
تسلیم نہ کیا و بفحوای روایات ذیل فی الحموی شرح الاشباہ والنظائر ناقلا
من الفوائد الزینیۃ انہ لا یحل الافتاء من القواعد والضوابط و
انما علی المفتی حکایۃ النقل الصریح ۱۲ و فی السراج المنیر و اجمعوا
علی ان المقلد لا یفتی الا بطریق الحکایۃ فیحکی بالحفظ نقلا من
الکتب المصححۃ کما فی العمادی و القنیۃ ۱۲ فی فتاوی عالمگیریہ
وان لم یکن المفتی من اہل الاجتہاد لا یحل لہ ان یفتی الا بطریق
الحکایۃ مجرد قول اونکا بدون حکایت و نقل صریح کسی کتاب فقہ کی قابل قبول
و اعتبار نہ سمجھا گیا مگر بعض اشخاص کو بسبب فرمانے بعض اہل علم کی حرمت و
حلت شکار گولی بندوق میں شک واقع ہوا لہذا اس عاصی نے بندسوالی نجد ہات
علماء دہلی و رامپور و لکھنو و کانپور کی بطلب جواب معہ سند کتب فقہیہ ارسال
کیا استفتا دستخطی و مہری علماء بلاد مذکورہ باندراج روایات کتب معتبرہ

یہ وصول ہوئی سب حضرات علماء کرام نے حرام ہونا تحریر فرمایا اور چار کتب معتبرہ من
تصریح جزئیہ حرمت شکار گولی پائی گئی حسب تفصیل ذیل کی اول کتاب تفسیر احکام
آیات القرآن عبارت اوسکی یہہ ہے اور تفسیر الاکلیل میں ہے کہ جو جانور بندوق کی
گولی سے مر جاوے وہ بھی موقوذہ میں ہے دوسری لواقیت الاختصاص بمانی حیوۃ
الحیوان من الحکم والخواص عبارتہ ہکذا والکلام فی البندق المعتاد قدیما و ہو ما یصنع من
الطین اما البندق المعتاد الاول وہو ما یصنع من الحدید و یرمی بالنار فیحرم مطلقا لانہ
یحرق و یدق سریعا غالبا ولو قتل الکبیر تیسری قول الشیخ زین مصنف بحر الرائق
و الاشباہ والنظائر و فتاوی زینیہ علی ما نقلہ الطحطاوی حیث قال اجاب الشیخ
زین حین سئل عن اصطیاد الطیور ببندق الرصاص و الطین ہل یحل
اکلہا ام لا اجاب لا یحل اکلہا چوتھی طحطاوی حاشیہ درمختار عبارتہ ہکذا قلت
فالاحتیاط فی صید الرصاص ان لا یوکل لانہ انما یقتل بواسطۃ اندفاعہ
العنیف لا بحدہ حضرت محلل نے باوجود ملاحظہ استفتا ہای دستخطی علماء کبار و روایات
کلیہ و جزئیہ مندرجہ کتب معتبرہ اپنی قول سے رجوع نہ کیا اور عبارت روایات فقہیہ
میں تاویلات رکیکہ کیا اور توجیہات عقلیہ و ذہنیہ بمقابلہ عبارات صریحہ بیان کیا
اور تحریر فضلاء کبار کو کہ عالم متبحر علوم نقلیہ و عقلیہ ہر ایک کا کالشمس فی النہار
ہے غلط اور اتفاق اونکا کا اوپر خطا و نافہمی کی محمول فرمایا اور باوجود اس دعوی کی
ابتک کوئی نقل روایت جزئیہ مندرجہ کسی کتاب فقہ دلیل نہ لائے اور تحریر اپنی کا نہ
سے انکار کرتے ہیں مگر زبانی تقریر اکثر لوگوں سے کرتے ہیں بالفعل ایک مرد صاحب
ذی علم نے تقریر زبانی اونکی جو بمقابلہ استفتا ہای تحریریہ و بمخول علمای کرام مشعر
بحلت شکار بندوق ور و تمام علماء کے بہکر سیری پاس بھیجی لہذا رفع شبہات لاہل
حلت تقریر حضرت محلل کی ترتیب ہوں بعونہ تعالی قال المحلل گولی کا مارا شکار ساتھ
تسمیہ کی حلال ہے کس سبب سے کہ گولی اوپہار دم اور فری الاوداج کرتی ہے اور موت
کا [illegible] یقینا بالجرح ہے اقول دلیل غیر مسلم و منقوض ہے اول گولی فری اوداج

نہین کرتی ہی پس دعوی بلا دلیل باطل ہی اسواسطی کہ فری اوداج زورگ
فقہاء عظام کی عبارت قطع عروق اربعہ یعنی مری و حلقوم و دواجین
اقل قطع تین عروق کا ہی یعنی کہ تین عروق سی کٹنا ہونا ذبیحہ کا درست ہی
کما صرح فی شرح الوقایة وعروقه الحلقوم والمری والودجان وحل
بقطع ای ثلث منها اقامة للاکثر مقام الکل فی الهدایة والعروق التی
تقطع فی الذکوة اربعة الحلقوم والمری والودجان واقله الثلث فیتناول
المری والودجین فی الدر المختار وعروقه الحلقوم والمری والودجان
وحل المذبوح بقطع ای ثلث منها اذ للاکثر حکم الکل اور گولی چھرہ بندوق
کا قطع چار یا تین عروق کی نہین کرتی ہی کما تری ظاہرا اور ذبح مین سیلان
دم و فری اوداج دونون شرط ہی جیسا کہ عبارت وقایہ وبکل ما افری الاوداج
وانهر الدم وتنویر الابصار وحل الذبح بکل ما افری الاوداج وانهر الدم
وخزانة المفتین واما الذی فی الآلة ما انهر الدم وافری الاوداج سی صحیح
کیونکہ واو عطف کا جمع وشمول ومشارکت پر دلالت کرتا ہی فی نور الانوار
والواو لمطلق العطف من غیر تعرض مقارنة ولا ترتیب یعنی ان الواو
لمطلق الشرکة فان کان فی عطف المفرد علی المفرد فالشرکة ثابتة فی
المحکوم علیه وبه وان کان فی عطف الجمل فالشرکة فی مجرد الثبوت
والوجود وایضا فیه کان الواو دال علی اثبات الحکم للمعطوف علیه
وللمعطوف کلیهما فکذلک فیکون بمعنی الواو ولکن الواو تدل علی الاجتماع
والشمول فی الهدایة لان العطف للمشارکة فی الحکم فی الجملة لان الواو للتشریک
فیقتضی وجود الاول فی دقائق الاعراب ان الواو للجمع فی فصول الاحکام فی
اصول الاحکام فلو عطف بینهما بحرف الواو وقد علمت ان الواو بلا خلاف
للعطف ولکن عندنا هو للعطف مطلقا فیکون موجبا لاشتراک
بین المعطوف والمعطوف علیه فی الخبر من غیر ان تقتضی مقارنة

او ترتیبا وهو قول اکثر اهل اللغة وعلی هذا قال محمد فی الاصل اذا
حلف لا یکلم فلانا وفلانا او لا یدخل هذه الدار وهذه الدار لا یحنث
ما لم یکلمهما او لا یدخلهما وعبارت عینی شرح ہدایہ سی بھی اشتمال
ہی کا شرط الانهار شرط فری الاوداج پس گولی مین فری اوداج نہین
متحقق ہی اگر صرف سیلان خون مفتوح ہو اسبب نفع لی فری اوداج کی ذبیحہ درست ہوگا
علاوہ اسکی کلیہ جو جرح وانہار دم کرنی ذبیحہ حلال ہوتا اسکی درست ہی موجب
تصریحات فقہاء عظام کی عموما نہین ہی بلکہ عام مخصوص منہ البعض ہی بہت سی
صورتین ہین کہ انہار دم وجرح کو فقہا نی اعتبار نہ کیا اور باوجود انہار دم وجرح
کی حرام لکہا ہی چنانچہ خود تقریر محلل مین عبارت طحطاوی وان وجد الادماء وعبارت
قاضی خان وان جرح موجود ہی اوس سی ادماء وجرح کا نامعتبر ہونا عیان
ہی بلکہ بعض صورت مین فری اوداج سی بھی ذبیحہ حلال نہین ہوتا ہی چنانچہ اگر مردہ
یعنی کارد سنگین کو پھینک کر مارے اور سر شکار کا گردن سی علیحدہ ہو جاوے یا قطع
اوداج کری حرام ہی کما قال فی الهدایة وکذا ان رماه بها فابان راسه او قطع
اوداجه لان العروق تنقطع بثقل الحجر کما تنقطع بالقطع فوقع الشک او لعله
اور کل وجیز الی قوله فکل اقول او جمع کا اس حدیث مین بھی دلالت اور اجتماع
دونون امر کی کرتا ہی علاوہ اسکی یہ جملہ متنازعہ فیما بیننا نہین ہی قولہ اور یہ
جو عبارت قاضیخان کی تابع ہے تحصیل حاصل ہی اقول حضرت محلل کہ ما صدق علیہ
احکام صرف بندقہ غلیل گردانتی ہین ہم تسلیم نہین کرتی ہین کیونکہ ہو سکتا ہی کہ بندقہ
سی ہر شی مدور مراد ہو کیونکہ معنی لغوی بندقہ کی گولی گلین ہی اگر اصطلاح مین
ہر چیز گول کو کہین خواہ مٹی سی ہو یا حجر یا آہن یا رصاص ہی کچھ منافات نہین ہی
اور اسقدر مناسبت معنی لغوی کافی ہی چنانچہ محاورات الفاظ سی ظاہر ہو رہا ہی
علاوہ اسکی عبارت طحطاوی فالمقتول بالبندقة یفیض له سی صاف معلوم
ہوتا ہی کہ اطلاق بندقہ کا گولی بندوق پر ہی جیسا کہ غلیلہ گلی پر اور اگر لفظ بندقہ

شامل گولی بندوق نہ ہوئی تو اور کوئی لفظ مثل رصاص وغیرہ جس سی گولی بندوق
متمیز ہو سکتی زائد کی جاتی اور جو کہ حضرت محلل بندقہ سی مراد بندقہ غلیل لیتی ہین
کتب معتمدہ فقہیہ مین تصریح لفظ غلیل کی کہین مین نہین آئی بندقہ اعم لکہا ہی خواہ
غلیل سی ہو خواہ کفنہ خواہ ہاتہہ سی خواہ بندوق یا اور کسی چیز سی پہینکی اگر کسی کتاب
مین لفظ غلیل مذکور ہو حضرت محلل بیان فرماوین صرف تعبیر تولی و ذہنی اونکی کافی
نہین ہی اور جو جناب محلل عبارت لانہ لایخرق سی دلیل اوپر مراد ہونی صرف بندقہ
غلیل فرماتی ہین لانسلم اور لایخرق سی مراد لایخرق بحدہ ہی نہ مطلق خرق اسواسطے
کہ معنی خرق کی نفوذ ہی کما صرح فی الکافی والغیاثیہ والعینی شروح الہدایہ والطحطاوی
اور معنی نفوذ لغت مین درگذشتن تیر از جائیکہ رسد ہی کما فی الصراح پس معنی قول قاضیخان
لانہ لایخرق کی یہہ ہین کہ بندقہ وغیرہ نفوذ ساتہہ تیزی و دہار کی نہین کرتی ہی و اگر
تیز و دہاردار کر لیوین اور خرق بحدہ کری درست ہوگا چنانچہ عبارت آخر قاضیخان
خرقہ بحدہ دال اوپر اسکی ہی پس جب یہہ معنی ہوی غلیلہ گلی اور گولی بندوق مین کو
خرق ہو مگر خرق بحدہ مفقود ہی اور یہہ دونون مساوی الحکم ہین بیچ نہونی تیزی و
دہار کی اور جو محلل عبارت قاضیخان مدق فی الباطن ولا یجرح فی الظاہر سی مراد
بندقہ غلیل و نفی گولی بندوق لیتی ہین مستبعد ہی اسواسطی کہ قاضی خان بعد بیان
مسئلہ حرمت صید بندقہ وغیرہ مستدل کی لشروع اما الجرح الذی یدق بیان
مسئلہ جداگانہ کرتا ہی وہ جز مسئلہ سابقہ کا نہین ہی چنانچہ لفظ استیناف
یعنی اما دلیل متن ہی وہو ما کلمہ اما کا واسطہ استیناف کی کتب نحو مین مصرح ہی قاضیخان
اس جملہ کو دلیل حرمت صید بندقہ مین نہین لایا ہی اور نہ یہہ جملہ معطوف اوپر لایخرق
کی ہی قولہ اور روایات مفصلہ ذیل سی الی قولہ کذا فی الکافی اقول دیدہ اسکی بالتفصیل
ہو چکی ہی علاوہ اسکی ہم کہتی ہین کہ حرام ہونا صید بندقہ کا موجب منصوصات ارباب
متون و شروح و فتاوی ہا ثابت ہی اور کتب فقہیہ مین تصریح نہین ہی کہ غلیل سی
پہینکی ہی بندقہ بسبب لغوی نہ تعنی اوسی کلمن کو اگر بندوق سی چلاوین تو لاتحل

بموجب اطلاق عبارات فقہا کی کشتہ اوسکا حرام ہوگا و اگر نزدیک محلل کی بسبب چلانی
بندوق سی کشتہ گولی گلین کا بہی حلال ہوگا تو لائق تسلیم و قبولی ہوگا کیونکہ متقدمین و متاخرین
علما و فقہا کرام باجمعہم حرمت صید بندقہ تحریر فرماتی ہین لیکن یہہ تفصیل نہین کرتی کہ اگر بندوق
سی گولی گلین پہینکا جاوی حلال ہوگا و درصورت اسکی بنی کی اطلاق فقہا باطل فی الاصل ہوگی
و ہو غیر ممکن قولہ کیونکہ بندوق کا آلہ جرح ہونا یقیناً ثابت ہی الی قولہ موجب القصاص اقول
عبارت طحطاوی سی ہونا بندوق کا آلہ جرح و صید و ذبائح مین ہرگز ہرگز ثابت نہین ہوتا ہی اور باب
قصاص مین جو عبارت طحطاوی سی آلہ جرح ہونا اوسکا نکلتا ہی تو بعید ضرور نہین ہی کیونکہ معنی
جرح کی باب قصاص مین مراد ہوں وہی صید و ذبائح مین مراد معتبر ہون اصطلاح فقہا کی
ہر باب مین علیحدہ ہوتی ہی جیسا کہ سکر ایک لفظ ہی نقض وضو مین اوسکی اور معنی اور حرمت سکر
مین اور معنی اور وجوب حد مین اور معنی مراد ہین کما صرح فی الحلبی وغیرہ من المعتبرات اور باب صید
ذبائح مین جلدہ حیز ہین کہ انہار دم و فری و داج اپنی تیزی و دہار سی کرین اور مین خواہ آہن سی
ہو یا غیر اوسکی ہی اور باب قصاص مین سلاح و قائم مقام سلاح جو متفرق اجزا ہو اور آلہ آہن یا جنس
اوسکی مین تیزی و دہار ہو یا نہو و سوای آہن کی جو محدد ہو یعنی دہاردار معتبر ہی پس آلہ
ذبح و صید و قصاص مین مساوات نہین ہی و مپہما یون بعید مثلاً آلہ آہنین غیر محدد سی جو کوئی
کسیکو مار ڈالیگا اوسپر قصاص واجب ہوگا اور اسی جسی جانور کو مار ڈالیگا تو کہانا اوسکا
درست نہو گا کیونکہ اسمین دہار نہین ہی اور طحطاوی مین کہ وجوب قصاص کشتہ گولی بندوق
سی لکہا ہی متفرع اوپر دو امر کی ہی ایک یہہ کہ گولی بندوق تحت کلیہ وکذا کل ما لا یلبث
ای لا یمکث اذا ضرب بل ینفذ مین داخل ہی دوسری یہہ کہ گولی بندوق کی رصاص سی
ہوتی ہی جنس آہن سی ہی اور آہن اور جنس آہن مین تیزی و دہار ہو یا نہو اور قطع کری
یا دق کری مقتول اوسکی پر قصاص لازم آتا ہی چنانچہ عبارت طحطاوی سی یہہ صاف
ظاہر ہی بخلاف صید و ذبائح کی کہ اوسمین حدت و جرح شرط ہی اور دق سی حرمت ہوتی
ہی فی الطحطاوی و فی البزازیہ رمی بتنور او القی فیہ انسانا او القاہ فی النار یجب
القصاص کالسلاح و کذا کل ما لا یلبث ای لا یمکث اذا ضرب بل ینفذ قال

المكي ما نصه قال الرملي وكل ما لا يلبث عادة الجرح في الحال بالبندق عمد اه
وفي حاشية ابي السعود المسكين فالمقتول بالبندقة يقتص له اذ هي الة يقصد بها
القتل وتجرح وتفرق الاجزاء قال شيخنا وقد يجمع الى هذا مركان بين ازعر في كون
القتل بها عمدا موجبا للقصاص اه قوله او المثقل من حديد قال في شرح الطحاوي
العمد ما تعمد قتله بالحديد كالسكين او السيف او ما كان كالحديد سواء
كان له حدة يبضع بضعا او ليس له حدة ولكن يرض رضا كالعمود وسنجات
الميزان او غيرها او طعن بالرمح او الابرة او الاشفى بعد ان يقع عليه اسم
الحديد سواء كان الغالب عليه الهلاك او لم يكن لان الحديد منصوص
عليه لقوله عليه السلام لا قود الا بالسيف وفي رواية لا قود الا بالسلاح
وفي رواية لا قود الا بالحديد والمنصوص عليه لا يعتبر فيه المعنى وكذلك
ما كان من جنس الحديد مثل الصفر والرصاص والفضة والذهب والآنك
سواء قتل بضعا او رضا وما كان من غير جنس الحديد ان عمل عمل الحديد
فهو عمد والا فلا كما اذا احرقه بالنار فهو عمد لانها تعمل عمله لانها تشق الجلد
وكذلك ما كان له حد يعمل عمل السيف كالزجاج وليطة القصب وحجر له حد
مما يبضع بضعا او يطعن كخشب له حد فهذا يعمل عمل الحديد فهو عمد اه و
قال فخر الدين قاضيخان في فتاواه ظاهر الرواية في الحديد وما يشبه الحديد
كالنحاس وغيره لا يشترط الجرح لوجوب القصاص وقال في الاجناس ذكر
في الشروط الكبير انه لا قصاص في العمود الحديد لانه لا يجرح اه اتقاني قال
شيخ شيخنا قاسم في حاشيته على شرح المجمع فعلى ظاهر الرواية العبرة للحديد
نفسه جرح ام لا وعلى رواية الطحاوي العبرة للجرح نفسه حديدا كان او
غيره قال في الينابيع وهذه الرواية اصح اه وظاهر صنيع الزيلعي اختيارها
اه سلمى في حاشيته قلت فعلى ظاهر الرواية لا شك في وجوب القصاص بالقتل
بالبندقة لانها من جنس الحديد وعلى الاصح لتقيص ايضا لجرحها فان نظرنا

الى ظاهر الرواية وجب القصاص بالقتل بها وان لم يجرح وعلى الاصح فهو اذا
جرحت اه پس حوالہ قصاص مین مفرق اجزا وجارح معتبر ہوگا ضرور نہیں کہ دونون امر
دفعی او داج ذابح مین یعنی جرح معتبر ہووی اور قول اسی صاحب طحطاوی سی باب
صید و ذبائح مین تصریح حرمت بندقہ رصاص اور باب قصاص مین وجوب قصاص
سی موجود ہی پس صریح دلالت کرتا ہی اوپر اس امر کی کہ مع جمیع شرائط ذبح وصید کے
کشتہ گولی حرام ہی اور قصاص مین مع جمیع شرائط مذکورہ اوس بات کی قصاص لازم
ہی کچھ درمیان دونون قول اوسکی کی منافات نہین ہی قولہ اور تنزا اوس بات مین
کہا ہی الی قولہ عین مقصود ہی اقول تقریر منطقی مجلل کی اس مقام مین مناسب نہین ہی
اسواسطی کہ جس علم مین بحث ہوا وسی فن مین گفتگو مناسب ہوتی ہی اور بعض بزرگ جاہل
اس تقریر منطقی پر ہیں اگر این توصل ما به النزاع خبط ہو جاویگا اور تحریر طولانی ہوگی اور
ہر ایک شخص کی سمجھ مین نہ آویگا اور رواب مناظرہ نہی کمتعبد ہی لہذا ہم اعراض
کرتی ہین اور بقدر مطلب ضروری گفتگو کرتی ہین ہم بندوق کو فرد موضع سالبہ
جزئیہ سی کہتی ہین اس تقریر سی کہ عکس موجبہ کلیہ یعنی کل ما به الذکوة یقع به القود کا
موجبہ جزئیہ ہی یعنی بعض ما به القود یقع به الذکوة اور سالبہ جزئیہ اسکا علی فرض تقریر
المجلل موجبہ جزئیہ کو لازم ہی اور وہ یہہ ہی کہ بعض ما به القود لا یقع به الذکوة اور ما نحن فیہ
بندقہ الرصاص ہیچ افراد بعض ما به القود داخل ہی الخ پس مطلوب ما ذکر اسکا بندوق
کا حرام ہی حاصل ہی اور مجلل جو داخل ہونا لابدی تحت موجبہ جزئیہ مین کہتی ہین ممنوع
ہی اور جو مجلل استثنا کرتا مسئلہ وابرہ کا تحریر فرماتی ہین عبارت طحطاوی مین استثنا
نہین ہی بلکہ منفی ہی اور معنی لا الا بمسئلہ وابرہ کی یہہ ہین کہ فری او داج وانہار دم ساتھ
سوئی اور سوزن کی حاصل نہین ہوتا ہی پس ذکوة انکی درست نہوگی بخلاف قصاص
کی کہ وہان جرح اور شرط نہین ہی اور مسئلہ وابرہ اہین ہی پس قصاص ساتھہ قتل
اوسکی کی ہو قولہ اگر کوئی گمان کری الی آخر ما قال اقول مسلم اقول یہہ تقریر جناب مجلل
کی اگر انکو اشتباہ ہی فرق بالقتل کا بندقہ مین پایا جاتا تو حکم قصاص کی ضرور

نہوتا معنی ہی اسپر کہ عبارت مختار و طحطاوی پر غور نہیں کیا کیونکہ مختار میں بعد مثل
سلاح کی اور مثقل من حدید مرقوم ہی یعنی آلہ مثقل حدید سی قتل عمد ہوتا ہی اور طحطاوی
نی اوپر اس قول در مختار کی بہت طول لکہا ہی جیسا کہ اوپر عبارت اوسکی نقل ہوئی ہی
اور صنجات میزان و عمود و اشنی وغیرہ کو آلہ قتل عمد میں قرار دیا ہی یہہ سب مثقل یقینا
ہین اور روایات ذیل سی بہی قتل عمد ہونا مثقل سی مستنبط ہوتا ہی قال فی شرح المختار
شرح کنز الدقائق واذا قتله بحدید او صفر غیر محدد کالعمود والسنجة فیه روایتان اظهرهما عمد
فی خزانة المفتین ولو قتله بحدید او صفر غیر محدد کالعمود والسنجة و
غیرهما فیه روایتان قال فی شرح المختار فی ظاهر الروایة هو عمد لانه اصل
الالة فی فتاوی الحمادیه ناقلا من الینابیع والعمد ما تعمد ضربه بسلاح
کالسیف والسکین والرمح والسنانة والابرة والمسلة ما کان من حدید کا
لعمود وسنجة المیزان سواء لذلك حدة یبضع بضعا اولم یکن لحدة
ولکن رضه رضا وسواء کان الغالب علیه الهلاك اولم یکن بعد ان یقع
علی الة القتل اسم الحدید وکذلك ما کان من جنس الحدید کالصفر
والرصاص والذهب والفضة قتل به بضعا او رضا فی فتاوی قاضیخان
اما الالة التی توجب القصاص اذا حصل القتل عمدا بالجارحة کالسیف
والسکین والرمح والنشاب حدیدا کانت الالة او غیر حدید کما لو ذبحه
بلیطة القصب والرمح الذی لا سنان له بعد ان یکون محددا او الحجر و
العمود والنشابة والسهم الذی لا نصل فیه اذا رماه فاصاب فجرحه او
ضربه بعمود حدید او ما یشبه الحدید کالنحاس والشبه والرصاص
والذهب والفضة اذا ضربه فجرحه او شق بطنه بخشب محدد او رماه
بسنجة الف درهم فجرحه اولم یجرحه فمات من ذلك یقتل وذکر فی
الاصل اذا ضربه بحدید لا حدة له کسنجة المیزان والعمود یجب
القصاص وان لم یجرح من الاسرار فاذا عمل الخشب او الحجر عمله فی

الجرح الحق به ولم یبق شبهته انما الیست للقتل فتعلقت بالسبب بلا شبهة
تو اب رہ گئی باقی عبارت طحطاوی الی قوله یقینی کی اقول مراد لکہنا اس عبارت سے
بندقہ قتل کا خواہ طین سی ہو یا رصاص سی دعوی بلا دلیل ہی اور مخالف اس قول کی
ہسبی ہی ظاہر ہی عجب ہی کہ حضرت محشی نی باوجود تصریح لفظ رصاص کی مادہ
قتل کا کس استدلال سی نکالا نہ دلیل نقلی ہی اور نہ تعامل و رواج ہی و اگر کوئی دلیل
اس امر کی کہ بندقہ رصاص او طین سی بہی رکہتی ہو بیان فرماوین قوله لو وضعنا
الی قوله داخل ہی اقول کہنا اس امر کا کہ شیخ زین نی قول اول سی رجوع کیا اور عاری
محض و تحکم صریح ہی دور ہر گز عبارت قد رجع سی یہہ امر مستفاد نہیں ہی کما لا یخفی علی
الفطن اس مقام پر گفتگو آلہ قتل میں تہی جو تخصیص آلہ قتل میں اونسکو معدود نہیں کرتا
تہا اوسنی رجوع کی نہ معلوم کہ وہ تخصیص کون تہا چنانچہ یہہ امر عبارت فقد رجع الی آخرہ
سی صاف ظاہر ہی اور صاحب طحطاوی نی نام شیخ زین کا رجوع کنندہ میں نہیں لکہا اور
نہ یہہ کہا کہ شیخ زین پہلی قائل اسکی تہی کہ بندقہ آلہ قتل عمد نہیں ہی ورنہ لفظ کل من
کان مذکور ہی حیرت ہی کہ حضرت محشی کس طرح اپنی طرف سی کہتی ہین کہ شیخ زین نی
رجوع کیا قول اول سی ہذا بہتان علی الطحطاوی کہ شیخ زین او در طرفہ یہہ ہی کہ شیخ زین
مسئلہ صید و ذبائح میں قائل حرمت صید بندقہ طین و رصاص میں اور طحطاوی میں
بحر کی صحیح ہی اگر رجوع کرنا اونکا نزدیک طحطاوی کی ثابت ہوتا تو قول مرجوع و مرجوع کو
بدون اشارہ طرف رجوع کی کیون لاتی اور باب قصاص میں کیون تصریح نام شیخ زین کی
رجوع قول اول سی نکرتا کوئی ضرورت منع نہ تہی کہ تصریح نکرتا اور کسی کتاب سی رجوع
اوسکی واضح نہیں ہی اوسکی دو قول ہر گز منقول نہیں ہین اسطرح قول حضرت محشی کا کہ آلہ
جرح ہونا اوسکا یقینی عند الفقہا ثابت ممنوع ہی فقہا نی الہ جرح ہونا کہ انہار دم و فری
اوداج کری باب صید و ذبائح میں نہیں لکہا ہی بلکہ بالا مال سبب ہونی بار و ضرب
کی مثقل ہونا بندقہ کا کتب فقہا میں ثابت و عیان ہی حضرت محشی علیہ الرحمہ سکی آگی
عرض کی تحریر فرمائی ہین و اگر کوئی روایت کسی باب کی ہو وہی بیان فرماوین اور

شیخ زین ابن نجیم صاحب بحر الرائق واشباہ ونظائر وفوائد زینیہ وغیرہا متاخرین میں سی ہین شمس الائمہ سی حضرت محلل کا منصب نہین ہی کہ قول اوسکی کو ترشیع کری اور کوئی اہل علم بمقابلہ قول شمس الائمہ موصوف کی اعتبار اوپر فرمانی حضرت محلل کی نکریگا اور جس حالت مین کہ مستوجب کبری تقریر حضرت محلل کا ممنوع وغیر مسلم ٹھہرا بس نتیجہ اوسکا یعنی یہہ عبارت بس جتما یہہ صورت اذا حصل بالجرح بیقین حل مین داخل ہی اخل ہی تو لکھ اور قلت فالاحتیاط الخ ما قال معنوی کی ہی اور قول یہہ مطلب کہ حضرت محلل ارشاد فرمانی مین ایسی قول کہ کسی مستند کسی کتاب مین لکھی ہی اور نہ مستند کسی قول عالم سی ہی تو نزدیک فہی علم کی ایسی قول طبع زاد حضرت محلل کی کب لائق اعتبار ہوگی جو شخص واقف و ماہر علم فقہ و اصول فقہ سی ہی ہرگز قبول نہین کریگا اور حضرت محلل دو لفظ سی یہہ مطلب نکالتی ہین ایک لفظ فالاحتیاط دوسری لا یوکل سی اور اسطرح تقریر کرتی ہین کہ مفہوم لفظ احتیاط کا یہہ ہی کہ حلال ہی مگر اولی و احوط یہہ ہی کہ نہ کہایا جاوی اور لا یوکل بھی لفظ ہی کہ شامل حرام و مکروہ کو ہی صاحب طحطاوی نی صریح لفظ یحرم یا لا یحل نہین کہا سو یہہ دونون بات خلاف مصطلح فقہائے کرام ہی یہہ صرف اختراع حضرت محلل ہی سو اسطی کہ لفظ لا یوکل محاورات فقہا مین مرادف یحرم ولا یحل ہی چنانچہ عیر باکول اللحم ولا یوکل کتب فقہ مین بحث الوانیہ سو ر و نجاسات و صید و ذبائح وما یحل و یحرم سن الحیوان کی ہزار جا موجود ہی کسی جگہ یہہ لفظ لا یوکل سی ان ابواب مین مکروہ مراد نہین ہی چنانچہ اسی جزئیہ خاص حرمت صید بندقہ مین درمختار و شرح وقایہ و یواقیت الاختصاص و شمنی و شرح الیاس و کنز الدقائق مین بلفظ حرم و یحرم اور ہدایہ و فتاوی سراجیہ و خزانۃ المفتین و کافی شرح وافی و عالمگیری و طحطاوی مختار الفتاوی مین بلفظ لا یوکل اور محیط و مختار الفتاوی و تحفۃ الملوک شرح المختصر للعینی و عبارت شیخ زین و قاضیخان مین بلفظ لا یحل مذکور ہی و مال ہر ایک کا حرمت ہی اسیطرح اکثر مسائل حرمت صید و ذبائح مین یہہ الفاظ ثلثہ مذکور و مسطور ہین کما لا یخفی علی من لاحظ کتب الفقہ والحدیث اور جو حضرت محلل سلمہ مفہوم لفظ احتیاط سی حلال ہونا مگر نہ کہانا از راہ تقوی کی

کالتی مین اولا یہہ امر صریح نہین ہی اور مفہوم روایت کالتی مین با معتبر نہین ہی چنانچہ امام ابو الفتح بن ابی بکر عبد الجلیل مرغینانی نی بیچ کتاب فصول الاحکام فی اصول الاحکام کی فرمایا ہی عبارتہ ہکذا وظاہر المذہب عندنا ان المفہوم ... سمجھہ تاثانیا اصطلاح فقہا مین جس چیز مین سبب حرمت یقینی ہوتا ہی اوسکو حرام کہتی اور جسمین دونون سبب حرمت و حلت پائی جاوین باشک و وہم ہوکر اسمین سبب حرمت ہی اوسکو حرام احتیاطا کہتی ہین اور ... حرام احتیاطا سی یہہ ہوتا ہی کہ حرام ہی مگر سبب حرمت یقینی نہین ہی بلکہ مشکوک ہی و ہر کاہ کہ سبب حرمت ہوا احتیاط اوس ترک مین ہی تاکہ استعمال حرام کسی وجہ سی نہو اور فائدہ اس تفرقہ کا حکم مین اوس شدت و خفت حرمت اور حلت مین اثر بخشتا ہی چنانچہ روایات مفصلہ ذیل سی مستفاد ہی فی الاختیار شرح المختار فالحاصل ان الموت ان کان بالجرح بیقین حل وان کان بالثقل لا یحل وکذا ان وقع الشک یحرم احتیاطا فی الطحطاوی ناقلا من التبیین والاصل فی جنس هذه المسائل ان الموت اذا حصل بالجرح حل وان حصل بالثقل او شك فيه فلا يحل حتما او احتياطا فی الهدایة والاصل فی جنس هذه المسائل ان الموت اذا كان مضافا الى الجرح بيقين كان الصيد حلالا واذا كان مضافا الى الثقل بيقين كان حراما وان وقع الشك فلا يدرى مات بالجرح او بالثقل كان الصيد حراما احتياطا اور جہان کہ لا یحل حتما ... شبہہ و شک حرام کا بہی ہوتا ہی لیکن سبب حلت یقینی ہوتا ہی نزدیک فقہا کی وہ حرام احتیاطا ہوتا ہی اسواسطی کہ قاعدہ اصول کا ہی کہ جس جگہ حلال و حرام جمع ہووین یا سبب حلت و حرمت دونون پائی جاوین جانب حرمت کو غلبہ و رجحان ہوتا ہی چنانچہ روایات مفصلہ ذیل سی یہہ امر مستفاد ہی فی العینی شرح الهدایة قوله لم يحل خلافا یعنی لو قطع النصف من كل واحد من الادنين لا يحل ترجيحا لجانب الحرمة على جانب الحل عند الاستواء فی الهدایة بخلاف ما اذا قطع النصف لان الاكثر باق فكانه لم يقطع شيئا او احتياطا لجانب الحرمة فی

الكفاية حاشية الهداية قوله لما كان الرجحان لجانب التحريم كان النصف
الباقي حكم الاكثر في العناية شرح الهداية قوله بخلاف ما اذا قطع آه
قيل لما كان جانب الحرمة مرجحا كان للنصف الباقي حكم الاكثر فكانه لم
يقطع شيئا وربما [illegible] الى هذا القول احتياطا لجانب الحرمة في الهداد
شرح الهداية قوله لان الاكثر اي الاكثر الحكمي وهو النصف باق لان النصف
له حكم الاكثر في مواضع الاحتياط في الهداية ولانه اجتمع المبيح والمحرم
فيغلب جهة الحرمة نصا او احتياطا في الكافي قوله نصا اي بالنص وهو
قوله عليه الصلوة والسلام ما اجتمع الحلال والحرام في شيء الا وقد غلب الحلال
الحرام احتياطا اي لان الحرام واجب الترك والحلال جائز الترك فكان الاحتياط
في الترك في العيني شرح الهداية قوله نصا اي من جهة النص قال الشراح
اراد به قوله صلى الله عليه وسلم ما اجتمع الحلال والحرام الا غلب الحرام الحلال
قوله او احتياطا اي من جهة الاحتياط لانه لما دار بين كونه حراما وحلالا
فالاحتياط في تركه لئلا يستعمل الحرام من وجه في العناية شرح الهداية
قوله نصا اي بالنص وهو قوله صلى الله عليه وسلم ما اجتمع الحلال والحرام
الا وقد غلب الحرام الحلال في العيني شرح الهداية والعناية قوله شبهة
الحرمة يعني في الصورة [illegible] ان الحرمة اسرع ثبوتا لغلبة الحرمة
على الحل دائما في الكفاية شرح الهداية لان الحرمة اسرع ثبوتا لان معناها
على الاحتياط في الهداية ولان احتمال الموت بسبب اخر قائم فما ينبغي ان يحل
اكله لان الموهوم في هذا كالمتحقق كما روينا في العيني شرح الهداية قوله هذا
يعني باب الصيد قوله كالمتحقق اي في حق الحل والحرمة في العناية واما اذا
[illegible] وفيه جراحة اخرى فليس له ان ياكله ترك الطلب ولم يترك كما سيجيء
[illegible] سببان احدهما يوجب الحل والاخر يوجب الحرمة فيغلب
الموجب للحرمة في الهداية ولو وجد به جراحة سوى جراحة السهم لا يحل

لانه موهوم يمكن الاحتراز عنه فاعتبر محرما بخلاف [illegible] الحرام في الكفاية قوله
لا يحل اي لان وجود جراحة سوى جراحة السهم نادر [illegible] فيمكن الاحتراز
عنه واعتبر محرما لاكل الصيد اذ ظهر لموته سببان جرح السهم [illegible]
الحل وجرح اخر وهو موجب للحرمة فاعتبر موجب الحرمة احتياطا في العيني
شرح الهداية قوله يمكن اذ يتصور خلو الاصطياد عنه فاجتمع فيه موجب
الحل وموجب الحرمة فيغلب المحرم احتياطا يعني ان الموهوم هنا كالمتحقق كما
ذكرنا في الهداية فصار الاصل ان سبب الحرمة والحل اذا اجتمعا وامكن التحرز
عما هو سبب الحرمة يرجح جهة الحرمة احتياطا وان كان مما لا يمكن التحرز
عنه جرى وجوده مجرى عدمه [illegible] التكليف بحسب الوضع في العيني شرح
الهداية قوله لاجتماع ان احد هذه الاشياء قتله فهذا سبب الحرمة ورميه
سبب الاباحة فاجتمع السببان والتحرز ممكن فيغلب سبب الحرمة على سبب
الاباحة فحرم في العناية شرح الهداية وان علم ان الموت حصل من الجراحتين
او لا يدري قال في الزيادة الى اخره بيان لحكم الضمان ولم يذكر حكم الحل و
حكمه انه لم يؤكل لان احدى الرميتين تعلق بها الحظر والاخرى تعلق بها
الاباحة في العيني شرح الكنز واما اليقين فلانه اجتمع المبيح والمحرم فغلبنا
جهة الحرمة احتياطا في الاشباه والنظائر ذكر الزيلعي شارح الكنز في
كتاب الصيد مرفوعا من [illegible] اذا تعارض دليلان احدهما يقتضي التحريم
والاخر الاباحة قدم التحريم [illegible] بالفرض على تسليم قول المحلل [illegible] فالاحتياط [illegible]
لا يوكل يهي معنى هين اوكي نكلتي يهي هون اور محتمل المعنيين مين [illegible] كي [illegible] قول اخر
طحطاوي كالانه انما يقتل بواسطة اندفاعه العنيف لا بحد [illegible]
ولالت كرتي هي اگر مقصود ومعني فالاحتياط ان لا يوكل كي [illegible]
بيان كرتي هين [illegible] حرمت كي كيون لا تا اور دليل مين كلمه حصر [illegible] ولا نفي
يعني لا يجد موجود هي فائده اسكا يه كه سواي دفع عنيف كي كوئي [illegible]

ہی اور تیری دو [illegible] نہیں ہی اور یہی مصداق قتل بالثقل کا ہی جو امور متعلق تردید تقریر
تحریری زبانی محشی ہی یہان تک تمام ہوی اب باقی رہی وہ امر کہ حضرت محشی نی
اپنی مضمون مین فرمایا تھا اور وہ مندرج عبارت تحریری نہیں ہی ایک یہہ کہ حضرت
محشی فرماتی ہین کہ نار ہی انہار دم وفری اوداج کرتی ہی اور ذبیحہ ساتھہ نار کی بموجب
تصریحات فقہا کی درست ہی پس گولی بندوق ہی نار ہی ذبیحہ ساتھہ اوسکی بہی
درست ہوگا جواب اسکا یہہ ہی کہ اولا ہونا نار کا الۃ ذبح مختلف فیہ ہی طحطاوی نی
ہی کہ یہہ روایت مخالف ہی اصول شمس الائمہ و اصول فخر الاسلام کی کہ اونہون
نی درست نہونا ذبیحہ نار کا لکہا ہی وہذہ الروایۃ بخلاف ما ذکر فی اصول
شمس الائمہ واصول فخر الاسلام من ان الذکوۃ لا تقع بالنار ذکرہ فی
باب دلالۃ النص وفی الخلاصۃ ہذا غیر مطرد فی حق النار فانہ لو القی
انسان فی النار قتل بہ ولا یتعلق بہ الذکوۃ دوسری جن لوگون نی جواز
ذبیحہ ساتھہ نار کی لکہا ہی اوسمین یہہ شرط مصرح ہی کہ انگارہ آگ کو بجای
ذبح رکہی اور وہ انہار دم وفری اوداج کری وسوقت ذبیحہ درست ہوگا اگر
ایسا نہوگا ذبیحہ درست نہین جیسا کہ روایات ذیل سی ظاہر ہوتا ہی فی غایۃ البیان
شرح الہدایۃ ان النار تقع بہا الذکوۃ لو جعلت علی موضع الذبح وقطعت الحلقوم
والودجین حل الاکل فی الدر المختار قولہ ونار عطف علی محدد لانہا تشق
الجلد وتعمل عمل الذکوۃ حتی لو وضعت فی المذبح فاحرقت العروق اکل
یعنی ان سال بہا الدم والا لا کما فی الکفایۃ فی الچلپی حاشیۃ شرح الوقایۃ وقال فی
الکفایۃ الا تری انہا تعمل عمل الحدید حتی انہا اذا وضعت فی المذبح فقطعت
ما یجب قطعہ فی الذکوۃ وسال بہا الدم حل وان انحسم ولم یسل الدم لا یحل فی البرجندی
عن الخزانۃ انہ اذا وضع الجمر فی المذبح فقطع ما یجب قطعہ فی الذکوۃ وسال
الدم حل علاوہ اسکی یہہ تصریحات فقہا ذبح اختیاری مین ہی ذکوۃ اضطراری
مین ذبح ازبا الصراحۃ نہین لکہا ہی اگر کسی فقیہ نی جواز صید بہیکنی نار سی لکہا ہو حضرت

محشی بیان فرماوین واگر عطف کلمہ سی جو بمقام ذبح [illegible] استدلال کرتی ہین
تو بدون حکایت نقل صریح کی تسلیم نہین کرینگی لاکہ گولی بندوق کی جسوقت شکار پر
لگتی ہی وہ اتنی گرم نہین ہوتی ہی کہ اطلاق نار درست ہو سبب اوسکی اور نہ وہ
عین نار کی کہتی ہی کہ پارچہ و گہاس وغیرہ کو جلا دیوی اور نہ نار مین ہہ خاصیت ہی
کہ خود اوڑ جاوی گولی بندوق کہ دور جاتی ہی آہنی کئی سبب ہین ایک فعل چہوڑنی
والی کا دوسری اعانت گندہک باروت تیسری ترکیب کذائی آلہ بندوق جو بہی سبب
نزد اجتماع ان اسبابون سی گولی بدفع عنیف لگتی ہی خاص نار کمان ہی کہ حکم اوسکا
عمل مین آوی دوسری دلیل حضرت محشی کی کہ گولی بندوق مین بسبب نار کی حدت
ہی اور کل وہ چیز جسمین حدت ہو ذبیحہ ساتھہ اوسکی درست ہی جواب اوسکا یہہ کہ
فقہا نی جو اعتبار حدت کا کیا ہی تو نفس اوس آلہ مین مرادہی نہ کہ یہہ کہ کسی چیز سی حدت
آجاوی اور گولی یقینا محدد نہین ہی بلکہ نار بہی محدد نہین ہی چنانچہ روایات ذیل سی
واضح ہی فی الدر المختار قولہ ونار عطف علی محدد لانہا تشق الجلد وتعمل
عمل الذکوۃ فی الچلپی قولہ ونار اقول الذی یتبادر الی الطباع السلیمۃ
کونہ عطفا علی محدد لان النار من قبیل المفرق کما صرح بہ الاتقانی
قال فی الچلپی لا احد جعل الشئ سریع القطع والضفیہ فی کتاب الجنایات
محدد اسم مفعول من حدد السیف ای جعل حادا و حدید ا بمعنی قاطعا
بسرعۃ جو دلائل حضرت محشی کی تہی تردید اسکی کی گئی اب امید ہی کہ جو بغض اس تحریر
پر رکہتی ہون یا اور دلائل حلت کی ہون وہ بہی افادہ کرین الحمد للہ علی الاختتام
والصلوۃ علی رسولہ وحبیبہ ذی الاحترام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام

تمت بر و ط

صحت نامہ غایۃ المرام فی تحقیق المولد والقیام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	سفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	تغذیر	التعزیر	۴۹	۱۹	کہین کے	کہیں کے	۱۰۰	۳	قبل	قبل
۳	۶	اول	اصول	۵۱	۱	فیہ	منہ	۱۰۵	۵	یتوارد	یتواردا
//	۹	بہی	سی	[illegible]	۳	النظیر	النظیر علی النظیر	[illegible]	۸	غیر مبو	غیر محدود
//	۱۲	بسبل	بسبیل	۵۶	۱۷	اوجہتی	اوجہتی میں	۱۰۷	۸	ہرمار ذکر	ہر بار وقت ذکر
//	۱۶	فاضل	قاضی	۵۳	۱۰	[illegible]	جسکے نعت	//	۱۸	بلا	[illegible]
۵	۱۲	وضعہا	واضیعہا	//	[illegible]	وہذ عذری	خصوص عموم	//	۲۰	یتشل	یتشبل
//	۱۹	فی النبی	فی الشیء	۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۸	۷	ولاتی	ولانہی
۶	۱۸	[illegible]	جو قول	//	۲۲	جوزوہ	جوزوہ الا	۱۱۰	۸	البنی	النہی
[illegible]	//	اور فعل	اور قول	۶۲	۱۲	الوقت	الوقوف	۱۱۲	۷	والذین	والدین
[illegible]	۶	معانی	معانی تحقیق	//	۲۰	فی مغفرۃ الذنب والمعاصی	فی ہذا الباب لاولی الالباب	۱۱۳	۶	الہیبۃ	البہجۃ
۱۱	۷	المولد	مولد	۶۵	۴	ہولی	ہوی	//	۱۸	سورہ	مورد
۱۴	۱۲	ینالیہ	لیالیہ	۷۴	۱۶	بہی	بہی	//	۲۳	اودولادت	ازولادت
۱۵	۲۰	عند	منذ	۷۸	۵	نحویر	تحریر	۱۱۴	۴	زبیر	ابن زبیر
۱۶	۱	لولا	لولا ہذا	۷۹	۱	کتاب	کتابۃ	//	۱۴	اور جلہ	از جملہ
//	۱۲	عبداللہ	ابو عبداللہ	//	۱۶	ہکرو ونا نند	وکرو نند	//	//	الحالۃ	الکالۃ
۱۸	۱۴	ہوا ہو	سوا ہو	۸۰	۱۰	[illegible]	[illegible]	//	//	مارست	نارست
۱۹	۸	وکرہ	وکید	۸۱	۸	بجاش	[illegible]	۱۱۵	۹	وحضرت صلعم	و حضرت عباس
۲۳	۱	کری	نکری	//	۲۲	وہان	[illegible]	//	۱۳	ہرہرہ	برہرہ
۲۶	۱۳	شرح	شارح	۸۲	۵	چلبی	جلبی	۱۱۶	۷	سر برانذ	سر بر زند
۲۷	۱۴	اول تصدق	آن تصدق	۸۳	۶	المواہب	المذاہب	۱۱۷	۶	الکلب	الکلب شیلا
۳۰	۱۶	احرام	اخرام اکرام	۸۶	۷	مولف کے	مولف کے	۱۳۰	۱۹	واسیختہ	واستغفتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	تکمال الود	۹۱	۱	چلبی	جلبی	۱۳۱	۱۸	پرستگاہ	پرستش گاہ
۴۳	۱۰	السیبی	ایسی بنی	۹۲	۶	ولاسما	ولا اسما	//	۲۱	[illegible]	[illegible]
۴۹	۳	اور اگر	اور	۹۵	۴	روار	متواتر	//	//	تواریخ	[illegible]